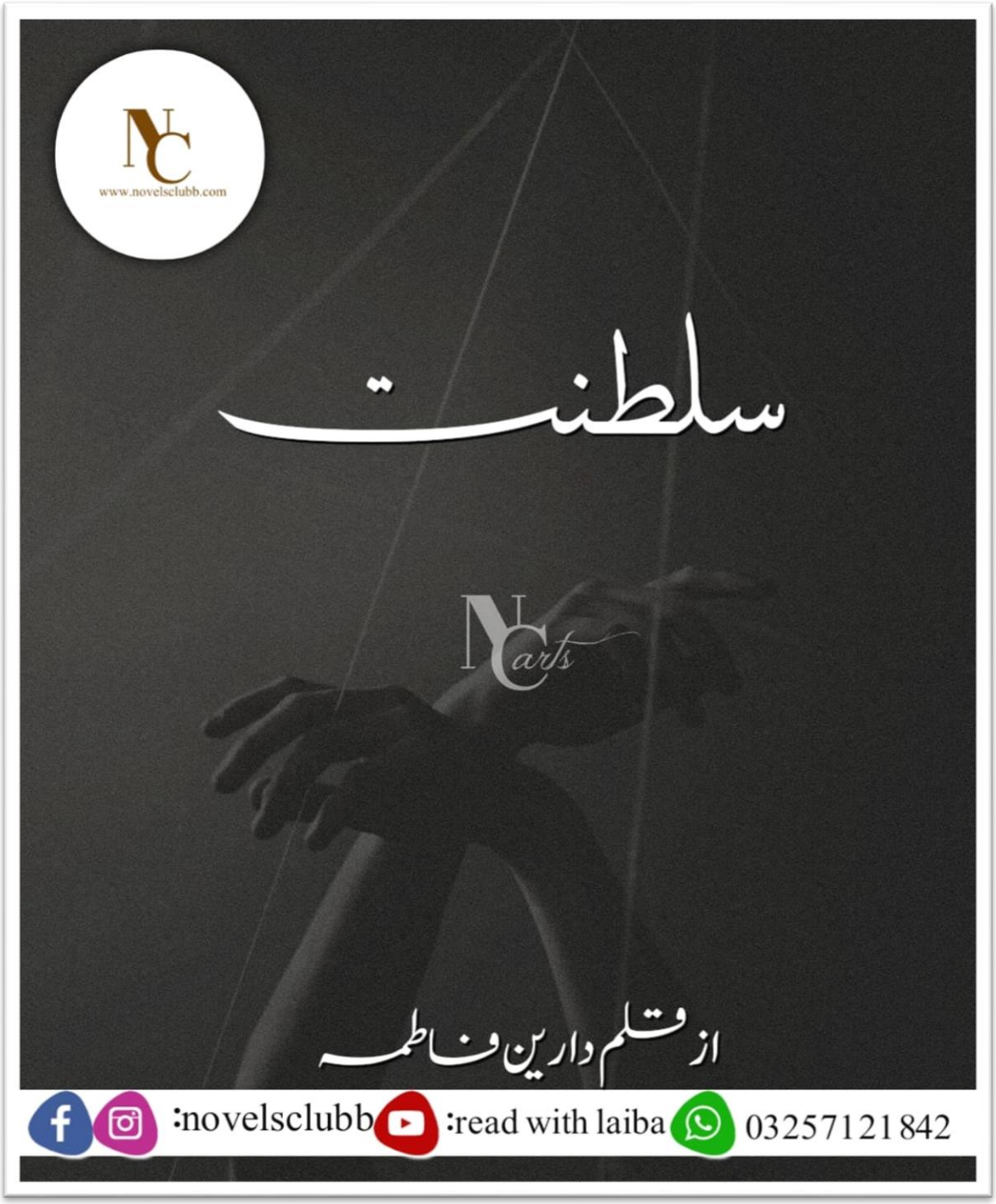
www.novelsclubb.com
سلطنت
از قلم دارین فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سلطنت

از قلم

دارین فاطمہ

www.novelsclubb.com

باب اول

انسان اور خواب

یہ بہت پہلے کی بات تھی

میں اپنا خواب تقریباً بھول چکا تھا

لیکن وہ وقت وہاں تھا،

میرے سامنے،

سورج کی طرح چمکتا ہو

میرا خواب

اور پھر دیوار کھڑی ہو گئی،

آہستہ آہستہ بڑھتی گئی،

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ، میرے اور میرے خواب کے درمیان

بڑھتی گئی جب تک اس نے آسمان کو چھوا

دیوار، سایہ

میں سیاہ ہوں

میں سایے میں لیٹ جاتا ہوں

میرے سامنے، میرے اوپر

اب صرف موٹی دیوار

صرف سایہ

میرے ہاتھ!

میرے سیاہ ہاتھ!

www.novelsclubb.com

دیوار سے باہر آؤ!

اپنا خواب تلاش کرو!

میری مدد کرو اس تاریکی کو توڑنے میں،

اس رات کو تباہ کرنے میں،

اس سایے کو

سورج کی ہزاروں روشنیوں میں برابر کرنے میں،

سورج کے ہزاروں گھومتے خوابوں میں۔

(Langston Hughes)

فضا میں گونجتی مغرب کی اذان، ڈوبتا ہوا زرد سورج اور ڈی ایچ اے کے ایک روایتی سے گھر جس کے باہر سیاہ تختی پر سنہری رنگ سے طاہر بیگ لکھا گیا تھا اس

www.novelsclubb.com

کے ٹیرس پر بیٹھی لڑکی، کانوں میں ایئر پوڈز لگائے، سیاہ آنکھیں، باریک سی ناک، لبوں پر ایک مسکان لیے، نظریں موبائل کی سکرین پر جمائے، ایک ہاتھ سے اپنے کان میں پہنی سلور رنگ کی بالی کو گول گول گھماتی وہ اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔ جب ایکدم اس کے ہی فون کی رنگٹون نے ماحول میں خلل ڈالا تھا۔

وہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی۔ کال پک کی۔ "میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ جلدی سے نیچے آؤ۔ مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے۔" امائرہ نے وہیں ٹیرس کے ساتھ کھڑے کھڑے گیٹ کے پار سڑک پر ایک گاڑی کھڑی دیکھی تھی۔

وہ عجلت میں بھاگتی ہوئی نیچے اپنے کمرے میں آئی تھی۔ دو منٹ میں کپڑے تبدیل کیے۔ آئینے میں ایک بار خود کو دیکھا۔ نظر واشروم والی چپل پر رک گئی۔ "اف۔" وہ کوفت سے بڑبڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے ریک میں پڑی جوتی پہنی۔ براؤن ٹاپ کے ساتھ بلیک ٹراؤزر پہنے بال یونہی آزاد چھوڑے وہ تیز تیز سیڑھیاں اترتی پھسلتے پھسلتے بچی تھی۔

"ہڈی تڑوانی ہے اپنی کوئی۔" سامنے سے آتے ہوئے حمزہ نے تبصرہ کیا تھا۔اکیس بائیس سالہ حمزہ اس کے چھوٹے ماموں کی اکلوتی اولاد تھی۔

"حمزہ۔میں ڈیڈ کے ساتھ جا رہی ہوں۔وہ مجھے لینے آئے ہیں۔تم نانو کو بتا دینا ۔بائے۔" کہہ کر وہ ایک لمحے کے لیے نہیں رکی تھی۔

"یہ جب بھی تمہارے ڈیڈی آتے ہیں کوئی بری خبر لاتے ہیں۔" اس نے بلند آواز میں کہا تھا۔

"شٹ اپ۔" امائرہ نے بغیر مڑے جاتے جاتے اسے جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ مسکراتا ہوا نانو کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔"جوانی میں تو کبھی پڑھی نہیں اب بڑھاپے میں اللہ سے سب مانگ لینا ہے انہوں نے۔"وہ چلتے چلتے اپنے دادو کی لمبی ہو جانے والی نمازوں کے بارے میں بڑبڑا رہا تھا۔

امائرہ اس سیاہ مرسڈیز کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی تھی۔"اسلام علیکم ڈیڈ۔"شاہزیب ڈرائیو کر رہے تھے جو وہ عموماً پاکستان آکر نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ یہاں انہیں ڈرائیور میسر ہوتا تھا لیکن جب بھی وہ امائرہ سے ملنے آتے تو اکیلے آتے۔اس کی وجہ بھی آپ کو پتہ چل جائے گی۔

"وعلیکم اسلام کیسی ہو؟؟"انہوں نے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

"فائن۔"امائرہ دھیمی آواز میں بولی تھی لیکن اس نے ان کا حال پوچھنے کی زحمت ہی نہیں کی تھی۔گاڑی لاہور کے ایک مشہور ریسٹورانٹ کے باہر رکی تھی۔

"بہت امپورٹینٹ بات ہو گی فار شیور۔"اس نے دل میں سوچا تھا کہا نہیں۔شاہزیب کو جب بھی اس سے کوئی اہم بات کرنی ہوتی تو وہ اسے کھانا کھلانے لے جایا کرتے تھے۔وہ اپنے باپ سے اتنا دور ہوتے ہوئے بھی انہیں کتنا جانتی تھی۔اسے اپنے جنرل نالج پر رشک آیا تھا۔

امائرہ شاہزیب کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔شاہزیب کی نظر اس کے بالوں میں ہونے والے نئے رنگ کے اضافے پر پڑی تھی۔امائرہ کے بال بالکل سیاہ اور سیدھے تھے اور اس نے بہت کم بالوں میں نیلے اور گلابی رنگ کی سٹکنگ کروائی ہوئی تھی۔اگلی نظر امائرہ کے کانوں میں نئی نئی پیرسنگ پر پڑی تھی۔اس نے کان کے درمیان والی جلد میں چمکتا دمکتا ہیرا پہنا ہوا تھا۔

"اتنے زیادہ سوراخ کروالیے تم نے اور سنتی تم ایک سے بھی نہیں۔" وہ مسکرا کر بولے تھے۔ بدلے میں امائرہ بھی مسکرادی تھی۔ "ڈیڈ اور ان کے ڈارک جوکس۔ آہ امائرہ آہ۔"

"آپ پاکستان کب آئے؟" اس نے یونہی لاپرواہ انداز میں پوچھا تھا۔

"لاسٹ ویک۔" وہ مینیو کو غور سے دیکھ رہے تھے اور امائرہ کا وہ مینیو رٹا ہوا تھا کیونکہ وہ مہینے میں ایک دفعہ حمزہ کے ساتھ یہاں چکر لگا ہی لیتی تھی۔

یہ تو طے تھا کہ امائرہ شاہزیب سے نہیں پوچھے گی کہ انہوں نے اسے آنے سے پہلے اطلاع کیوں نہیں دی تھی۔ اس کی انا بہت بڑی تھی۔

"کیا آرڈر کروں تمہارے لیے؟" انہوں نے مینیو امائرہ کی طرف بڑھایا تھا۔

امائرہ نے ایک سرسری نظر اس سارے مینیو پر دوڑائی تھی۔ "مجھے کچھ نہیں کھانا۔"

www.novelsclubb.com

"تم سائیکاٹرسٹ کے پاس جارہی ہو؟" اگلے لمحے ہی سوال پوچھا گیا تھا۔

امائرہ نے سر ہلادیا تھا۔وہ شاہزیب کی نظروں اور سوال کا مقصد سمجھتی تھی۔

شاہزیب نے ویٹر کو آرڈر نوٹ کروایا تھا۔امائرہ ادھر ادھر بیٹھے امیر لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔کسی ٹیبل پر چار دوست بیٹھے ایک دوسرے کو تنگ کر رہے تھے، کسی ٹیبل پر ایک کپل بیٹھا ایک دوسرے کی جھوٹی تعریفوں میں مصروف تھا، کسی ٹیبل پر پوری فیملی بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی۔

"تم ولی کو جانتی ہو نہ؟" شاہزیب نے کہنیاں میز پر رکھے سنجیدہ انداز میں استفسار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ناسمجھی سے گردن شاہزیب کی طرف موڑی تھی پھر سر ہلایا۔

ولی ان کے بڑے بھائی جہانزیب کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اس کی باتیں شاہزیب اکثر کرتے رہتے تھے کہ ولی بہت ٹیلنٹڈ ہے، ولی یہ کرتا ہے ولی وہ کرتا ہے۔وہ

بچپن میں ولی سے ایک دفعہ مل چکی تھی جب وہ آسٹریلیا ان کے گھر آیا تھا۔اس سے زیادہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمہارا اور اس کا نکاح ہو جائے اسی مہینے میں میرے واپس جانے سے پہلے۔" وہ اطمینان سے کہہ رہے تھے۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں۔" اس کی سیاہ آنکھوں میں بے یقینی پھیلی تھی۔اس کے سر پہ تو جیسے بم پھوٹا تھا۔

"ہر گز نہیں۔" شاہزیب نے کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیا سوچ کر مجھ سے یہ بات کر رہے ہیں۔میری عمر ابھی صرف انیس سال ہے۔پہلے رائد کا سوچیں پھر حنان کا اور اس کے بعد میرا۔" امائرہ ابھی تک شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"اسی عمر میں لڑکیوں کے دو دو بچے بھی ہو جاتے ہیں۔ عمر سے فرق نہیں پڑتا۔" شاہزیب پر اس کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"چلیں مجھے اپنے خاندان یا ادھر ادھر ایک لڑکی کی مثال دیں جس کے انیس سال کی عمر میں دو نہیں چلیں ایک بچہ ہو۔" امائرہ کا انداز حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

"میں شادی کی بات نہیں کر رہا نکاح کی بات کر رہا ہوں۔ بیٹیاں بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہیں اور میں جلد از جلد تمہاری ذمہ داری سے دستبردار ہونا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ کو دو منٹ تو ان کی اردو ہضم کرنے میں لگے تھے۔ "کم آن ڈیڈ۔ آپ جیسے انسان پر یہ ٹیپیکل باتیں سوٹ نہیں کرتیں۔ کم از کم چار پانچ سال تو میں ایسا کوئی کمٹمنٹ نہیں کرنے والی۔ میری مینٹل ہیلتھ کا تو آپ کو اچھے سے اندازہ ہے تو جان بوجھ کر خود اور مجھے شرمندہ مت کریں۔" امائرہ دوٹوک انداز میں بولی تھی۔

"میں سریس ہوں اور ہر بات پر اپنی مینٹل ہیلتھ کا بہانہ بنانا چھوڑ دو۔" شاہزیب اپنی بات پر زور دے کر بولے تھے۔

ویٹر نے کھانا ان کی ٹیبل پر رکھا تھا تو کچھ لمحوں کے لیے وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

"دیکھو امائرہ ولی بہت اچھا لڑکا ہے اور تمہیں دوبارہ اس طرح کا آپشن نہیں ملے گا۔ٹرسٹ می۔" شاہزیب نرمی سے بولے تھے۔

"دیکھیں اچھے تو آپ بھی تھے پھر بھی آپ کی اور ماما کی شادی نہیں چلی نہ اور اگر آپ ٹرسٹ کی بات کر رہے ہیں تو مجھے آپ سے زیادہ بے یقینی کسی پر بھی نہیں ہے ڈیڈ۔" امائرہ کا لہجہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔

"باپ ہوں تمہارا۔ تمہارے فیصلے لے سکتا ہوں۔" ان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے ایک نظر اپنے سامنے کھڑی نافرمان اولاد پر ڈالی تھی۔اتنا ان کے دو بیٹوں نے انہیں تنگ نہیں کیا تھا جتنا یہ ایک لڑکی کر رہی تھی۔ مگر مسئلہ یہ تھا وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ امائرہ کی اس تربیت میں قصور ان کا بھی تھا۔

ویٹر کو بل دے کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ کھانا وہیں کا وہیں پڑا تھا۔ویٹر نے انہیں جاتے دیکھا تھا۔"امیر لوگوں کے نخرے۔"اس نے سوچ کر سر جھٹکا تھا۔

راستے میں ان کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔شاہزیب نے گاڑی عین طاہر بیگ کے گھر کے سامنے روکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وقت لو اور اچھے سے سوچ لو۔"شاہزیب نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی تھی۔

"مجھے آپ کے رشتہ داروں کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں جوڑنا ڈیڈ۔"وہ گہری سانس خارج کر کے بولی تھی۔

"تو جہاں تم چاہتی ہو وہاں میں کبھی نہیں ہونے دوں گا۔" شاہزیب کا لہجہ کاٹ دار تھا۔

امائرہ کی آنکھوں میں چبھن ابھری تھی۔ "میں ایسا ویسا کچھ نہیں چاہتی۔ آپ انسکیور ہونا بند کر دیں۔" وہ ان کی منت کر رہی تھی۔

"انسکیور۔" شاہزیب طنزیہ ہنسے تھے۔ "تم نے ایسا ویسا کوئی بھی قدم اٹھایا نہ تو بھول جانا کہ تمہارا کوئی باپ بھی ہے۔ اپنے نام کے ساتھ میں وہ ساری آسائیشیں تم سے چھین لوں گا جن کی وجہ سے تم اتنی پر سکون زندگی گزار رہی ہو۔ پھر دیکھتا ہوں تمہارا کون سا رشتہ دار تمہیں دو وقت کا کھانا بھی دیتا ہے۔ تم اچھے سے جانتی ہو کہ اس گھر میں تمہاری عزت میری دولت اور سٹیٹس کی وجہ سے ہے جسٹ تھنک وہ نہیں ہو گا تو تمہارا کیا بنے گا۔" شاہزیب تلخی سے کہہ رہے تھے۔

امائرہ نے آنکھیں میچ کر ان کے سخت الفاظ سنے تھے اور گاڑی سے اتری تھی۔

شاہزیب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔امائرہ ان کی جانب پلٹی تھی ونڈ سکرین تک آئی۔"ڈیڈ۔مجھے آپ کی اور ماما کی ضرورت تھی آپ کے بغیر رہ لیا تو آپ کے نام کے بغیر بھی رہ ہی لوں گی۔"

"تم نے ہمیشہ مجھے مایوس کیا ہے۔"شاہزیب کے لہجے میں کرب تھا۔

"میری بھی آپ کے بارے میں یہی رائے ہے۔"امائرہ کہہ کر جا چکی تھی۔

شاہزیب نے جبڑے بھینچ کر گاڑی سڑک پر ڈال دی تھی۔

گھر میں سب سو چکے تھے سو وہ سیدھا اپنے کمرے میں آ گئی۔لائٹ آف کی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔جو وہ اتنے دنوں سے رات کو سکون سے سو پا رہی تھی وہ نیند آج اڑ چکی تھی اور اب کئی دن لگنے تھے اسے اپنی زندگی کو نارمل ٹریک پر لانے میں۔

ماضی:

www.novelsclubb.com

سفید شرٹ اور میرون سکرٹ کے ساتھ سکول شوز پہنے سنہری بالوں کی دو پونیاں بنائے، کندھوں پر سکول بیگ پہنے،، ہاتھوں میں واٹر باٹل پکڑے اس کی نظریں سکول گیٹ پر ٹکی ہوئی تھیں۔

اس سے کچھ ہی فاصلے میں پر گارڈ کھڑا ہوا تھا اور وہ بار بار اپنی کلائیوں پر پہنی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔

امائرہ کے سکول کو بند ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور اسے کوئی لینے نہیں آیا تھا۔ آخر کار گارڈ کچھ سوچتے ہوئے سکول کی اندرونی عمارت کی جانب بڑھا تھا اور تقریباً پانچ منٹ میں واپس آ کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں گیٹ کے پار گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔ امائرہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔ وہ اس گاڑی کو پہچانتی تھی وہ اس کی ماں کی تھی۔

سارہ نے اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔امائرہ کی نظر اپنی ماں پر پڑی تھی جس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔امائرہ کے کندھے ڈھلک گئے تھے۔وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ہمیشہ کی طرح اس نے اپنی ماں سے نہیں پوچھا تھا کہ وہ کیوں اسے سکول سے لینا بھول جاتی تھیں۔

سڈنی کا موسم ہمیشہ کی طرح اپنے رنگ دکھا رہا تھا۔اچانک سے وہاں بارش شروع ہو چکی تھی۔امائرہ دلچسپی سے آسمان سے پڑتی ہوئی بوندوں کو دیکھ رہی تھی۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اسے لاؤنج سے ٹی وی چلنے کی آواز آئی تھی امائرہ جانتی تھی کہ اس کے بابا آئے ہوئے ہوں گے۔وہ اس جانب بڑھنے لگی تھی جب عنیزہ نے امائرہ کا بازو پکڑا تھا۔

"کھانا کھالیا ہے؟"سارہ نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اپنے کمرے میں جاؤ میں لے کر آتی ہوں۔" سارہ اسے کہہ کر لاؤنج میں چلی گئی تھی اور امائرہ کو اندازہ تھا کہ اس کے بعد کیا ہونا تھا۔

وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں؟" سارہ نے شاہزیب سے سوال کیا تھا۔

شاہزیب نے ٹی وی کا والیوم کم کیا تھا۔ "ایکسکیوزمی میرا گھر ہے میں جب مرضی آؤں۔"

"ون۔" امائرہ پہلی سیڑھی پر چڑھی تھی۔ ایک بار پھر وہ ناچاہتے ہوئے اپنے ماں باپ کا جھگڑا سننے والی تھی۔ پچھلے کچھ سالوں سے یہ ان کا معمول بنتا جا رہا تھا۔

"میں نے تمہیں بہت برداشت کر لیا ہے اور اب میری ہمت جواب دے چکی ہے سو پلیز لیو۔" سارہ نے انگلی اٹھا کر دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"کیا برداشت کر لیا ہے تم نے۔میں نے کون سے ظلم کے پہاڑ توڑ دیے ہیں تم پر۔ناشکری کی بھی حد ہوتی ہے سارہ۔"شاہزیب کو حیرت ہوئی تھی۔

"ٹو۔"اس نے اگلی سیڑھی پر پیر رکھا تھا۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔پہلی بیوی اور بچے ہونے کے باوجود مجھ سے شادی کر کے میری زندگی خراب کی ہے۔"سارہ چلائی تھی۔

"اسے زندگی خراب ہونا کہتے ہیں۔"وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسا تھا۔

"انف از انف میں تمہارے اس لاپرواہ رویے کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔تم مجھے سمجھتے ہی نہیں ہو۔میں اب یہاں نہیں رہوں گی۔"

"جاؤ گی کہاں؟"شاہزیب پر اس کی دھمکی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"پاکستان اور وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"شوق سے جاؤ۔اور اگر دماغ ٹھکانے لگ جائے تو مجھے کال کر لینا۔" وہ وہاں سے اٹھ کر نکل گیا تھا۔اس کی نظر سیڑھیوں پر کھڑی امائرہ پر پڑی تھی جو پلٹ کر اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

"کم ہیئر۔" شاہزیب نے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا تھا۔

امائرہ بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے اتری تھی اور شاہزیب سے لپٹ گئی تھی۔شاہزیب نے اس کا سر چوما تھا۔"ابھی مجھے ایک کام ہے ایک دو دن میں آؤں گا اوکے۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔لاؤنج سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔ان دونوں نے گردن موڑ کر اس جانب دیکھا تھا۔شاہزیب نے سر جھٹکا تھا۔

"بائے۔" وہ چلا گیا تھا۔امائرہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تھی۔سٹول کھینچ کر اس پر چڑھی۔اب وہ کھڑکی کے پار اپنی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اپنے ڈیڈ کو دیکھ سکتی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ گاڑی وہاں سے جا چکی تھی۔بارش رک چکی تھی۔

✡✡✡✡✡

حال:

نیوز چینل کے سیٹ پر اپنی نشست پر بیٹھا ٹیم کو کیمرا سیٹ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔کیمرہ،لائٹز سیٹ ہونے کے ساتھ ہی شو شروع ہو چکا تھا۔ہوسٹ اس سے کچھ ہی فاصلے پر اپنی کرسی پر بیٹھا اسے متعارف کروا رہا تھا۔

چوبیس پچیس سالہ نوجوان،چوڑی پیشانی پر گھنے سیاہ بال،بھوری آنکھیں،بڑھی ہوئی شیو اور لبوں پر ایک نرم سی مسکراہٹ لیے،سرمئی شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ

www.novelsclubb.com

میں ملبوس وہ اس ہوسٹ کی جانب متوجہ تھا جو اس کی شان میں قصیدے پڑنے میں مصروف تھا۔

"جی ولی تو آپ ہمیں بتائیں کہ آخر کیا وجہ ہے جو ہمارا ملک دن بدن پیچھے جا رہا ہے ۔"ہوسٹ اپنے مخصوص انداز میں سوال کر رہا تھا۔

"اس کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں اور میرے خیال سے سب سے بڑی وجہ آپ اور میں اور ہم جیسے لوگ ہیں جو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر امید لگائے بیٹھے ہیں کہ سب کچھ خود ہی فکس ہو جائے گا۔اقبال بھی کہتے ہیں کہ جب تک ہم خود اپنی حالت نہیں بدلیں گے ہماری حالت نہیں بدلے گی۔"وہ بول رہا تھا اور اپنے ٹی وی کے سامنے بیٹھے لوگ اسے بہت غور سے سن رہے تھے۔لوگ اس کی باتوں کے دیوانے تھے۔اس نے بہت کم عمری میں بہت بڑا نام کما لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شو ختم ہوتے ہی وہ ان سب کو خیر آباد کہہ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔شرٹ کے کچھ بٹن لوز کیے۔گہری سانس کھینچ کر ڈرائیو کرنے لگا۔ذہن میں بہت سی سوچوں کے گرد گھوم رہا تھا۔

✡✡✡✡✡

کافی دنوں سے حلیمہ بیگم کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔امائرہ اور یاسمین نے بہت اصرار کے بعد انہیں ہوسپٹل چلنے پر راضی کیا تھا۔طاہر نے ڈاکٹر سے ان کی اپائنٹمنٹ لی ہوئی تھی اور اب وہ ہوسپٹل جانے کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔

طاہر،زاہد،فائزہ اور سارہ چار بہن بھائی تھے۔سب سے بڑے زاہد تھے اس کے بعد فائزہ آتی تھیں تیسرے نمبر پر طاہر صاحب اور آخری نمبر پر امائرہ کی ماں سارہ آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کے والد کی وفات کے بات زاہد نے ان کی کوئی جائیداد اپنے نام لگوالی تھی جس پر دونوں بھائیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا۔ دونوں بھائی ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے تھے لیکن زاہد صاحب کی بیوی بچے ان کے گھر آتے جاتے رہتے تھے۔

امائرہ گیٹ کے باہر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے حلیمہ بیگم اور طاہر صاحب کا انتظار کر رہی تھی۔ ساتھ والے گھر کا گیٹ کھلا تھا اور ایک گاڑی باہر نکلی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر زاہد صاحب تھے اور وہ عین امائرہ کے سامنے رکے تھے۔ "یہاں کیوں کھڑی ہو؟" رعب دار انداز میں سوال کیا گیا۔

"نانو اور ماموں کا انتظار کر رہی ہوں۔ ہوسپٹل جانا ہے نانو کا چیک اپ کروانے۔" وہ سیدھی کھڑی ہو کر بولی تھی۔

"کیا ہوا ہے اماں کو؟" انہوں نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"شوگر بڑھ جاتی ہے دوسرے تیسرے دن۔" وہ سنجیدگی سے بتا رہی تھی۔

"اللہ انہیں شفا دیں۔ میں چلتا ہوں۔ تم بھی گھر کے اندر کھڑے ہو کر انتظار کیا کرو۔ لوگ یہاں سے گزر رہے ہوتے ہیں تو اچھا نہیں لگتا۔" وہ اپنے ازلی ناصحانہ انداز میں اسے نصیحت کر کے جا چکے تھے۔

امائرہ نے سر جھٹکا تھا۔ انہیں زاہد صاحب کی یہی تنگ نظری بہت بری لگتی تھی۔ خیر اسے کیا۔ وہ فون پکڑ کر گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

ہوسپٹل داخل ہوتے ہی وہ لفٹ کی جانب بڑھے تھے۔ وہ لفٹ کا بٹن دبانے والی تھی جب کوئی اندر داخل ہوا تھا۔ دراز قد، کسرتی جسم، نفاست سے سنوارے ہوئے بال، سیاہ آنکھیں، بڑھی ہوئی شیو، سرمئی جینز کے ساتھ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس وہ چوبیس پچیس سالہ خوش شکل نوجوان تھا۔ ان دونوں کی نظریں ملی تھیں۔ وہ ولی تھا شاہزیب کے بڑے بھائی جہانزیب خان کا بیٹا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو۔" وہ اس کے برابر کھڑا ہو گیا تھا۔ طاہر اور حلیمہ بیگم پیچھے کھڑے تھے۔ طاہر صاحب تو اپنے فون پر جھکے ہوئے تھے لیکن حلیمہ بیگم اجنبی نگاہوں سے ولی کی پشت کو گھور رہی تھیں۔

امائرہ مسکرائی تھی۔ "اسلام علیکم؟"

"وعلیکم اسلام۔ کیسی ہو؟" ولی نے خوشگوار انداز میں پوچھا تھا۔

"فائن۔" اس نے ولی کا حال پوچھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"تم یہاں چاچو سے ملنے آئی ہو؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے دوبارہ اسے مخاطب کیا تھا۔

"انہیں کیا ہوا ہے؟" امائرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔ آنکھوں میں حیرت پھیلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو تمہیں نہیں پتہ۔" وہ زیرِ لب بڑبڑایا تھا۔

"کیا ہوا ہے ڈیڈ کو؟" اس نے اپنا سوال دہرایا تھا۔اب کی بار اس کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔

ولی ذرا جھک کر سرگوشی کی آواز میں بولا تھا تاکہ پیچھے کھڑے افراد نہ سن سکیں۔"

کل رات سے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔"

امائرہ کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔"آپ مذاق کر رہے ہیں؟" اس نے ابرو

اچکا کر پوچھا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔اور تم خود انہیں دیکھ سکتی ہو۔اگر تمہیں لگ رہا ہے کہ میں

سیریس نہیں ہوں۔" ولی کو مذاق والی بات بری لگی تھی۔

لفٹ رک چکی تھی۔"نانو یہ ڈیڈ کے بڑے بھائی کے بیٹے ہیں۔۔۔۔" اس نے

حلیمہ بیگم کے یوں گھوری ڈالنے پر فوراً وضاحت دی تھی۔آخر پر اسے ولی کا نام

www.novelsclubb.com

بھول گیا تھا۔"ابھی کل ہی تو ڈیڈ اس کا نام لے رہے تھے۔کیا تھا۔۔؟"اس نے خود کو کوستے ہوئے سر کھجا کر یاد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

ولی نے مسکرا کر ان دونوں کو سلام کیا اور اپنے آپ کو امائرہ کا کزن کہہ کر متعارف کروایا۔

"ڈیڈ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔میں انہیں دیکھ لوں۔آپ جائیں ماموں کے ساتھ۔"امائرہ نانو سے مخاطب ہوئی تھیں۔

"میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔"حلیمہ بیگم فوراً بولیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی اپائنٹمنٹ ہے ڈاکٹر کے ساتھ میں دیکھ لیتی ہوں۔امائرہ انہیں تسلی دیتی ہوئی ولی کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات واضح تھے۔

"بائے داوے میرا نام ولی ہے۔"ولی جتا رہا تھا۔

"مجھے پتہ تھا۔بس ذہن سے نکل گیا۔"امائرہ کی شکل پر کہیں شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔

"ڈونٹ وری امائرہ۔چاچو اب ٹھیک ہیں۔"اس نے چلتے ہوئے امائرہ کو تسلی دی تھی۔

امائرہ نے سر کو جنبش دی تھی۔اس کے دماغ میں کل والی باتیں چل رہیں تھیں ۔کیا شاہزیب اس کی وجہ سے پریشان تھے۔لیکن اس نے پہلے بھی تو اتنی دفعہ ان سے بدتمیزی کی تھی۔اس وقت تو کچھ نہیں ہوا تھا۔"کیا معلوم میں نے انہیں زیادہ ہی ہرٹ کر دیا ہو۔"وہ اب پچھتا رہی تھی۔

رائد وارڈ کے باہر ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا ہوا تھا۔وہاں جہانزیب صاحب بھی موجود تھے۔امائرہ نے سب سے پہلے انہیں سلام کیا۔قدموں کی چاپ سن کے رائد نے سر اٹھایا تھا۔ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"امائرہ تم یہاں؟اس کی آنکھیں سرخ تھیں شاید وہ کل رات سے جاگ رہا تھااور کافی پریشان بھی تھا۔

امائرہ کو علم نہیں تھا کہ وہ بھی شاہزیب کے ساتھ آسٹریلیا سے پاکستان آیا ہے۔اسے علم ہونا بھی کیسے تھا۔وہ بے چین سی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"کیاہوا ہے ڈیڈ کو؟"اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"آئی ڈونٹ نو کل رات کہیں سے واپس آئے تھے تو کافی ڈسٹربڈ تھے اور اچانک اپنے کمرے میں گر گئے۔ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ سٹریس کی وجہ سے بی پی شوٹ کر گیا ہے۔"رائد سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

ندامت کا ایک پہاڑ اس کے کندھوں پر آ گرا تھا۔یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔امائرہ یونہی خاموشی سے بیٹھ کر ناخن چبانے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

رائد اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔جب وہ ایک ساتھ سکول جاتے تھے اور کبھی وین میں رائد امائرہ کے ساتھ بیٹھ جاتا تو وہ اسے دیکھتا رہتا کیسے وہ سارا راستہ ناخن چباتی رہتی تھی۔ کبھی کبھی وہ اسے منع کرتا لیکن کچھ دیر باز آنے کے بعد وہ پھر سے اپنا کام شروع کر دیتی۔"تم نے ابھی تک یہ کام نہیں چھوڑا؟"

"تمہیں ان باتوں کی پڑی ہے رائد۔مجھے اتنا سٹریس ہو رہا ہے۔"امائرہ نے سر دونوں ہاتھوں میں گرایا تھا۔ایک عجیب بے بسی کے احساس نے اسے گھیر لیا تھا۔

"بابا اب ٹھیک ہیں اور ہوش میں ہیں تمہیں ان سے ملنا ہے تو مل لو۔"رائد نے اس کا سر تھپکتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔

"نہیں وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔"امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔اسے شاہزیب کا سامنا نہیں کرنا تھا۔

"کیوں؟"رائد نے اسے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ وہ کل رات مجھ سے ملنے آئے ہوئے تھے نہ۔"امائرہ کی آواز دھیمی ہوئی تھی۔

رائد کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔"کچھ ہوا ہے جو مجھے نہیں پتہ۔"رائد نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

"ہاں۔"امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"اگر مسئلہ تم سے ریلیٹڈ ہے تو کوئی حل بھی ہو گا تمہارے پاس تو شاباش اٹھو اور بابا سے بات کرو۔"رائد نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔اس نے اسے بات بتانے پر اصرار نہیں کیا تھا اسے یقین تھا کہ اگر کچھ اہم ہو گا تو وہ خود بتا دے گی۔

امائرہ ہمت کر کے اٹھی تھی۔"اگر انہوں نے مجھے ڈانٹا تو۔۔۔۔۔"وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی۔

"تو تمہیں کون سا اثر ہونا ہے۔"رائد نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

امائرہ براسا منہ بنا کر وارڈ میں داخل ہوئی تھی۔وہ شاہزیب کے پاس بیٹھی تھی۔اس نے آج سے پہلے کبھی اپنے باپ کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔"ڈیڈ۔"اس نے دھیمی آواز میں شاہزیب کو پکارا تھا۔

شاہزیب کی آنکھیں کھلیں تھیں۔مرجھایا ہوا زرد چہرہ اور دنیا بھر کی بیزاری اور تکان ان کے چہرے پر تھی۔وہ امائرہ کو دیکھ کر مسکرائے تھے اور ذرا ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

"آئی ایم سوری۔میری وجہ سے آپ اتنا ہرٹ ہوئے۔میں ابھی نکاح کر لوں گی لیکن شادی اپنی مرضی سے کروں گی۔"اس نے بغیر سوچے ایک دفعہ پھر اپنے فیصلوں کی ڈور اپنے باپ کے ہاتھ میں دے دی تھی۔

شاہزیب نے اسے دیکھا تھا وہ خوفزدہ تھی۔اس کی سیاہ آنکھوں میں فکرمندی تھی۔

امائرہ کے بارے میں سب یہی کہتے تھے کہ وہ بہت ضدی ہے لیکن امائرہ شاہزیب کی بات مان جایا کرتی تھی وہ ان کا مان رکھ لیا کرتی تھی۔وہ شاید سنتی ہی صرف ان کی تھی۔وہ شاید ڈرتی بھی ان سے تھی اور وہ شاید محبت بھی صرف ان سے کرتی تھی۔

"امائرہ زندگی کا کسی کو کچھ پتہ نہیں ہوتا اگر کل مجھے کچھ ہو جاتا تو کون سوچتا تمہارے بارے میں۔تمہاری ماں کو تو تمہاری ذرا بھی پروا نہیں اور اس بات سے تم بھی متفق ہو گی اور تمہاری نانو یاموں کب تک تمہیں اپنے گھر میں رکھیں گے۔ولی تمہارے لیے بہترین انتخاب ہے۔میں نے ہمیشہ سے تمہارے اور ولی کے بارے میں سوچ رکھا تھا۔جن پرابلمز سے تم گزر رہی ہو وہ صرف اپنے ہی سمجھ سکتے ہیں اور ہاں میں تمہیں اس رشتے میں باندھ تو دوں گا لیکن یہ رشتہ تمہیں خود نبھانا ہے۔اور پلیز اپنی ماں کی طرح خود سر بن کر اپنا گھر نہ خراب کرنا۔مجھے ہمیشہ تمہاری فکر

رہتی ہے امائرہ اور تم مجھے اتنی ہی عزیز ہو جتنے دونوں بیٹے ہیں۔ تم میری اولاد ہو۔" وہ اسی تھکن بھرے انداز میں نرمی سے کہہ رہے تھے۔

"آئی وِل ٹرائے ڈیڈ۔" امائرہ ان سے زیادہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔

اسی لمحے ولی اندر داخل ہوا تھا۔ "گڈ مارننگ چاچو۔۔۔ آپ کی بیٹی کافی پریشان ہو گئی تھی آپ کو لے کر۔" وہ ان کی بائیں جانب بیٹھ گیا تھا۔ امائرہ کے بالکل سامنے۔

"بیٹیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔" شاہزیب جتا رہے تھے۔

"یہ سب چھوڑیں چاچو۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ یہاں بالکل اچھے نہیں لگ رہے اس لیے جلدی سے فٹ ہوں اور ہم اپنی پارٹنر شپ کی ڈیل سائن کریں۔" ولی یونہی ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں بڑے شوق سے یہاں ایڈمٹ ہونے آیا ہوں۔" شاہزیب برا مان گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو یہی لگ رہا کہ چچی سے دور رہ کر آپ کو اٹینشن نہیں مل رہی اس لیے آپ نے یہ بہانہ بنالیا۔" وہ انہیں چھیڑ رہا تھا۔

"عنیزہ نہیں آئی؟"

شاہزیب نے اسے گھورا تھا۔ ولی نے بھی چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"میرا مطلب تھا عنیزہ آنٹی۔" اس نے فوراً صفائی پیش کی تھی۔

"نہیں حنان کے ایگزامز چل رہے تھے۔ وہ اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں آسکتی تھی۔" شاہزیب نے جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں چلتی ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا۔" امائرہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم کس کے ساتھ آئی تھی؟" شاہزیب نے تفتیشی انداز میں پوچھا تھا۔

"نانو اور ماموں کے ساتھ آئی تھی۔نانو کا چیک اپ کروانا تھا۔یہ راستے میں مل گئے انہوں نے بتایا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو میں آپ کے پاس آگئی۔"

"یہیں پر ہیں وہ؟"

"نہیں ماموں کو جانا تھا آفیس۔اس لیے جا چکے ہوں گے۔"وہ لاپرواہ انداز میں بولی تھی۔

"تم کیسے واپس جاؤ گی۔میں رائد سے کہتا ہوں۔"

"ڈونٹ وری ڈیڈ۔رائد نہیں ہوتا تو بھی میں چلی ہی جاتی ہوں اور وہ کافی تھکا ہوا ہے ۔شاید کل رات سے جاگ رہا ہے۔میں حمزہ کو کال کر لیتی ہوں۔"امائرہ کو دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ اسے ڈراپ کرنا لگ رہا تھا۔

"میں کر دوں ڈراپ؟"ولی شاہزیب سے مخاطب ہوا تھا۔اس نے پہلی دفعہ ان کی گفتگو میں مداخلت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کے منع کرنے سے پہلے شاہزیب نے جواب دیا تھا۔"ہاں شیور۔"

امائرہ چپ چاپ باہر چلی گئی تھی۔"کوئی موقع نہیں جانے ڈیڈ جس سے اپنا مطلب نہ نکالیں۔"اسے سمجھ آگئی تھی کہ شاہزیب کو کیوں اس کے گھر جانے کی اتنی فکر ہو رہی تھی۔

رائد وہیں کرسی پر بیٹھا برگر کھا رہا تھا۔"کیسے ہیں بابا؟"

امائرہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔"ہی از آل رائٹ۔ایک دو دن تک اپنے پاؤں پر بھی کھڑے ہو جائیں گے۔"اس کا موڈ آف ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو؟"رائد نے اسے گھورا تھا۔

"کیونکہ میرے پاس ان کے ہر مسئلے کا حل ہے۔"وہ جیسے اب اپنے فیصلے پر پچھتا رہی تھی۔

"کون سا مسئلہ؟"رائد نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

امائرہ نے اس کی طرف پہلو بدلا تھا۔وہ اسے بتانے والی تھی پھر ایکدم رکی تھی۔کیا اسے رائد کو بتانا چاہیے؟اس نے سوچا تھا۔کیا معلوم اسے پہلے ہی پتہ ہو۔"ڈیڈ چاہتے ہیں کہ میں ولی سے نکاح کروں۔"

"واٹ؟؟؟"رائد کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"ڈیڈ کو یوں بیٹھے بیٹھے اس قسم کے آئیڈیاز آکیسے جاتے ہیں۔خیر تم اور ولی۔آئی مین۔۔۔۔"اس نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا لیکن امائرہ اس کے تاثرات سے سمجھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لسن میرا گھر نہ یہاں سے بالکل پانچ منٹ کی ڈرائیو پر ہے۔ڈرائیو میں کروں گی تو دو منٹ لگیں گے۔آئی نو تم تھکے ہوئے ہو۔ادھر وائز مجھے ڈیڈ کے بھتیجے کے ساتھ جانا پڑے گا۔پلیز۔۔۔۔"

"شیور۔"رائد معنی خیز انداز میں مسکرا کر اٹھا تھا۔

رائد نے اسے گھر ڈراپ کیا تھا۔"میں ڈیڈ سے بات کروں گا۔"وہ نرم انداز میں کہہ رہا تھا۔

"میں ہاں کہہ چکی ہوں۔لیکن تم ٹرائے کر کے دیکھ لو۔"امائرہ سیٹ بیلٹ اتارتے ہوئے لاپرواہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"امائرہ۔۔"وہ باہر نکلنے والی تھی جب رائد کے پکارنے پر رک گئی۔

"نبھالو گی یہ رشتہ۔"رائد کی نظروں میں کچھ تھا۔ایک غیر یقینی سی کہ امائرہ یہ نہیں کر سکتی۔

امائرہ یونہی سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔اس کا سر خود بہ خود نفی میں ہل گیا تھا۔وہ چلی گئی تھی۔رائد وہیں بیٹھا کچھ سوچتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان کی اکثر باتیں ایسے ہی ہوا کرتی تھیں۔آدھے ادھوری جملے اور آدھی ادھوری تسلیاں اور دلاسے۔وہ امائرہ سے چار پانچ سال بڑا تھا۔اسے اس کی پروا تھی لیکن وہ کبھی اپنے جذبات دکھاتا نہیں تھا۔کیونکہ وہ اس کا سوتیلا بھائی بھی تھا اور بڑا بھائی بھی۔اسے دونوں ذمہ داریاں بیک وقت نبھانی تھیں۔

✡✡✡✡

امائرہ ڈنر کرنے نیچے آئی تھی تو حلیمہ بیگم نے کہا کہ وہ ان کی بات سننے کے بعد اپنے کمرے میں جائے۔امائرہ کھانا کھانے کے بعد حلیمہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی۔

"جی نانو۔آپ کو کوئی بات کہنی تھی۔" حلیمہ بیگم نے جو بات کرنی تھی اسے اچھی طرح اندازہ تھا۔وہ دھپ کر کے ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"تمہارے باپ نے کوئی بات کی تم سے تمہاری شادی کے حوالے سے۔" انہوں نے اپنی گول شیشوں والی عینک اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔

"جی۔میں انہیں ہاں کہہ چکی ہوں۔"امائرہ سپاٹ انداز میں کہہ کر ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"وہ کہہ رہا تھا میں تمہاری ماں سے بات کروں میں نے سارہ سے بات کی ہے اسے تو کوئی مسئلہ نہیں۔وہ کچھ دنوں تک آجائے گی یہاں۔میں نے اسے کہا ہے کہ ان موقعوں پر ماؤں کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔وہ آئیں گے کچھ دنوں تک نکاح کی بات پکی کرنے۔اچھی طرح سوچ لو اور غور کر لو۔شادی کھیل تماشا نہیں ہوتی جو تم ہر وقت کرتی رہتی ہو،بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے،زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے،اس میں بہت سے اتار چڑھاؤ آتے ہیں جہاں ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتا کرنا ہوتا ہے،مشکل وقت میں ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔نکاح ایک فرد سے ہوتا ہے لیکن رشتہ اس کے پورے خاندان سے جڑ جاتا ہے اور پھر ان تمام رشتوں کو نبھانا پڑتا ہے۔اپنا

گھر خود بنانا پڑتا ہے۔ماں باپ بہن بھائی اللہ ہمیں دیتا ہے لیکن یہ وہ واحد رشتہ ہوتا ہے جس کے انتخاب ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے۔"

"نانو میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں ہے۔"اس کے لہجے میں ایک عجیب بے بسی تھی۔"ڈیڈ نے مجھ سے بات کی تھی اور میں نے منع بھی کر دیا تھا لیکن اسی رات وہ ہوسپٹل پہنچ گئے۔اب آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں اپنے بارے میں سوچوں یا ان کے بارے میں۔"امائرہ کو فت بھرے انداز میں بولی تھی۔

نانو خاموش ہو گئیں تھیں۔انہیں اکثر امائرہ کے سوال بہت مشکل لگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اگر ماما کو میری وجہ سے آنا پڑ رہا ہے تو انہیں منع کر دیں۔جب مجھے ان کی ضرورت تھی اس وقت رہ لیا تو اب بھی رہ ہی سکتی ہوں۔"وہ جاتے ہوئے انہیں جتانا نہیں بولی تھی۔سارہ ضرور اپنے کسی کام سے آ رہی تھی۔امائرہ کے لیے وہ کبھی اپنا بال بھی نہ ضائع ہونے دیتی۔

✡✡✡✡

شاہزیب اسی دن ڈسچارج ہو کر گھر آ چکے تھے۔رائذ رات کو ان کے کمرے میں آیا تھا۔شاہزیب عنیزہ سے بات کر رہے تھے۔اب وہ پہلے سے کافی بہتر محسوس کر رہے تھے۔

رائذ ان کے پاس بیٹھا تھا۔اے سی کی خنک سے کمرے کا ماحول باہر کے ماحول کی نسبت بے حد خوشگوار تھا۔

شاہزیب نے اللہ حافظ کہہ کر فون سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔"کیا ہوا ہے تمہیں اتنے اداس کیوں ہو پاکستان میں دل نہیں لگ رہا؟وہ سمجھ گئے تھے کہ رائذ کو ان سے کوئی اہم بات کرنی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بابا۔۔۔۔۔امائرہ اور ولی۔۔۔۔۔۔آئی مین امائرہ کی ابھی ایج ہی نہیں ہے اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔نہ کوئی انڈر سٹینڈ نگ ہے۔"رائد نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"رائد میں تمہارا باپ ہوں یا تم میرے؟"شاہزیب سوال پوچھ رہے تھے۔

"آپ۔"رائد نے آنکھیں میچیں تھیں۔امائرہ کے معاملے میں شاہزیب کسی کی بھی رائے طلب کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

"تو پھر میرا باپ بننے کی کوشش بھی نہ کرو۔امائرہ میری بیٹی ہے اور میں اس کے لیے جو بھی فیصلہ لوں گا وہ اچھا ہی ہو گا۔"شاہزیب نے رائد کا کندھا تھپکا تھا۔

رائد خاموش ہو گیا تھا۔وہ امائرہ نہیں تھا کہ شاہزیب جیسے لاجواب کر دینے والے شخص کے ساتھ بحث کرتا پھرے۔

"ایک بار اچھے سے سوچ لیں ڈیڈ۔"رائد اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سوچ چکا ہوں رائد۔امائرہ کو کوئی اور جھیل بھی نہیں سکتا۔"وہ اپنے تجربے کے مطابق امائرہ کے لیے بہترین فیصلہ لے رہے تھے۔

"آپ یہ چوائس اسے کیوں نہیں دے دیتے ڈیڈ۔اسے اپنا لائف پارٹنر خود چننے دیں۔"رائد ہمت مجتمع کر کے بولا تھا۔

"وہ لاوارث نہیں ہے اس لیے۔اب شاباش تم امائرہ کی فکر میں دبلا ہونا چھوڑو اور جا کر سوؤ۔رات بہت ہو گئی ہے۔"شاہزیب نے اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

رائد یونہی بددل ہو کر ٹیرس پر آ گیا تھا۔جہاں ولی کھلی فضا میں بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کام کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولی اور امائرہ کی شخصیات اور زندگی میں زمین اور آسمان جتنا فرق تھا۔ولی ایک مکمل فیملی میں سے تھا۔تین بھائیوں میں سب سے زیادہ چھوٹا اور لاڈلا۔سارے خاندان کی توجہ کا مرکز وہی رہتا تھا۔وہ ہمیشہ سے ایک بہترین سٹوڈنٹ تھا۔اس کی خوشگوار

طبیعت اس کی شخصیت کا پلس پوائنٹ تھی۔اس کے ماں باپ نے ہمیشہ اسے اس کے فیصلے لینے دیے تھے۔انہیں اپنے بیٹے پر اعتماد تھا اور ولی نے کبھی ان کا بھروسہ نہیں توڑا تھا۔اس کے علاوہ وہ بہت کم عمر میں اپنا بزنس سیٹ اپ کر چکا تھا اور سب جانتے تھے کہ اس کا مستقبل بہت روشن ہے۔دو سال پہلے اس کی گریجوایشن مکمل ہوئی تھی۔وہ ہمیشہ سے کچھ الگ کر دکھانا چاہتا تھا۔اس کی زندگی جینے کی اپنی تھیوریز تھیں۔اس کی دو کنسٹرکشن کمپنیز تھیں جو دن بدن ترقی کر رہی تھیں۔اس کا سب سے بڑا بھائی زبیر اپنے بال بچوں سمیت امریکہ شفٹ ہو چکا تھا اس سے چھوٹا الہان تھا جو کہ جہانزیب کے ساتھ سیاست میں بھی تھا اور ان کا بزنس بھی سنبھال رہا تھا۔ولی ہمیشہ اپنے نظریات کو لے کر بہت ووکل رہا تھا۔اپنے سکول سے لے کر یونیورسٹی تک وہ ہر قسم کے احتجاج،ریلی،بحث و مباحثے میں شرکت کر چکا تھا۔اس کے نظریات کی وجہ سے وہ نوجوانوں میں بہت مشہور تھا۔بہت سے لوگ اسے فولو کرتے تھے اور اس کی باتیں مانتے تھے۔ان کی سوشل سرکل میں موجود

ہر دوسرا فرد اپنی بیٹی ولی جہانزیب کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا۔ جہانزیب، انعم امائرہ کے بارے میں زیادہ جانتے نہیں تھے نہ ہی امائرہ ان سے اتنا ملی تھی لیکن جہانزیب کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ ان کے بھائی ک اکلوتی بیٹی تھی۔

رائد ریکنگ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ "برو تمہیں آئیڈیا ہے تمہارے رشتے کی بات چل رہی ہے۔" رائد نے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔ وہ دونوں ہم عمر تھے اور ان کی دوستی بھی بہت گہری تھی۔

"ہاں۔ بابا اور ماما نے بات کی تھی پرسوں۔ بابا کافی اصرار کر رہے تھے تو میں نے ہاں کر دی۔" اس کا سارا فوکس سامنے کھلی فائل پر تھا جسے وہ ایڈٹ کر رہا تھا۔

رائد ہنسا تھا۔ "شادی کس نے نبھانی ہے؟" اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ لوگ ماں باپ کی مرضی سے کیسے شادی کر سکتے ہیں۔

"آف کورس میں نے۔"

"یار تم اتنا بڑا رسک لے کیسے سکتے ہو۔آئی مین بغیر جانے،بغیر سمجھے اتنا بڑا رشتہ جوڑنا بے وقوفی نہیں ہے۔"رائد اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ماتھے پر بل لیے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔وہ شروع سے لے کر اب تک آسٹریلیا میں ہی رہا تھا اس لیے اسے یہ سب باتیں بہت عجیب لگتی تھیں۔

"یہاں نوے فیصد شادیاں ایسے ہی ہوتی ہیں۔اور ماما بابا نے کچھ سوچا ہی ہو گا نہ۔"ولی نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔"تمہیں اپنی بہن کی فکر ہو رہی ہے۔اچھا خاصا لڑکا تو ہوں میں۔کمی کیا ہے میرے اندر۔"ولی شرارتی انداز میں بولا تھا۔

"کاش وہ اسے کہہ سکتا کہ نہیں تمہاری۔"رائد نے کندھے اچکائے تھے۔"بابا کی شادی ایسے ہی ہوئی تھی۔اس کے بعد انہیں دوسری بھی کرنی پڑی۔"رائد نے گہری سانس خارج کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"برو چاچو کا اچھا خاصا افیئر تھا۔مجھے تو آج تک کوئی لڑکی ہی نہیں اچھی لگی۔چاچو اور میرا کوئی کمپیریزن نہیں۔آئی کین انڈرسٹینڈ تم شاید اپنے ارد گرد کا ماحول اور اس طرح کی چیزیں دیکھ کر پریشان ہو رہے ہو لیکن ہر جگہ مختلف حالات ہوتے ہیں اور ان کے نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں۔میں تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں کر رہا لیکن آئی ول ٹرائے مائے لیول بیسٹ۔کوئی چیز ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟"ولی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"امائرہ۔تم دونوں ایک دوسرے سے بہت الگ ہو بہت زیادہ۔"رائد نے جیسے یونہی تبصرہ کیا تھا۔

"فنر کس پڑھی ہے تم نے؟"ولی نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔انداز نہایت غیر سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت نون سریس ہو تم اپنی شادی کو لے کر۔" رائد بیزار سا کہہ کر اٹھ گیا تھا۔ ولی ہنس دیا تھا۔ وہ یقیناً اسے فزکس کی اوپوزٹ اٹریکٹ کرنے والی تھیوری سمجھانے والا تھا جس میں رائد کو ذرا بھی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ وہاں سے چلا گیا تھا اور ولی سر جھٹک کر اپنا کام کرنے لگا تھا۔

✡✡✡✡

لوگوں سے بھرا ہوا اسٹیڈیم جس میں سب اس کا نام پکار رہے تھے۔ سامنے بڑی سی سکرین پر لکھا آرہا تھا۔ ایک بال چھے رن اور اس نے چھکا لگایا تھا۔ وہ میچ جیت گئے تھے۔ تبھی وہ بہت زور سے بیڈ سے گرا تھا۔

اپنی کمر کو پکڑ کر اٹھتے ہوئے اس نے آس پاس نظریں گھمائی تھیں۔ چار دیواریں جس میں ایک دیوار مشہور کرکٹرز کے پوسٹرز سے بھری ہوئی تھی۔ تو یہ سب ایک

خواب تھا۔بیزاری سے سوچتے ہوئے اس کی نظر وال کلاک پر گئی تھی جو دس بجا رہی تھی۔

امائرہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی۔حمزہ نے فریج کھول کر دیکھی تھی۔"کچھ بنا ہے کھانے کے لیے۔میں لیٹ ہو رہا ہوں۔ایک گھنٹے میں میچ ہے میرا۔"وہ امائرہ سے مخاطب ہوا تھا۔

امائرہ نے اپنے لیے بنایا ہوا سینڈوچ اس کی جانب بڑھایا تھا۔"ممانی کے سر میں درد ہے اس لیے سو رہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"دادو کے ٹیسٹ میں کوئی بیماری آئی ہے۔"اس نے فریج سے دودھ نکال کر ایک گلاس میں انڈھیلا تھا۔

"اونہوں۔میٹھا کھاتی رہتی ہیں چھپ چھپ کر۔کل ابھی میں نے ان کے سائیڈ ٹیبل میں پڑھی میٹھی چیزیں نکالی ہیں پتہ نہیں کیا کیا تھا مٹھائی

،حلوہ،چاکلیٹز،کینڈیز۔بندہ نانو کی عمر دیکھے پھر نانو کی غذا دیکھے۔"امائرہ نے سرد آہ بھری تھی۔

حمزہ بہت زور سے ہنسا تھا۔"کیا مطلب ہے تمہارا پچھلے دس سالوں سے ساٹھ سال عمر ہے میری دادو کی۔ایسی باتیں نہیں کرتے۔"اس نے ایک سانس میں پورا گلاس دودھ پیا تھا اور امائرہ کا سینڈوچ پکڑتا چلتا بنا تھا۔

سر پر ہیلمٹ پہنے،ٹانگوں پر پیڈ چڑھائے،بیٹ کو سامنے رکھے حمزہ اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا۔پچ پر کھڑا ایک بیٹسمین آؤٹ ہوا تھا۔کوچ نے اسے اشارہ کیا تھا۔وہ وارم اپ کرتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔وکٹ پر کھڑا ہو کر ہر طرف کھڑا فیلڈر دیکھا۔گلوز کو ٹائٹ کرتا ہوئے اس نے اپنی پوزیشن سنبھالی تھی۔سامنے سے ایک فاسٹ باؤلر بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔حمزہ کی نظریں گیند پر تھیں۔اس نے گیند چھوڑی تھی حمزہ نے بیٹ موڑا تھا۔گیند بلے سے لگ کر باؤنڈری کے پار چلی گئی تھی۔باؤلر

نے تاسف سے گیند کو جاتے دیکھا تھا۔ حمزہ نے سکون کا سانس لیا تھا اور اسی طرح کھیلتے ہوئے اس نے میچ ختم کر دیا تھا۔ وہ اب اپنے ساتھی بیٹسمین کے ساتھ واپس جا رہا تھا۔

یہ فرسٹ کلاس کی ٹیموں کا ایک عام سا میچ تھا۔ حمزہ کی فارم اچھی چل رہی تھی اور یہ اس کی اس سیزن کی تیسرا پچاس تھا۔ اس نے ڈریسنگ روم میں آتے ہی کپڑے تبدیل کیے تھے۔

"پاکستان شاہینز کا ذمبابوے ٹور آنے والا ہے مجھے لگ رہا ہے اس میں تمہارا نام آ جائے گا۔ اسی طرح پرفارم کرتے رہو۔" اس کا کوچ اس سے مخاطب ہوا تھا۔

حمزہ نے مسکرا کر سر کو جنبش دی تھی۔ وہ پچھلے دو سالوں سے یہی باتیں سن رہا تھا ۔ مسلسل پرفارمینس دینے کے باوجود اسے کوئی بھی موقع نہیں مل رہا تھا لیکن وہ پر امید بھی تھا اور ناامید بھی ہو جاتا تھا۔

✡✡✡✡

سارہ آج اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان آ رہی تھی۔امائرہ اسے ایئرپورٹ سے پِک کرنے آئی تھی۔ مسلسل ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد سارہ اسے سامنے آتی دکھائی دی تھی۔ان کے پیچھے کوئی اور بھی آ رہا تھا جسے دیکھ کر امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

سنہری گھنگریالے بال، سبز آنکھیں، گوری شفاف رنگت جو کلین شیو کے بعد اور شفاف لگ رہی تھی،ایک کان میں چاندی کی بالی پہنے وہ ہینڈ کیری گھسیٹتا ہوا اس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔اوپر سے نیچے تک امائرہ کا جائزہ لیا۔وہ سارہ کے دوسرے شوہر کی پہلی بیوی میں سے تھا۔ عمر میں امائرہ سے تین چار سال بڑا تھا۔وہ دونوں ایک سال اکٹھے رہ چکے تھے اس لیے ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے تھے۔وہ خوش شکل

ہونے کے ساتھ حد سے زیادہ ہینڈسم تھا اس کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ اسے نظر انداز کرنا مشکل لگتا تھا۔

"کیسی ہو؟" سارہ نے امائرہ کو گلے لگایا تھا۔ لیکن ہمیشہ کی طرح امائرہ کو اس میں مامتا کا احساس نظر آیا تھا نہ ہی کوئی شفقت۔

امائرہ جھک کر خوشگوار انداز میں عنایا اور شایان سے ملی تھی جو کہ سارہ کے بچے تھے۔ شایان بارہ سال کا تھا اور عنایا دس سال کی۔ ایک سلگتی ہوئی نظر زید پر ڈال کر گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی نے مجھ سے بات کی تھی تمہارے رشتے کی۔" سارہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی پہلو امائرہ کی جانب کیے کہہ رہی تھی۔

امائرہ نے کوئی خاص جواب نہیں دیا تھا۔ پیچھے بیٹھا زید اپنے فون پر جھکا ہوا تھا لیکن اس کی تمام تر توجہ امائرہ اور سارہ کے درمیان ہونے والی گفتگو پر تھی۔

"ویسے اتنی بھی کیا جلدی پڑی ہے تمہارے باپ کو۔ابھی تم صرف انیس سال کی ہو۔ایک سال بعد وہ کہے گا کہ شادی کرو۔ چلو گھر کے کام کاج کرنا۔پڑھنا تو ہے نہیں تم نے۔"

امائرہ نے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی۔"آئی سوئیر ٹو گاڈ ماما۔اس سے زیادہ اچھی نصیحت کی امید نہیں تھی مجھے آپ سے۔"وہ تپانے والے انداز میں مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ماں کو طعنے ہی دیتی رہنا بیٹا۔ کرتو کچھ سکتی نہیں تم۔"سارہ تضحیک آمیز انداز میں ہنسی تھی۔زید نے بے اختیار پہلو بدلا تھا۔

"تو آپ کرلیں نہ ماما۔ بابا سے بات کریں۔ان سے کہیں کہ وہ کیوں کروائیں گے میری شادی۔میری زندگی کے ساتھ کھیلنے کا حق صرف انہیں ہی تو نہیں

www.novelsclubb.com

ہے۔کریں کم آن آپ کوشش کر کے دیکھ لیں ماما۔۔۔۔اتنے گٹس ہوتے نہ آپ میں تو بابا کے ساتھ رہ کر دکھاتیں۔"

سارہ لاجواب ہو چکی تھی۔امائرہ اپنے ماں باپ کو لاجواب کرنے کا ہنر جانتی تھی۔

امائرہ نے سپر مارکیٹ کی پارکنگ میں گاڑی روکی تھی۔"کھانے کے لیے کچھ لینے چلیں۔"امائرہ شایان اور عنایا سے مخاطب ہوئی تھی۔اسے یاسمین نے گروسری کا کچھ سامان لانے کا کہا تھا اس لیے وہ وہاں رکی تھی۔شایان اور عنایا ایکدم پرجوش ہوئے تھے۔وہ جب بھی پاکستان آتے تھے امائرہ اسی طرح ان کی عیش کرواتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ انہیں لے کر گاڑی سے نکلی تھی۔زید بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔"ہے لسن۔امائرہ۔"مخصوص کنیڈین لہجے میں بولتے ہوئے اس نے امائرہ کو پکارا تھا لیکن امائرہ نے اسے نظرانداز کر دیا تھا۔

امائرہ ان دونوں کے لیے سنیکس خرید رہی تھی۔ جو ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ امائرہ نے سامنے سے ولی کی امی انعم کو اپنی طرف آتے دیکھا تھا۔ اگر نکاح والی بات نہ ہوتی تو امائرہ کب کی انہیں نظر انداز کر کے جا چکی ہوتی اور یہ کام وہ پہلے بھی بہت دفعہ کر چکی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ ان سب سے اتنے عرصے بعد ملے گی کہ وہ بھول چکے ہوں گے یا پھر وہ بہانہ بنا دے گی کہ اس نے انہیں پہچانا ہی نہیں۔

"اسلام علیکم آنٹی۔" امائرہ مسکراتے ہوئے ان سے مل تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو بیٹا؟"

"میں بالکل ٹھیک۔ آپ کیسی ہیں؟"

"بس اللہ کا شکر۔ تم یہاں اور یہ اتنے پیارے بچے کس کے ہیں؟" ان کا اشارہ شایان اور عنایا کی طرف تھا جو اس کے آس پاس گھوم رہے تھے۔ زید دوسری طرف تھا سو وہ انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"یہ ماما کے بچے ہیں۔ آئی مین ان کے سیکنڈ ہز بنڈ سے۔" امائرہ نے جھجھکتے ہوئے بتایا تھا۔

"اوہ اچھا۔ مجھے لگا تمہارے ماموں کے بچے ہیں۔ تمہارے نکاح کے لیے آئی ہوں گی تمہاری ماں۔ اچھی بات ہے ماؤں کو ایسے موقعوں پر بیٹیوں کے ساتھ ہی ہونا چاہیے۔ میں چلتی ہوں۔ اپنا خیال رکھنا۔" وہ کہہ کر جا چکیں تھیں۔ امائرہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔

وہ کاؤنٹر پر آئی تھی۔ زید نے کچھ چیزیں کاؤنٹر پر رکھی تھیں۔ امائرہ نے اپنا کارڈ کیشئر کی جانب بڑھایا تھا۔

"آئی کین پے۔" وہ ابرو اچکا کر امائرہ سے مخاطب ہوا تھا انداز میں خفگی نمایاں تھی۔ ساتھ اپنی دونوں جیبیں چیک کی تھیں۔ دونوں خالی تھی۔ اس کا والٹ شاید گاڑی میں گیا تھا۔

امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

"واپس کر دوں گا۔" اس نے امائرہ کو باور کروایا تھا۔

"شیور۔" امائرہ کندھے اچکا کر آگے بڑھ گئی تھی۔

گھر پہنچتے ہی امائرہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی وہ کل ساری رات نہیں سوئی تھی سو اب اسے سونا تھا۔

رات کو وہ یونہی چپس کا پیکٹ پکڑے ٹیرس پر آئی تھی۔ اس کے قدم آہستہ آہستہ سست ہوئے تھے۔ وہاں کرسی پر کوئی کانوں میں ہیڈ فون لگائے کرسی سے سر ٹکائے بیٹھا تھا۔ وہ حمزہ نہیں تھا۔ کچھ یاد آنے پر امائرہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

قدموں کی چاپ سن کر زید نے آنکھیں کھولی تھیں اور گردن موڑ کر دیکھا تھا پیچھے امائرہ کھڑی تھی۔

"تم کیوں آئے ہو یہاں؟" امائرہ ریلنگ سے ٹیک لگا کر اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔اس کی نظر درمیانی میز پر پڑے ویپ پر پڑی تھی۔"ٹیپیکل زید۔" امائرہ نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا تھا۔

زید نے ہیڈ فون اتارے تھے قدم قدم چلتا اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔"تمہارے لیے؟" اس کی آنکھوں میں ایک تاثر تھا کہ امائرہ نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایکسکیوز می؟" امائرہ کے لہجے میں ناگواری آئی تھی۔

زید ہنسا تھا۔اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ اچکتا ہوا وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔"آر یو سریس امائرہ۔تم شادی کر رہی ہو وہ بھی اپنے ڈیڈ کے کہنے پر اور وہ بھی

ایسے لڑکے سے جسے تم جانتی تک نہیں ہو۔"اس نے اپنی دونوں ٹانگیں درمیانی ٹیبل پر رکھی تھیں۔

"یو بیٹر مائنڈ یور بزنس زید۔"امائرہ چبا چبا کر بولی تھی۔اسے زید کے غیر سنجیدہ انداز پر غصہ آرہا تھا۔

"تم جانتی ہو ہم دونوں ایک دوسرے کی پرابلمز سمجھ سکتے ہیں تو تم مجھ سے بات کر سکتی ہو؟"اب کی بار اس کا انداز قدرے سنجیدہ تھا۔ایکدم وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

امائرہ کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھی تھی۔"میں ڈیڈ کو منع کر چکی تھی لیکن اگلے دن ان کی طبیعت بگڑ گئی۔تم جانتے ہو زی میں انہیں ہرٹ نہیں کر سکتی اس لیے میں نے ہاں کر دی۔"امائرہ کے لہجے میں ایک بے بسی سی تھی۔

"اور خود کو کر سکتی ہو۔یو نو تم اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرنے جا رہی ہو ہمارے جیسے بروکن فیملیز اور نیگلیکٹ سے گزرے ہوئے بچوں کو شادیوں کے

بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہیے۔کوئی ہمیں ہیل نہیں کر سکتا اور ہم اپنے آپ کو کسی کے لیے نہیں بدل سکتے۔یوول میس اپ یور ہول لائف وود دس ون ڈیسژن ۔آئی ایم ٹیلنگ یو۔" وہ بہت سادگی سے اسے اس کی حقیقت باور کروا رہا تھا اور امائرہ اس کی ہر بات سے متفق تھی۔

امائرہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔وہ اسے ڈرا رہا تھا جبکہ وہ پہلے سے ہی خوفزدہ تھی۔وہ صحیح کہہ رہا تھا اس کا کہا گیا ایک ایک لفظ سچ تھا۔وہ اس کی کمزوریوں سے خوب واقف تھا۔

امائرہ اٹھ کر وہاں سے جانے والی تھی جب وہ اس کے راستے میں حائل ہوا تھا۔" نکاح بہت بڑی بات ہوتی ہے تم ابھی انگیجمنٹ کر لو اسے اچھی طرح سے جان لو پھر شادی کر لینا۔"

"ڈیڈ نے مجھے ایسا کوئی آپشن نہیں دیا۔" اس کا لہجہ کمزور سا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مانگا بھی تو نہیں۔" زید ابرو اچکا کر بولا تھا۔

"زی پلیز میں آلریڈی بہت زیادہ پریشان ہوں مجھے ایسی باتیں کر کے مزید تنگ مت کرو۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں میں کیا محسوس کر رہی ہوں۔ میرا دماغ ایک وقت پر ان سب چیزوں کو پراسیس نہیں کر سکتا۔" امائرہ کی آواز بھرائی تھی۔ وہ رو دینے والی تھی۔

"تمہیں اندازہ ہے میں کیا محسوس کر رہا ہوں۔" زید کی آواز دھیمی تھی لہجے میں اذیت اور کرب تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہیں نہیں آنا چاہیے تھا۔" امائرہ کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔

زید ہنسا تھا۔ اس کی ہنسی میں ایک کھوکھلا پن واضح تھا۔ "تمہیں ایسے ہی جانے دیتا ۔ دنیا کی ہر چیز پر گواپ کر سکتا ہوں تم پر نہیں امائرہ اور تم یہ بات اچھی طرح جانتی ہو۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا۔

"ان سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔" امائرہ نے سر جھکا لیا تھا۔

"میں تمہارے ڈیڈ کی طرح بزنس مین نہیں ہوں جو صرف فائدے اور نقصان کی بات کروں۔" زید کا لہجہ سرد تھا۔

"میرے ڈیڈ کے بارے میں ایک لفظ بھی مت کہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ کاٹ دار لہجے میں کہتی چلی گئی تھی۔ زید وہیں بیٹھ گیا تھا۔ چپس کا پیکٹ بھی وہیں پڑا تھا۔ ذہن میں سوچوں کا ایک بھنور تھا ایک ایسا بھنور جس سے نکلنے کا کوئی راستے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے غصے سے ٹیبل پر پڑا ویپ زمین پر دے مارا تھا۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡

شاہزیب کا سارا خاندان آج ان کی طرف نکاح کی بات پکی کرنے آ رہا تھا۔ صبح سے گھر میں تیاریاں چل رہی تھیں اور امائرہ ان سب سے اکتا کر عنایا کے ساتھ بیٹھی فیئری ٹیلز دیکھ رہی تھی۔

"امائرہ میں نے تمہارے کپڑے نکال کر رکھ دئے ہیں۔وہی پہننا۔اور اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔وہ آنے والے ہوں گے۔" یاسمین اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

امائرہ اپنی ایکسرسائز مکمل کرنے کے بعد اوپر اپنے کمرے میں آئی تھی۔بیڈ پر اس کا سوٹ پڑا ہوا تھا۔سنہری لمبی قمیض اور ساتھ کیپری۔جس پر بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔

امائرہ نے اپنا فون چارجنگ سے اتار کر رائد کو میسج کیا تھا۔"ہائے۔" وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی فرمائیں۔" اگلے ہی سیکنڈ جواب آیا تھا۔

"ڈیڈ سے بات نہیں کی تم نے؟" وہ ناخن چباتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔اندر ہی اندر اسے اندازہ تھا کہ شاہزیب نے اپنا فیصلہ نہیں بدلنا تھا۔

"کی تھی۔ان کا کہنا ہے کہ میری بیٹی میری مرضی۔میں تمہاری فکر میں سلم نہ ہوں۔"رائد نے ساتھ ہی دانت نکالنے والی ایموجی بھیجی تھی۔

امائرہ نے مایوسی سے اس میسج کو دیکھا تھا۔"تم نے واپس کب جانا ہے؟"اس نے بات بدلی تھی۔اسے مزید کوئی جھوٹی امید یا تسلی نہیں چاہیے تھی۔

"تمہارے نکاح کے فوراً بعد؟"رائد نے جواب دیا تھا۔

"نکاح کی ڈیٹ کیا ہے؟"

"سورسز کے مطابق ٹھیک ایک ہفتے بعد تم ایک نئے اور خوبصورت بندھن میں بندھ جاؤ گی۔"رائد جان بوجھ کر اسے چھیڑ رہا تھا۔

"عنیزہ آنٹی نہیں آئیں گی۔"اس نے کچھ سوچتے ہوئے میسج کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔ بابا نے سختی سے منع کیا ہے کہ اس بارے میں ابھی ان سے بات نہ کروں۔" وہ دونوں اس کے پیچھے کی وجہ جانتے تھے اس لیے انہیں مزید اس بارے میں کوئی بات بتانے یا پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اسی وقت گیٹ پر ہارن بجنے کی آواز آئی تھی۔ امائرہ کھڑکی تک آئی تھی۔ وہاں تین چار گاڑیاں کھڑی تھیں۔ "اف۔" وہ فون وہیں بیڈ پر پھینک کر کپڑے پکڑ کر واشروم میں گھس گئی تھی۔

وہ تیار ہو کر سیدھا کچن میں آئی تھی جہاں یاسمین اور سارہ ڈشز بنانے میں مصروف تھیں۔ سارے مہمان ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔" یاسمین نے مسکرا کر تعریف کی تھی لیکن سارہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون کون آیا ہے ماما؟" وہ سارہ سے مخاطب ہوئی تھی جو چولہے پر کھڑی کچھ بنا رہی تھی۔

"مجھے کون سا پتہ ہے ان کا۔ شاہزیب، اس کا بڑا بھائی، اس کی بیوی، ایک بہو اور بیٹا اور ان کی چھوٹی والی بہن مطلب تمہاری پھوپھو اور ایک لڑکا ہے۔" سارہ جان چھڑانے والے انداز میں بولیں تھیں۔ سارہ اور شاہزیب کی شادی تقریباً سات آٹھ سال رہی تھی لیکن اس دوران وہ کبھی شاہزیب کے خاندان سے نہیں ملی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ولی؟" امائرہ نے فوراً پوچھا تھا۔

"نہیں وہ نہیں ہے۔ جاؤ تم مل لو ان سے جا کر۔ تمہارے لیے ہی تو آئے ہیں۔" ممانی نے مشورہ دیا تھا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں ماما۔" وہ نروس تھی۔

وہ سب ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔امائرہ باری باری ان سب سے ملی تھی اور رائد کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔اچھی لگ رہی ہو۔"رائد مسکراہٹ دبائے بولا تھا۔

"شٹ اپ۔"امائرہ وہاں بہت عجیب محسوس کر رہی تھی۔وہاں اس کی ماما، بابا ، پھوپھو، ولی سے بڑا بھائی الہان اور اس کی بیوی پاکیزہ آئے ہوئے تھے اور امائرہ زندگی میں ان سے ایک دو دفعہ ملی تھی وہ ان میں صرف الہان کو اچھے سے جانتی تھی۔وہ سب امائرہ کو ہی دیکھے جا رہے تھے۔

ساری رسمیں ہو چکیں تھیں۔وہ سارہ کے پاس بیٹھی تھی جب شاہزیب ان کے پاس آئے تھے۔"سارہ۔"

"ہمم۔"سارہ نے گردن موڑ کر شاہزیب کی جانب دیکھا تھا۔

"امائرہ کو اچھے سے سمجھانا اور پلیز اپنے والے اصول اپنے لیے ہی رکھنا۔مجھے اور خود کو شرمندہ نہ ہونے دینا۔"وہ نرم انداز میں کہہ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سارہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

وہ سب جا چکے تھے۔نانو،ماموں، ممانی،سارہ بیٹھے نکاح کی پلاننگ کر رہے تھے۔امائرہ اکیلی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی آئیسکریم کھا رہی تھی۔حمزہ جو ابھی ابھی واپس آیا تھا اس کے پاس بیٹھا تھا۔

"مجھے لگ رہا تھا نانو مزاق کر رہی ہیں۔لیکن مزاق مزاق میں سب اتنے سریس ہو گئے۔میں اب کس سے فلرٹ کروں گا۔"حمزہ کا منہ بنا ہوا تھا۔وہ ابھی گھر واپس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیواروں سے۔"

حمزہ نے آئیسکریم اس سے چھینی تھی۔"میں بہت اپ سیٹ ہوں یار آج۔"

"میں بھی ہوں۔"امائرہ سینے پر بازو لپیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

حمزہ نے اسے گھورا تھا۔"دیکھو دن ڈیسائیڈ کر لیتے ہیں ایک دن تم اپ سیٹ ہو جایا کرو اور ایک دن میں۔اس طرح نہیں چلے گا۔"

امائرہ ہنسی تھی۔"کیا ہوا ہے؟"

"ٹرائلز کے لیے گیا تھا آج۔سلیکٹ نہیں ہوا۔"اس نے سنجیدگی سے بتایا تھا۔

"دوبارہ کب ہوں گے؟"امائرہ کو اب اندازہ ہوا تھا کہ کیوں اس کا چہرہ اتنا کیوں لٹکا ہوا تھا۔

"کل ہیں لیکن گوجرانوالہ میں۔"حمزہ بددلی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو چلتے ہیں۔"امائرہ فوراً بولی تھی۔

"پاگل ہوا تنی دور کیسے جائیں گے اور بابا نہیں مانیں گے۔"حمزہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

امائرہ فون کھول کر گوجرانوالہ کی لوکیشن دیکھ رہی تھی۔"لاہور سے وہاں تک ایک گھنٹے کا سفر ہے اور ہم کسی کو بتائیں گے ہی نہیں۔"امائرہ نے حل پیش کیا تھا۔

"تم میرے ساتھ چلو گی؟"

"ہاں ہم گھومنے پھرنے کا کہہ کر جائیں گے اور شام کو واپس آجائیں گے۔جاتے ہوئے میں ڈرائیو کروں گی اور واپسی پر تم۔"

"نہیں تمہیں میرے لیے اتنا ویٹ کرنا پڑے گا۔رہنے دو۔نیکسٹ ٹائم دیکھیں گے۔"حمزہ کو یہ مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے اسے بازو پر چٹکی کاٹی تھی۔"اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔ہوا کی سپیڈ پر جائیں گے اور لائٹ کی سپیڈ پر واپس آئیں گے۔"امائرہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔

حمزہ نے اپنے بازو پر ہاتھ پھیرا تھا۔زید اپنے آدھے بالوں کو پونی میں مقید کیے فون کان سے لگائے اپنے کمرے سے نکل کر سیدھا امائرہ کے پاس آیا تھا۔"سارہ آنٹی کہاں ہیں؟"چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"باہر لان میں۔"امائرہ نے باہر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"تمہاری ڈیٹ فائنل ہو گئی؟"اس کا انداز سرسری سا تھا۔

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔وہ کسی سے فون پر بات کرتا لان کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"پتہ نہیں کیوں لیکن مجھے یہ لڑکا ٹھیک نہیں لگتا۔"حمزہ کے لہجے میں اس کے لیے ناپسندیدگی تھی۔

"کیوں؟"امائرہ حیران نہیں تھی کیونکہ نوے فیصد لوگ زید کو ایک برا،آوارہ اور فارغ لڑکا ہی سمجھتے تھے۔لیکن امائرہ جانتی تھی وہ ایسا نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"آوارہ سا لگتا ہے۔حلیہ بھی عجیب سا بنایا ہوتا ہے۔"حمزہ یونہی ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"جو نظر آتا ہے وہ دراصل ہوتا نہیں ہے۔زی اچھا لڑکا ہے۔خیر چھوڑو ان باتوں کو صبح ریڈی رہنا۔"وہ جا چکی تھی لیکن حمزہ کے دل کا بوجھ بھی ہلکا کر چکی تھی۔اسے ایک نئی امید مل چکی تھی۔

✡✡✡✡

اگلے دن امائرہ نے ہی حلیمہ بیگم سے بات کی تھی کہ اسے کوئی یونیورسٹی اچھی لگی ہے اور اسے وہ دیکھنے جانا ہے۔طاہر صاحب نے فوراً کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں لیکن امائرہ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ حمزہ فارغ ہے میں اس کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔آپ کا وقت ضائع ہو گا۔سب کو تسلی کروانے کے بعد وہ اپنی منزل کے لیے نکل چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اگر میں سلیکٹ نہ ہوا تو؟" حمزہ کو صبح سے ہی اس طرح کے خیال آ رہے تھے۔

"تو کیا؟؟ دوبارہ ٹرائے کریں گے۔ دیکھو حمزہ اگر تمہیں کرکٹ کھیلنی ہے تو اپنے آپ کو سب سے پہلے مینٹلی سٹرانگ بنانا ہوگا۔ تم پر اچھا وقت بھی آئے گا اور برا بھی۔ لوگ تمہیں سراہیں گے بھی اور تنقید بھی کریں گے۔ تمہیں ان سب چیزوں کے ہینڈل کرنے کے لیے اپنا ذہن بنانا ہوگا۔ اور ہاں مجھے پورا یقین ہے کہ تم ایک دن ضرور پاکستان کے لیے کھیلو گے اس کے لیے محنت کرتے رہو۔ اچھی پرفارمینس دو۔ کہیں نہ کہیں تو پہنچو گے ہی۔ انسان گر کر ہی اٹھنا سیکھتا ہے۔ آخر کتنی بار تم سلیکٹ نہیں ہوگے۔ ایک نہ ایک دن یہ سلیکٹرز تمہارے آگے گھٹنے ٹیک دیں گے۔"

"تھینکس فار موٹویشن کوچ۔" حمزہ نے اسے سلام کیا تھا۔

انہیں وہاں پہنچنے میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگا تھا۔ حمزہ اندر جا چکا تھا اور امائرہ باہر اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی۔ تبھی اسے شاہزیب کی کال آئی تھی۔

"میں سوچ رہا تھا کہ آج لنچ ساتھ کرتے ہیں۔" شاہزیب مصروف انداز میں کہہ رہے تھے۔

امائرہ نے دانتوں تلے زبان دی تھی۔ "ڈیڈ وہ ایکچوئلی۔ آج میری اپائنٹمنٹ تھی ڈاکٹر کے ساتھ۔" اس نے جھوٹ بولا تھا۔

"اوہ۔ میں چلوں ساتھ۔" شاہزیب نے بے اختیار گھڑی پر وقت دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔ آپ رہنے دیں۔ میں کل چلوں گی آپ کے ساتھ لنچ پر۔"

"اوکے اللہ حافظ۔" شاہزیب نے کال کاٹ دی تھی۔

امائرہ اب بیٹھی ناخن چبا رہی تھی۔اگر شاہزیب نے گھر کال کر کے پوچھ لیا اور انہوں نے بتا دیا کہ امائرہ تو گھر پر ہی نہیں ہے تو امائرہ کی شامت کنفرم تھی۔

حمزہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر رونق ہی رونق تھی۔امائرہ گاڑی سے نکلی تھی۔دل میں ایک عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔

"گیس واٹ؟"حمزہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"تمہاری سلیکشن ہو گئی ہے۔"امائرہ خوشی سے چیخی تھی۔

"یس۔"حمزہ بے حد خوش تھا۔"تھینک یو یار۔تھینک یو سو مچ۔"اس نے فوراً امائرہ کا شکریہ ادا کیا تھا۔

"نو نیڈ۔کھانا کھلا رہے ہو تم مجھے اور ہاں ڈرائیو بھی کر رہے ہو۔"امائرہ دوسری طرف جا کر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

حمزہ نے آگے سے کچھ نہیں کہا تھا۔آج وہ اسے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔وہ اس کا شکر گزار تھا۔اور یہ تو طے تھا کہ ایک دن بڑا بیٹسمین بننے کے بعد وہ اپنی تقریر میں امائرہ کا نام ضرور لے گا۔

حمزہ اکیس سال کا تھا۔وہ اے لیولز کر چکا تھا پچھلے سال اس نے یونیورسٹی میں داخلہ بھی لیا تھا لیکن کرکٹ کی وجہ سے اسے یونیورسٹی چھوڑنی پڑی تھی۔حمزہ کو پڑھائی میں بالکل دلچسپی نہیں تھی۔وہ کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا لیکن طاہر کو یہ سب پسند نہیں تھا۔وہ ان کی اکلوتی اولاد تھا۔طاہر اور یاسمین چاہتے تھے کہ وہ پڑھ لکھ کر کچھ بن جائے۔اس لیے وہ حمزہ کے کرکٹ کھیلنے کے سخت خلاف تھے۔جب وہ اٹھارہ سال کا تھا اس وقت وہ انڈر نائنٹین پاکستان ٹیم میں سلیکٹ ہوا تھا لیکن طاہر نے اسے نہیں جانے دیا تھا اور وہ بہت مایوس ہوا تھا حتیٰ کہ اس نے کرکٹ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس کے بعد امائرہ آئی تھی اور اسی نے ہی اسے دوبارہ کھیلنے پر قائل کیا تھا۔

وہ اس گھر میں واحد تھی جو حمزہ کو مکمل طور پر سپورٹ کرتی تھی۔چاہے بات حمزہ کو نیا بیٹ خرید کر دینے کی ہو یا آدھی رات کو حمزہ کے لیے لاک کھولنے کی ہو یا پھر طاہر کو منانے کی یا حمزہ کی وجہ سے طاہر اور یاسمین سے ڈانٹ کھانے کی وہ ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑی ہوتی تھی۔

✡✡✡✡

ولی جہانزیب کے آفیس میں ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔جہانزیب اپنے سیکرٹری سے بات کر رہے تھے۔بات کرنے کے بعد انہوں نے اپنا رخ ولی کی جانب کیا تھا۔جو کافی دیر سے ان کی گفتگو ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

"کوئی مدد چاہیے تمہیں؟بہت عرصے بعد میرے آفیس کا رخ کیا ہے تم نے۔"جہانزیب مسکرا کر بولے تھے۔

"آپ کو یاد ہے میں نے لاسٹ ٹائم آپ سے فیور کب مانگا تھا؟" ولی مسکراہٹ دبائے بولا تھا۔

"ولی جہانزیب صاحب۔ تم اپنے باپ کے احسانات گن ہی نہیں سکتے۔" جہانزیب سنجیدگی سے بولے تھے۔

"واٹ ایور بابا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اور آپ کے بزنس پارٹنرز جس ہاؤسنگ سکیم پر کام کر رہے ہیں اس کی جگہ آپ فیکڑیز بنالیں۔" ولی ذرا سنجیدہ ہوا تھا۔

جہانزیب ہنسے تھے۔ "ایسے بزنس نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

ولی ذرا سنجیدہ ہوا تھا۔ "بابا اس رئیل سٹیٹ کی وجہ سے پاکستان میں دولت کی گردش صرف ایلیٹ کلاس میں ہو رہی ہے۔ یعنی ہماری کلاس۔ کیا اس سے کوئی چیز پروڈیوس ہو رہی ہے۔ نہیں بابا۔ آپ نے کرنا کیا ہے۔ زمین خریدنی ہے۔ اس پر عمارتیں تعمیر کروانی ہیں اور ان کی قیمتیں اتنی کر دینی ہے ایک عام مڈل کلاس آدمی

اس گھر کو خریدنے کا سوچے بھی نہ رائٹ۔ان گھروں کو ایک کلاس کے لوگ بیچیں اور خریدیں گے۔عام عوام کا کیا۔اور بابا جو زمین زراعت یا کسی بھی فیکٹری، کوئی بڑی کمپنی بنانے میں استعمال کی جاسکتی ہے اس پر ہم گھر ہی کیوں بنائیں۔ایٹ لیسٹ اس طریقے سے ملک میں تھوڑا بہت روزگار اور کوئی پروڈکٹس تو بنیں گے جیسے فٹ بال، لیدر کا سامان، کھاد وغیرہ۔ہم ان چیزوں کو ایکسپورٹ کر سکتے ہیں اور جتنی ہمارے ملک کی ایکسپورٹ بڑھے گی ہم اسی حساب سے امپورٹ کم کریں گے اور مہنگائی کم ہو گی۔" ولی نے اپنی بات مکمل کر کے گہرا سانس لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہانزیب کچھ لمحے کے لیے خاموش رہے تھے۔"ایک کام کرو۔کل آفیس آؤ۔میں سب پارٹنرز کی میٹنگ ارینج کرتا ہوں۔اگر تم انہیں کنوینس کر سکے تو میں یہ پروجیکٹ تمہیں دوں گا۔"

"فائن۔"ولی نے سر ہلایا تھا۔ایک دلی سکون ملا تھا۔

"نکاح کی تیاری کہاں تک پہنچی ہے؟"جہانزیب کا لہجہ عام سا تھا۔

"میں نے کون سی تیاری کرنی ہے۔"ولی نے کندھے اچکائے تھے۔

"اپنی ماں سے پوچھ لینا۔"انہوں نے ولی کو گھورا تھا۔

"گڈ بائے بابا اینڈ تھینک یو۔"ولی ہاتھ لہراتا ہوا جہانزیب کے کیبن سے نکلا تھا۔راستے میں اس کا سامنا اس کے بڑے بھائی زبیر سے ہوا تھا۔زبیر ان میں سب سے بڑا تھا اور وہ اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ امریکہ رہتا تھا۔آج کل پاکستان ولی کے نکاح کے لیے آیا ہوا تھا۔

"بھائی وزن کم کر لیں تھوڑا۔میرے نکاح پر بھنگڑا بھی ڈالنا ہے آپ نے۔"کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا۔وہ یونہی ہوا کے جھونکے کی طرح آفیس آتا تھا اور اسی طرح واپس چلا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡

آج اتوار تھا۔ موسم بھی اچھا تھا۔ تو امائرہ اور حمزہ نے ان کے گھر کے باہر گلی میں کرکٹ کھیلنے کا پروا گرام بنایا تھا۔ شایان امپائر بنا ہوا تھا اور عنایا صرف دور سے بھاگ بھاگ کر گیند لے کر آ رہی تھی۔ زید ٹیرس پر کھڑا انہیں کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے کبھی بھی ان کھیلوں میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔ لیکن وہ بہت توجہ کے ساتھ کہنی تھوڑی کے نیچے ٹکائے امائرہ کو دیکھ رہا تھا جو اسے اتنی بڑی پریشانی میں مبتلا کر کے خود کرکٹ کھیل رہی تھی۔

حمزہ کو آؤٹ کرنے کے بعد امائرہ خوشی سے اچھلی تھی۔ "اب میری باری ہے۔"

"بتیس رن۔ بتیس۔ تم سے کبھی بھی نہیں ہونے۔" حمزہ نے جتاتے ہوئے اسے اپنا بیٹ تھمایا تھا۔

"اگر تم بھاگتے ہوئے سپنر کی طرح بال کرواتے رہے تو مشکل ہے ورنہ تو میں بھی شاہد آفریدی ہوں۔" امائرہ نے فخریہ انداز میں کہتے ہوئے اپنی پونی ٹائٹ کی تھی۔

"میں بیٹسمین ہوں تو کسٹمائزڈ باؤلنگ کروانے سے رہا۔" حمزہ نے لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔

امائرہ ہیلمٹ پہنے، پیڈ چڑھائے وکٹ کے سامنے کھڑی تھی۔ حمزہ پیچھے سے بھاگتا ہوا بال کروانے آرہا تھا۔ اس نے گیند چھوڑی تھی۔ امائرہ نے شاٹ لگائی تھی۔

"چھکا۔" امائرہ چیخی تھی۔ لیکن اس کا سارا جوش سامنے آتی ہوئی سفید لینڈ کروزر دیکھ کر ماند پڑ گیا تھا۔ وہ ولی کی گاڑی تھی اور ساتھ اس کی ماما بیٹھی ہوئیں تھیں۔ گیند ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا اس گاڑی کی فرنٹ سکرین پر گرا تھا۔ گاڑی عین ان کی سامنے والی وکٹ کے پیچھے رکی تھی۔ خوبخوا امپائر کے انداز کو کاپی کرتے ہوئے شایان نے شہادت کی انگلی اوپر کی تھی۔

www.novelsclubb.com

عنایا نے بھاگتے ہوئے گیند لا کر حمزہ کی جانب بڑھائی تھی۔ حمزہ اور امائرہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ اس سے نظریں ہٹا کر امائرہ نے اپنے لوز سے ٹراؤزر شرٹ کو دیکھا۔

ولی اور اس کی ماما گاڑی سے نکلے تھے۔ زید کی پوری توجہ کا مرکز وہ شخص تھا۔ ان کے پیچھے ایک گاڑی میں گارڈز تھے جو ایک مخصوص یونیفارم میں ملبوس تھے۔

امائرہ نے اپنا ہیلمٹ اور پیڈ اتار کر نیچے رکھے تھے۔ بیٹ کو وکٹ کے ساتھ ٹکا کر وہ ان کے پاس آئی تھی۔ "اسلام علیکم آنٹی۔" انگلیاں چٹختے ہوئے انہیں سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام بیٹا۔ ماما گھر پر ہیں؟" انہوں نے مسکراتے ہوئے امائرہ کو ساتھ لگایا تھا۔

"جی۔" امائرہ نے فوراً سر ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ گیٹ کے اندر چلی گئیں تھیں۔ولی وہیں کھڑا تھا۔سوٹڈ بوٹڈ،آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگائے،وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔"نائس شاٹ۔تمہیں تو پاکستان ویمین ٹیم میں ہونا چاہیے۔"وہ مسکراہٹ دبائے بولا تھا۔

"تھینک یو۔"امائرہ کو یہی لفظ یاد آیا تھا۔اب اپنی تعریف پر وہ اسے اور کیا ہی کہتی۔

"ہائے۔"حمزہ نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا تھا۔ولی بھی انعم کے ساتھ اندر جا چکا تھا۔یاسمین فوراً ان کے پیچھے آئی تھی۔"کیا حالت بنائی ہوئی تم نے اپنی جاؤ جا کر چینج کرو۔ختم کرو یہ سب تماشے تم دونوں۔"وہ انہیں سنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایسے کون آتا ہے بغیر بتائے۔"امائرہ منہ بنا کر بولی تھی۔

یاسمین کی ایک گھوری پر وہ واپس پلٹ کر چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔امائرہ نے بیٹ اور بال پکڑی تھی۔باقی سارا سامان حمزہ نے اٹھایا تھا۔"تمہارا رشتہ تو کنفرم ٹوٹا۔"حمزہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔

"خیر ہے۔ ہوتا رہتا ہے۔" امائرہ نے رو دینے والی شکل بنائی تھی۔ ساتھ ہی ایک نظر بھر کر ٹیرس پر کھڑے زید کو دیکھا وہ بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ امائرہ آگے بڑھ گئی تھی اور وہ پیچھے مڑ گیا تھا۔

وہ سارا سامان لان میں رکھ کر گھر کے اندرونی حصے میں آئے تھے۔ "جلدی تیار ہو جاؤ۔ تمہاری ساس تمہیں شاپنگ پر لے جانے آئیں ہیں۔" ممانی نے اسے روک کر ان کے آنے کی وجہ سے آگاہ کیا تھا۔

امائرہ کندھے اچکا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اس کے کمرے کے باہر زید سینے پر ہاتھ باندھے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"تو یہ ہے تمہارا ہز بنڈ ٹوبی۔ ہینڈسم ہے۔" زید نے تبصرہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تھا اور اس کے پہلو سے گزر کر اندر داخل ہو گئی تھی۔زید اس کے پیچھے داخل ہوا تھا۔"کہیں جا رہی ہو تم؟"

"شاپنگ۔"امائرہ نے گہری سانس کھینچ کر جواب دیا تھا۔

زید نے گلا کھنکھارا تھا۔"ناؤ آئی کین سی کہ تمہارے ڈیڈ واقعی کتنے امیر ہیں۔"وہ اسے کسی پرانی بات پر چھیڑ رہا تھا۔

امائرہ نے دو سوٹ نکال کر اس کے سامنے کیے تھے۔"یہ والا پہنوں یا یہ والا۔"امائرہ نے اس کی بات کو مکمل نظر انداز کر دیا تھا۔

"لیفٹ ون۔یہ کلر تمہیں سوٹ کرتا ہے۔"زید مسکرا کر کہتا کمرے سے نکل گیا تھا۔وہ سبز رنگ کا سوٹ تھا امائرہ نے اسے واپس وارڈروب میں رکھا تھا اور دوسرا سوٹ پکڑ کر واشروم میں گھس گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹیرس کے ساتھ کھڑے اس نے امائرہ کو گیٹ سے نکل کر سفید گاڑی کی جانب جاتے دیکھا تھا۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔"ٹرسٹ ایشوز۔"وہ سر جھٹک کر بڑبڑایا تھا۔

انعم تین گھنٹے سے تین سو ڈیزائینرز کے ڈریسز دیکھ چکی تھی لیکن اسے ایک ڈریس بھی پسند نہیں آیا تھا۔وہ ایک کامیاب سیاستدان کی بیوی تھیں شاید اسی وجہ سے ان کے سٹینڈرڈ بھی اتنے اونچے تھے ورنہ امائرہ کو ہر ایک جوڑا خوبصورت لگ رہا تھا۔

امائرہ اور ولی دونوں تھک بھی چکے تھے اور خاصے بیزار بھی ہو گئے تھے۔ولی یونہی ان بھاری بھر کم لٹکے ہوئے جوڑوں کے پاس سے گزرتا ہوا ایک ڈریس کے پاس رکا تھا۔

"اٹس بیوٹیفیل ماما۔"اس نے انعم کی توجہ اس سوٹ کی جانب مبذول کیا تھا۔

"ہاں ہے تو پیارا۔ کیا خیال ہے امائرہ؟" انعم نے غور سے اس جوڑے پر ہوئے کام کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے امائرہ کی رائے طلب کی تھی۔

"جی اچھا ہے۔" امائرہ نے فوراً تصیح کی تھی۔ ولی مسکرا دیا تھا۔ یقیناً وہ بھی تھک چکی تھی۔

شاپنگ مکمل ہونے کے بعد وہ اسی مال کے ریسٹورانٹ میں کھانا کھانے آئے تھے۔ "تو کیا کیا ہابیز ہیں تمہاری امائرہ۔ اپنے بارے میں کچھ بتاؤ ہمیں۔ کیا کرتی ہو؟ کیا پسند ہے؟" انعم نے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی میں فری ہوں اے لیولز کے رزلٹز کا ویٹ کر رہی ہوں۔ اس کے بعد یونیورسٹی ایڈمیشن لینا ہے۔" یہ بس وہ جانتی تھی کہ وہ ان کے ساتھ آکر کتنی بیزار تھی۔

"کون سے سبجیکٹ میں؟" انعم دلچسپی سے پوچھ رہی تھی۔

"میتھس یا اکاؤنٹنگ۔" امائرہ نے بغیر زیادہ سوچے جواب دیا تھا۔

"تم تو بہت ذہین ہو گی اتنے مشکل سبجیکٹس پسند ہیں تمہیں۔" انعم مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں میں ایک ایوریج سٹوڈنٹ ہوں۔" امائرہ نے راست گوئی سے کام لیا تھا۔انعم سے مسکراتے ہوئے سر کو جنبش دی تھی۔

"رائد نے مجھے ایک دفعہ بتایا تھا کہ تم سپورٹس میں بہت اچھی ہو۔" اس بار ولی بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ ذرا وقفہ لے کر بولی تھی۔"جب سڈنی میں تھی اس وقت ٹینس کھیلتی تھی لیکن اب نہیں۔"

"سڈنی سے تم پاکستان آئی تھی رائٹ؟" سوال انعم سے پوچھا تھا۔ان میں سے کوئی بھی امائرہ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا کیونکہ نہ تو وہ امائرہ سے اتنا ملے تھے اور جو ملاقاتیں ہوئی بھی تھیں ان میں بھی کبھی امائرہ سے تفصیلی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔

"نہیں میں ماما کے پاس گئی تھی۔ کینڈا۔" ویٹر نے کھانا ٹیبل پر رکھا تھا۔ان کی توجہ امائرہ سے ہٹ چکی تھی۔امائرہ تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی۔اسے اپنا خوفناک بچپن یاد کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

انعم کا فون بجا تھا۔فون پر بات کرنے کے بعد وہ ولی سے مخاطب ہوئی تھی۔ "تمہارے بابا کی کال آئی ہے۔ کسی دعوت پر جانا ہے ان کے ساتھ۔ تم امائرہ کو ڈراپ کر دینا۔"

ولی نے سر ہلا کر ان کی تائید کی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا بیٹا۔ بائے۔" انہوں نے امائرہ کو ساتھ لگایا تھا اور چلی گئیں تھیں۔

ولی نے بل پے کیا تھا۔"امائرہ کین یو ویٹ فار آوائل۔آئی ول کم بیک ان ٹو منٹس۔"ولی کہہ کر اٹھا تھا۔

امائرہ نے محض سر ہلا دیا تھا۔ولی جا چکا تھا اور عین دس منٹ بعد واپس آیا تھا۔"سوری تمہیں ویٹ کرنا پڑا۔چلیں۔"اس نے مسکرا کر رسمی انداز میں معذرت کی تھی۔

"اٹس اوکے۔"امائرہ رسمی انداز میں مسکرادی تھی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی ولی نے جیب سے ایک نیلی ڈبی نکالی تھی۔"آئی نو امائرہ۔ہماری شادی میں کچھ سپیشل نہیں ہے۔آئی مین وہ لو فیکٹر وغیرہ نہیں ہے۔لیکن ہم ایک ساتھ نئے رشتے کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔اور میں چاہتا ہوں کہ یہ ہم دونوں کے لیے اہم ہو اور خاص ہو اور یادگار بھی۔سو۔۔۔۔۔"اس نے وہ ہیرے سے بنی انگوٹھی امائرہ کی جانب بڑھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کا دماغ ایک ہی جگہ اٹکا ہوا تھا۔اس نے اپنی سوچ جھٹک کر ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ولی نے اسے انگوٹھی پہنادی تھی۔امائرہ مسکرائی تھی۔" تھینکس۔"وہ مزید کچھ نہیں کہہ سکی تھی۔دل کی دھڑکن اتھل پتھل ہو چکی تھی اور سارا راستہ اس نے ایک دفعہ بھی گردن موڑ کر ولی کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

ولی اسے گھر ڈراپ کر کے چلا گیا تھا۔امائرہ اب تک اس رشتے کو لے کر سنجیدہ نہیں تھی لیکن آج پہلی دفعہ اسے اچھا لگ رہا تھا۔اسے شاہزیب کی بات پر یقین آیا تھا کہ ولی اس کے لیے ایک اچھا انتخاب ہے۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡

ولی سویا ہوا تھا جب اس کا الارم بجا تھا۔اس نے اٹھ کر الارم بند کیا تھا اور وقت دیکھا تھا۔آج اسے میٹنگ میں جانا تھا۔ڈارک بلیو ڈریس پینٹ،وائٹ شرٹ کے اوپری

دو بٹن کھلے ہوئے، گردن میں لٹکتی چین،ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ کلون چھڑکا رہا تھا۔

ولی پورے وقت تک جہانزیب کے آفیس پہنچا تھا۔وہ چلتا ہوا جہانزیب صاحب کے سیکرٹری کے پاس آیا تھا۔"سب آ گئے؟"

"یس سر اور سر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔"اس نے پیشہ ورانہ انداز میں جواب دیا تھا۔

اس نے پورے اعتماد کے ساتھ اپنا بزنس ماڈل پیش کیا تھا۔جہانزیب اس سے ہمیشہ کی طرح متاثر ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

سب بیٹھے آپس میں ڈسکشن کر رہے تھے اور ولی بیٹھا سوچ رہا تھا کہ دس منٹ تک یہ سب کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر اس ماڈل کو ریجیکٹ کر دیں گے۔کمی اس کے ماڈل میں نہیں تھی۔بلکہ یہ سب لوگ پیشہ ور بزنس مین تھے۔ان کا تعلق ایک ایسی کلاس

سے تھا جن کو ایک عام آدمی کی مشکلات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔اور نہ ہی ان کے مطابق یہ ان کا سر درد تھا۔شاید ان کا اس دنیا میں آنے کا مقصد پیسہ اور بہت سارا پیسہ کمانا تھا۔پیسہ ایک ایسی چیز تھی جتنا ملتا تھا اس کا لالچ اور بڑھتا جاتا تھا اور یہ سب لوگ بھی اسی لالچ کے مریض تھے۔

"بیٹا آپ کی پیشکش بہت اچھی ہے لیکن اس لوکیشن کے حساب سے کوئی کمپنی یا فیکٹری بنانا مناسب نہیں۔"ایک ساٹھ پینسٹھ سالہ آدمی جس کے سارے بال اور داڑھی سفید ہو چکی تھی بولا تھا۔

ایک ایک کر کے ان سب نے اپنا موقف پیش کیا تھا جو ولی کے ماڈل سے بالکل مختلف تھا۔میٹنگ ختم ہو چکی تھی۔سب اٹھ کر جا چکے تھے۔صرف ولی اور جہانزیب صاحب وہاں موجود تھے۔

جہانزیب صاحب مسکرائے تھے۔بدلے میں ولی بھی مسکرادیا تھا۔تھکان بھری مسکراہٹ۔

"نیکسٹ ٹائم زیادہ اچھی تیاری کے ساتھ آنا۔"

"میں نے آلریڈی سوچ لیا تھا کہ میں یہاں انویسٹ نہیں کروں گا۔میں آپ کی بلوچستان والی زمین پر انویسٹمنٹ کروں گا۔"ولی سنجیدہ انداز میں گویا ہوا تھا۔

"اور آپ کو کس نے کہا ہے میں وہ زمین آپ کو دے دوں گا۔"جہانزیب نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولی نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔"آپ کی وراثت میں حق بنتا ہے اور آپ جیسے مالدار آدمی کو کیا بابا۔"

جہانزیب صاحب اٹھے تھے۔"وہ ہماری خاندانی زمین ہے بیٹا۔اس میں تمہارے چاچو اور دونوں پھوپھو کا بھی حصہ ہے۔اس لیے فائنڈ این ادر وے۔"

ولی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔جہانزیب میٹنگ روم سے جا چکے تھے۔اب وہ اکیلا تھا۔"ڈونٹ گو اپ ولی جہانزیب۔ابھی تو شروعات ہے۔"وہ اپنے آپ سے مخاطب ہوا تھا۔ساتھ ہی چاچو کے نام پر کال ملائی تھی۔"ہیلو چاچو وہ آپ کی زمین ہے نہ بلوچستان والی۔۔۔۔۔۔"بات کرتا کرتا وہ کیبن سے نکل گیا تھا۔

✡✡✡✡

سفید رنگ سے مزین دیواریں جن پر مختلف اقسام کی تصاویر اور پینٹنگز آویزاں تھیں۔ایک کرسی،درمیان میں شیشے کی میز جس پر تازہ پھولوں سے بھرا گلدان پڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک صوفہ تھا جو بہت کمفرٹیبل تھا۔اس کمرے کی ایک دیوار میں بڑی سی کھڑکی تھی۔جس سے دھوپ کی کرنیں کمرے میں پڑ رہی تھیں۔

امائرہ صوفے پر براجمان سامنے دیوار پر لگی تصویر دیکھ رہی تھی۔ایک فیملی کی تصویر۔جس میں ایک ماں تھی ایک باپ اور ایک بچہ اور بچی۔وہ سب مسکرا رہے تھے۔

ڈاکٹر عائشہ اس کے سامنے بیٹھیں ڈائری کھول رہی تھی۔"کیسی ہو امائرہ؟"اس نے خوشگوار انداز میں پوچھا تھا۔

"ٹھیک۔"امائرہ اس کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

"لاسٹ ویک کیوں نہیں آئی؟"ڈاکٹر عائشہ نے دوستانہ انداز میں پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مصروف تھی۔"امائرہ سے لمبی لمبی باتیں کروانا آسان نہیں تھا۔نہ تو وہ تمہیدیں باندھتی تھی نہ ہی باتوں کو کھینچتی تھی۔

ڈاکٹر عائشہ مسکرائیں تھیں۔ان کی نظر امائرہ کے ہاتھ میں پہنی ہوئی ہیرے کی انگوٹھی پر پڑیں تھیں۔"تمہاری منگنی ہو گئی اور تم نے مجھے انوائیٹ نہیں کیا۔" وہ مصنوعی نروٹھے پن سے بولیں تھیں۔

"منگنی نہیں ہے۔نکاح ہے اس ویک اینڈ پر اور میں آپ کو انوٹیشن کارڈ خود دینے آؤں گی۔"امائرہ کا انداز سادہ سا تھا اس کے تاثر سے یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ وہ خوش ہے یا غمگیں۔

"لگتا ہے کافی ایکسائیٹڈ ہو۔"ڈاکٹر عائشہ نے اسے چھیڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی بات نہیں۔لاسٹ ویک ڈیڈ نے مجھ سے بات کی تھی میں نے منع کر دیا لیکن اگلے دن ان کی طبیعت خراب ہو گئی۔میں جتنا چاہوں لیکن وہ واحد شخص ہیں جنہیں میں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی اس لیے میں نے ہاں کہہ دی۔"امائرہ بولی تو

اس کے دونوں ہاتھ گود میں تھے اور چہرے کے تاثرات میں ایک گھبراہٹ واضح تھی۔

"کیا کرتے ہیں تمہارے فیوچر ہز بنڈ۔آئی مین تھوڑا بتاؤان کے بارے میں۔"عائشہ نے معمول کے مطابق اس گفتگو کو کھینچا چاہا تھا۔

امائرہ نے آس پاس نظریں گھمائیں تھیں۔"میں اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی۔ڈیڈ کا بھتیجا ہے۔ایک دو سال پہلے اس کی گریجوایشن ہوئی تھی۔اب کیا کرتا ہے مجھے آئیڈیا نہیں۔"امائرہ نے ماتھے پر آتے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں خطروں کے کھلاڑی کا اوڈیشن دینا چاہیے۔"ڈاکٹر عائشہ مسکرا کر بولی تھی۔"آئی وش تم خوش رہو۔میں تمہارے لیے دعا کروں گی اور تم بھی کوشش کرنا۔"

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔نصیحت کرنا آسان ہے اور اس پر عمل کرنا اتنا ہی مشکل۔

اس کے بعد ان کی لمبی بات چیت ہوئی تھی۔وہ پچھلے کئی سالوں سے عائشہ کے پاس آرہی تھی۔اس سے ملنے کے بعد امائرہ میں بہت سی تبدیلیاں آئی تھیں۔وہ ہر مہینے میں ایک یا دو دفعہ ضرور ان سے سیشن لیتی تھی۔عائشہ ہمیشہ اسے سنتی تھی اور اس کی بات سن کر اسے مشورہ دیا کرتی تھی۔

✡✡✡✡

کشادہ اور ہوادار کمرا جس کی ایک دیوار پر بڑی سی پینٹنگ آویزاں تھی اور دوسری دیوار پر بڑا سا شیشے کا سلائیڈنگ ڈور لگا ہوا تھا جس کا دروازہ ساتھ بالکنی میں کھلتا تھا اور نیچے بیک یارڈ کو خوبصورت نظارا دیکھنے کو ملتا تھا۔کمرے کی ایک طرف صوفے اور ٹیبل رکھے گئے تھے اور دوسری طرف ایک سٹڈی ٹیبل،رولنگ چیئر اور ٹیبل کے پار دو کرسیاں رکھی گئی تھی۔کمرہ بلاشبہ بے حد خوبصورت تھا۔شاہزیب گول گول چشمے لگائے رولنگ چیئر پر بیٹھے ایک فائل پر نظریں جھکائے بیٹھے تھے جو کل

رات انہیں ولی نے دی تھی۔یہ اس کا وہی پراجیکٹ تھا جو وہ سارے بزنس مین ریجیکٹ کر چکے تھے۔

رائد نے دروازے پر دستک دی تھی۔شاہزیب نے سر اٹھا کر رائد کو دیکھ کر اسے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔

رائد کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھا تھا۔"ماما کی کال آئی تھی۔"وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا اس لیے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے اور آنکھیں آدھی بند تھیں۔

"تم نے اسے کچھ بتایا تو نہیں؟"شاہزیب نے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

رائد نے گردن نفی میں ہلائی تھی۔"لیکن آپ کب تک ان سے یہ بات چھپائیں گے۔کوئی نہ کوئی تو انہیں بتا ہی دے گا۔"رائد نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی تھی۔

"میں نہیں چاہتا وہ کوئی بھی مسئلہ کھڑا کرے۔تم جانتے ہو وہ امائرہ کو پسند نہیں کرتی۔وہ کبھی نہیں چاہے گی کہ امائرہ اور ولی کا رشتہ جڑے۔"شاہزیب نے فائل میز پر رکھ دی تھی۔

رائد نے سر ہلایا تھا۔"یو آر رائٹ۔"وہ ان کی بات سے متفق تھا۔امائرہ اور عنیزہ کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں رہے تھے اور اس بات سے وہ دونوں خوب واقف تھے۔۔

"تم بتاؤ کیا سوچا ہے۔میری کمپنی جوائن کر رہے ہو یا ابھی بریک اپ کا دکھ منانا ہے ۔"شاہزیب نے موضوع بدلا تھا۔

رائد کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔"آپ کو کیسے۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"تمہیں لگتا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد سے انجان ہوتے ہیں۔ماں باپ کو سب پتہ ہوتا ہے وہ بس خاموش رہتے ہیں اور انتظار کرتے ہیں کہ کب ان کی اولاد خود ان کے پاس آکر انہیں اپنا مسئلہ بتائے۔" شاہزیب نرمی سے کہہ رہے تھے۔

رائد اداسی سے مسکرایا تھا۔"آئی نو آپ کو امائرہ نے بتایا ہو گا۔ خیر آپ کی یہ سکس سینس امائرہ کے حوالے سے کیا کہتی ہے کیونکہ مجھے تو بالکل اچھی وائبز نہیں آرہیں ۔وہ اور ولی بہت مختلف ہیں ایک دوسرے سے۔"

"سچ کہوں تو امائرہ کے بارے میں میری تمام فلاسفیز دھری کی دھری رہ جاتی ہیں وہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ آؤٹ آف دی باکس کر دیتی ہے جو میں نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا ہوتا۔ سمجھایا تو ہے اس کی ماں سے بھی کہا تھا۔ لیٹس سی کیا ہوتا ہے۔" شاہزیب نے سرد آہ بھری تھی۔

"آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے بابا؟" رائد نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"رائد میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔زندگی اب غیر یقین سی ہوتی جا رہی ہے اور میں اسے لے کر ہمیشہ بے چین رہتا ہوں۔میں اس کا فیوچر سکیور کرنا چاہتا ہوں اور ولی اس کے لیے بہترین چوائس ہے۔مجھے امائرہ پر نہ سہی ولی پر پورا بھروسہ ہے۔وہ امائرہ کو سنبھال لے گا۔تم اور حنان اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہو لیکن اس کے پر بہت پہلے ہی کٹ چکے ہیں۔اسے پرواز کے لیے سہارے کی ضرورت ہے اور میں باپ ہونے ناطے اس کی ہر ضرورت پوری کرنے کا پابند ہوں۔"شاہزیب یاسیت سے کہہ رہے تھے۔

"بابا بچپن کی بات اور تھی ہم بچے تھے انجانے میں اسے بہت تکلیف دی لیکن اب نہیں۔وہ میری بہن ہے اور میں ہمیشہ اس کا خیال رکھوں گا۔"رائد کے لہجے میں ندامت تھی۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟؟ ولی تمہارا ایج فیلو ہے لیکن دو سال سے وہ ترقی کی منزلیں طے کرتا جا رہا ہے۔" شاہزیب نے بات کا رخ موڑا تھا۔

"ہی از آبیسٹ۔ بہت پیشن ہے اس میں۔ میں سوچتا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔ کوشش کروں گا کہ آپ کی کمپنی جوائن کر لوں۔ لیکن آپ کو مجھ گائڈ کرنا پڑے گا۔" رائد مسکرا کر کہتا اٹھ گیا تھا۔

"ڈن۔" شاہزیب نے سر کو جنبش دی تھی۔

✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ آج ان کی دوسری خالہ فائزہ بھی اپنی دونوں بیٹیوں سمیت آ گئی تھیں جو کہ اوکاڑہ رہتی تھیں۔ ان کے آنے کا قطعاً مقصد امائرہ کا نکاح نہیں تھا وہ سارہ کی وجہ سے آئی تھیں کیونکہ وہ سال میں ایک دو بار ہی پاکستان آتی تھی۔

فائزہ، سارہ، یاسمین اور اس کی دونوں بیٹیوں نے مل کر امائرہ کو گھیرا ہوا تھا۔ درمیان میں ڈھولک رکھے وہ گانے گا رہیں تھیں۔امائرہ کے سر پر پیلے رنگ کا دوپٹا رکھا ہوا تھا۔امائرہ تھکی ہوئی تھی لیکن وہ انہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی اس لیے چپ چاپ وہیں منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔

حمزہ ابھی ابھی اکیڈمی سے واپس آیا تھا۔کپڑے تبدیل کر کے نیچے لاؤنج میں آیا تھا۔"اسلام علیکم خالہ۔"وہ فائزہ سے مل کر ان کے پاس بیٹھا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔کہاں سے آرہے ہو اتنی رات کو؟"فائزہ نے یونہی استفسار کیا تھا۔

"کلب۔"اس نے امائرہ کی طرف دیکھا تھا جو جینز شرٹ کے ساتھ سر پر دوپٹا ٹکائے بے چاری شکل بنائے ان کے درمیان بیٹھی تھی۔حمزہ اسے دیکھ کر ہنسا تھا۔

"کون سے کلب؟"ارم نے فوراً پوچھا تھا۔

"نائٹ کلب۔"حمزہ اطمینان سے بولا تھا۔

ارم برا مناگئی تھی۔امائرہ کی ہنسی چھوٹی تھی۔حمزہ بھی کھل کے ہنسا تھااور باقی سب ان دونوں کا منہ دیکھ رہے تھے "حمزہ ایک گانا ہی سنا دو۔" فائزہ اس سے مخاطب ہوئیں تھیں۔

"پھوپھو گا تو میں دوں گا لیکن سٹام پیپر پر لکھ کر دے دیں کہ آپ یہ گھر چھوڑ کر باہر نہیں بھاگیں گی کیونکہ میری ڈوریمون والے جیان سے بھی بری آواز ہے۔" حمزہ کا انداز بے حد سنجیدہ تھا لیکن آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

امائرہ نے وہ دوپٹہ اتار کر نیچے رکھا تھا۔"مجھے نیند آرہی ہے اور میں سونے جارہی ہوں۔آپ سب لوگوں کو جو کرنا ہے کریں۔میں دو دون سے نہیں سوئی۔" امائرہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

"عجیب لڑکی ہے۔" فائزہ بڑبڑائی تھی۔سارہ نے بے اختیار پہلو بدلا تھا۔

"پھپھو ارم گانا گاتی ہے نہ۔" حمزہ نے اسے چھیڑا تھا تاکہ ان کی توجہ امائرہ سے ہٹ جائے۔

امائرہ کاؤچ پر پر سکون لیٹی بڑی سی ایل ای ڈی پر کوئی ایکشن سیریز دیکھ رہی تھی جو اس نے آج ہی دریافت کی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"کون؟" امائرہ نے وہیں لیٹے لیٹے پوچھا تھا۔

"میں ارم۔"

امائرہ بیزاری سے اٹھی تھی اور دروازہ کھولا تھا۔ "میں آج تمہارے کمرے میں سو جاؤں؟؟؟"

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔ ارم اس کے پہلو سے ہو کر کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔ امائرہ نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنا ڈریس نہیں دکھایا نکاح کا۔"

"میرے پاس نہیں ہے ابھی۔" امائرہ نے خشک انداز میں جواب دیا تھا۔

"پکچر؟؟"

امائرہ نے فون میں سے ایک تصویر کھول کر فون اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔

"بہت پیارا ہے یار کون سے ڈیزائنر کا ہے۔ ویسے بھی تمہارے ڈیڈ اتنے امیر ہیں بہت مہنگا ہو گا۔" وہ حسد سے کہہ رہی تھی یا پھر رشک سے امائرہ کو کون سا فرق پڑتا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کی کبھی نہ ان دو بہنوں سے بنی تھی نہ ہی زاہد ماموں کے بچوں سے۔ وہ ان کے ساتھ ریزروڈ سی ہی رہتی تھی۔

"ویسے بہت ایکسائٹڈ ہو گی تم؟" جب امائرہ کچھ نہ بولی تو وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

امائرہ نے گردن دائیں بائیں ہلائی تھی۔اس کی توجہ سامنے سکرین پر تھیں جہاں کوئی انٹینس سین چل رہا تھا۔

"اف امائرہ تم اتنی بورنگ کیوں ہو؟ تمہارا نکاح ہے کل کچھ تو فیل ہونا چاہیے تمہیں۔ کوئی ایکسائٹمنٹ یا نروس نیس۔ لیکن تم عجیب بیزار اپنے آپ کو ایک کمرے میں بند کر کے بیٹھی ہوئی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"میں ایسی ہی ہوں اور تم سونے آئی تھی تو وہ میرا بیڈ ہے۔مجھے ڈسٹرب مت کرو۔" وہ جو اپنے سگے ماں باپ کو نہیں بخشتی تھی وہ انہیں معاف کرے گی۔اس کے ہاتھ سے اپنا فون کھینچتی وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔

ارم منہ بنا کر اٹھ گئی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ "اکڑو۔" وہ زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔

امائرہ اس سے بے نیاز ہو کر سامنے سکرین کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔اسے آج رات اس سیزن کو ختم کرنا تھا۔

✡✡✡✡

نکاح میں ایک دن رہ گیا تھا۔امائرہ صبح چھے بجے سوئی تھی اور اب گیارہ بجے اٹھی تھی۔وہ کچھ کھانے پینے کی نیت سے کچن میں آئی تھی جب اس کی نظر شیلف کے ساتھ کھڑے زید اور ارم پر پڑی تھی۔زید اس سے کچھ کہہ رہا تھا اور ارم مسکرا رہی تھی۔

امائرہ نے گلا کھنکھارا تھا۔ارم نادم سی ہو کر فوراً وہاں سے چلتی بنی تھی۔زید ڈھیٹوں کی طرح وہیں کھڑا رہا تھا۔

"کوئی شرم،لحاظ یا غیرت ہے تمہارے اندر۔"امائرہ نے کوفت سے کہتے ہوئے فریج کھول کر اندر جھانکا تھا۔

"تمہارے لیے پاکستان آیا تھا تم نہ سہی کسی کے ساتھ تو سیٹنگ کر ہی سکتا ہوں۔"

اس نے امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ دبائی تھی۔

"کتنی گرل فرینڈز ہیں تمہاری ٹوٹل۔" امائرہ نے کیبن میں کچھ ٹٹولتے ہوئے اس سے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔ میں سدھر چکا ہوں۔ تمہیں پتہ ہونا چاہیے ۔" زید برا مان گیا تھا۔

امائرہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔ "نانو کہتی ہیں کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی۔" امائرہ آنکھیں سکیڑ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"تو وہ کتے کے بارے میں کہتی ہیں مجھے کیوں سنا رہی ہو؟ کیا تمہیں میرے اور جانوروں کے درمیان کچھ کامن نظر آتا ہے۔" زید نے یقین دہانی کرنا چاہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اس کا پنجابی اور اردوں محاروں کی سمجھ بوجھ سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں تھا۔

امائرہ نے ہٹ دھرمی سے اپنا سر زور زور سے اثبات میں ہلایا تھا۔زید اس کا منہ دیکھتا رہ گیا تھا۔"تیار ہو میرے نکاح پر بھنگڑا ڈالنے کے لیے؟"امائرہ کو اب چائے کی طلب محسوس ہو رہی تھی سو اب وہ چائے کے لیے کوئی برتن ڈھونڈ رہی تھی۔مہمان آنے کی وجہ سے کچن کی ہر چیز اتھل پتھل ہو جاتی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میرا دماغ خراب ہے؟"زی نے اسے گھورتے ہوئے اس کے ہاتھ سے برتن پکڑ کر چولہے پر رکھا تھا۔

"مطلب؟"امائرہ نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں تم بہت بڑی غلطی کرنے جا رہی ہو اور میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔دو تین دنوں میں فلائٹ لے کر واپس جا رہا ہوں اور میں

واقعی یہاں تمہارے لیے آیا تھا۔"اس کا انداز سنجیدہ تھا۔اس نے فریج سے دودھ نکال کر برتن میں انڈھیلا تھا۔

امائرہ پر سکون سی شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو کر اسے چائے بناتے ہوئے دیکھنے لگی تھی۔امائرہ کو اس کے ہاتھ کی چائے بہت پسند تھی اور اس بات سے وہ خوب واقف تھا۔

پانچ منٹ بعد وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے تھے جہاں ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔حلیمہ بیگم،یاسمین،فائزہ اور سارہ بیٹھی کسی اہم موضوع پر گفتگو کر رہی تھیں۔طاہر آفیس گئے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیفین صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی۔"زید نے اسے مزے سے چائے پیتا دیکھ کر تبصرہ کیا تھا۔

"نکوٹین بھی۔"امائرہ مطمئن انداز میں بولی تھی۔

زید چونکا تھا۔اس نے سر اٹھا کر امائرہ کی جانب دیکھا تھا۔"تمہیں۔۔۔۔کیسے ۔۔۔۔پتہ؟"

امائرہ نے گہری سانس لی تھی۔"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"امائرہ اسے بغور دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"تم مجھے لیکچر یا کوئی پیس آف ایڈوائس نہیں دو گی؟"کچھ دیر جب امائرہ کچھ نہ بولی تو زید نے پوچھا۔

امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔"میں بھی اپنی زندگی برباد کر رہی ہوں۔تم بھی کر رہے ہو۔جب میں کسی کی نصیحت نہیں مان سکتی تو کسی کو کیسے کہوں۔"وہ اس کا کئی سال پہلے کہا گیا جملہ اسے واپس سنا رہی تھی۔

"ٹروایکچوئلی۔"زید یاسیت سے بولا تھا۔آنکھوں میں ویرانی سی پھیل گئی تھی۔

"تم ڈپریسڈ ہو؟"اب کی بار امائرہ کی آواز میں فکر مندی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شاید۔" زید نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے تھے۔

"کیوں؟" امائرہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔

تمہیں پتہ ہے سارہ آنٹی اور ڈیڈ کا پورا فوکس شایان اور عنایا پر ہوتا ہے۔ان کے پاس اتنا وقت ہوتا ہی نہیں کہ میرے بارے میں سوچیں، فکر کریں۔اب تو ڈیڈ نے مجھے ڈانٹنا بھی چھوڑ دیا ہے۔میں جب مرضی گھر آؤں وہ کچھ نہیں کہتے۔ان کی فیملی ایکویشن میں میں کہیں نہیں ہوں۔میں نے بہت دفعہ اس چیز کو ایکسپٹ کرنے کی کوشش کی ہے کہ اب میں ایڈلٹ ہوں اور مجھے ان چیزوں کے بارے میں بادر نہیں کرنا چاہیے لیکن کہیں نہ کہیں وہ سب دماغ میں رہ جاتی ہیں۔" اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی اور لہجے میں کرب۔

امائرہ اسے دیکھتے ہوئے اداس سا مسکرائی تھی۔ کبھی کبھی امائرہ کو وہ اپنی پرچھائی لگتا تھا۔وہ دونوں اوپر سے بہت مظبوط بنتے تھے لیکن اندر سے وہ دونوں ٹوٹ پھوٹ کا

شکار تھے۔"آئی نو یو آر رائٹ ہم ٹوٹی ہوئی شادیوں والے بچوں کو کوئی ہیل نہیں کر سکتا کیونکہ جو زخم ماں باپ دیتے ہیں ان کا مرہم دنیا سے نہیں مل سکتا۔کچھ چیزوں پر ہمارا اختیار نہیں ہے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔"

"چھوڑو ان باتوں کو کہیں باہر کھانا ہی کھلا دو۔مزید گھر کے پراٹھے نہیں کھا سکتا۔"اب کی بار اس کا انداز مکمل غیر سنجیدہ تھا۔

"چلو چلتے ہیں۔"امائرہ بھی بور ہو رہی تھی اور اسے زید کا مشورہ بھی اچھا لگ رہا تھا ۔حمزہ اکیڈمی گیا ہوا تھا ورنہ وہ اسے بھی ساتھ لے جاتی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ طاہر کی گاڑی لے کر نکلی تھی اور وہ اچانک چلتی چلتی راستے میں رک گئی تھی۔امائرہ نے اسے سٹارٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں ہو رہی تھی۔

وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے تھے۔"مکینک کو کال کرنی پڑے گی۔"امائرہ کمر پر ہاتھ رکھے خود سے بڑبڑائی تھی۔

"میرے ہوتے ہوئے تمہیں مکینک کی ضرورت پڑے گی۔" زید نے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبائی تھی۔اپنی جیکٹ اتار کر امائرہ کی جانب بڑھائی جو امائرہ نے تھا م لی تھی۔

اب وہ کہنیاں فولڈ کر کے گاڑی کا بونٹ کھول رہا تھا۔وہ بہت دھیان سے ایک ایک چیز کا جائزہ لے رہا تھا اچانک کسی چیز کی طلب محسوس ہوئی تھی۔وہ امائرہ کی جانب پلٹا تھا۔اپنی جیکٹ کی جیب سے لائٹر اور سگریٹ نکالا۔سگریٹ جلایا اور واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"میں مزید اس سڑک پر نہیں کھڑی ہو سکتی ہوں۔" امائرہ دس منٹ کے انتظار کے بعد تپ کر بولی تھی کیونکہ سڑک پر آتا جاتا ہر شخص اسے گھور رہا تھا۔

"ویٹ۔" زید غور سے تاروں کو تاروں سے جوڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کی نظر سامنے سے آتی ہوئی بڑی سی سفید رنگ کی گاڑی پر پڑی تھی۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک شناسا چہرہ نظر آیا تھا۔امائرہ نے فوراً اپنا رخ موڑا تھا لیکن اس گاڑی کی رفتار ان کے پاس آکر کم ہو گئی تھی۔امائرہ کو واپس پلٹنا پڑا تھا۔

ولی نے سائیڈ مرر نیچے کیا تھا۔"واٹ ہیپنڈ؟"

زید نے بونٹ بند کر کے پیچھے دیکھا تھا۔"اٹس فکسڈ۔"اس کے گھنگریالے بال ماتھے پر پھیلے ہوئے تھے۔

"گاڑی خراب ہو گئی تھی۔"امائرہ نے زید کو گھورتے ہوئے جواب دیا تھا جو دنیا سے بے نیاز سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟"ولی نے سوال کیا تھا۔

"زید۔۔۔ماما کے سیکنڈ ہز بنڈ کا بیٹا۔"امائرہ نے جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈراپ کر دوں۔ کہاں جانا ہے؟" وہ سنجیدہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

زید نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اگنیشن میں چابی گھمائی تھی۔ گاڑی سٹارٹ ہو گئی تھی۔

امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔ "نہیں۔ تھینکس۔" وہ خود نہیں جانتی تھی وہ کیوں اس کے سامنے اتنی کنفیوژ ہو رہی تھی۔

"اوکے ٹیک کیئر۔" ولی کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔ امائرہ نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے زی سے سگریٹ نوچ کر پرے پھینکا تھا۔ "گیٹ اپ۔" اس کا انداز سپاٹ تھا۔

زی چپ چاپ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔ "کیا سوچ رہی ہو؟" اس کا انداز عام سا تھا۔

"نتھنگ۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

"تمہارے پاس ٹائم ہے تم اپنے ڈیڈ سے ابھی بھی بات کر سکتی ہو۔"زید جیسے اسے کچھ جتا رہا تھا۔

"تم نے مزید مجھ سے اس بارے میں کوئی بات کی۔میں نے تمہیں یہیں اتار دینا بغیر اس بات کا لحاظ کیے کہ تمہارے پاس ایک پاکستانی روپیہ نہیں۔"

"تمہیں کیسے پتہ کہ میرے پاس پاکستانی پیسے نہیں ہیں۔"زید نے اپنا پورا رخ موڑ کر اسے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے مزید کوئی جواب نہیں دیا تھا۔اس کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

"تمہیں میرے دادا کا ایڈریس معلوم ہے نہ۔ان سے ملنے جانا ہے ڈیڈ نے کہا ہے۔"زید کچھ لمحے یونہی خاموش رہنے کے بعد بولا تھا۔

امائرہ نے محض سر ہلا دیا تھا۔زید جانتا تھا اب وہ کوئی بات نہیں کرے گی سو وہ بھی اپنے فون کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

انہوں نے اکٹھے ناشتہ کیا تھا اور اس کے بعد امائرہ اسے سیدھا اس کے دادا کے گھر لے آئی تھی۔"میں یہاں ویٹ کرتی ہوں۔تم جاؤ مل لو۔"

"میں اکیلا جاؤں گا؟نیور۔شاباش اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔"زید کا انداز تحکمانہ تھا۔

امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔"یار مجھے نہیں ملنا ان سے۔عجیب عجیب باتیں پوچھتے ہیں یہ سارے رشتہ دار۔"امائرہ نے صاف صاف منع کیا تھا۔

"میں ہوں نہ۔میں جواب دے لوں گا۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں ان سب چیزوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں امائرہ۔"زید اطمینان سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کو اس کی بات ماننی پڑی تھی۔اسے یقین تھا کہ زید نے کہا ہے کہ وہ جواب دے لے گا تو وہ جواب دے لے گا۔ان دونوں کی بہت سی بہت مشترک عادات میں ان کی ایک عادت یہ بھی تھی کہ ہ دونوں بہت سٹریٹ فارورڈ تھے اور کسی کو الٹا سیدھا جواب دینے سے پہلے زیادہ نہیں سوچتے تھے۔

سارہ کی دوسری شادی اس کے چچازاد بیٹے یاسر سے ہوئی تھی۔ان کی پوری فیملی پاکستان میں ہی رہتی تھی اور وہ سب اکثر بیگ ہاؤس ان سے ملنے آتے رہتے تھے۔ اس لیے وہ امائرہ کو بہت سے حوالوں سے جانتے تھے۔

زید کے دادا دادی بہت گرمجوشی سے اس سے ملے تھے۔اس کی چچی نے اس کے سامنے طرح طرح کے لوازمات پیش کیے تھے جسے اس نے بس دیکھا تھا کیونکہ اس کا پیٹ پہلے سے بھرا ہوا تھا۔

"سارہ کیوں نہیں آئی؟" دادی نے سوال کیا تھا۔

"دادو وہ نکاح کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ایک دو دن میں آئیں گی۔"زید نے جواب دیا تھا۔

"اچھا چھا۔"دادی نے سر ہلا کر امائرہ کو دیکھا تھا۔"تمہارے تایا کا بیٹا ہے سنا ہے ۔بڑے اونچے گھر کا ہے۔ہے تو تمہارا باپ بھی کسی سے کم نہیں۔"دادی اپنے مخصوص تفتیشی انداز میں امائرہ سے مخاطب ہوئی تھیں۔

امائرہ کو سمجھ نہیں آیا تھا یہ سوال تھا کہ جواب۔اس نے زید کو گھورا تھا جواب امائرہ کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے اسی عمر میں لڑکیوں کا فرض پورا کر دینا چاہیے۔"چچی نے تبصرہ کیا تھا۔

"ہاں تو آپ بھی عینی کا فرض پورا کر دیں۔ بڑی ہو گئی ہے۔" زید مطمئن انداز میں کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا تھا۔ وہاں موجود تمام نفوس ایکدم چونکے تھے۔ امائرہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا لیکن وہ بے حد پر سکون تھا۔

"ابھی تو وہ پڑھ رہی ہے۔" چچی نے مسکراتے ہوئے بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی۔

"مزاق کر رہا تھا آنٹی۔" زید مسکرایا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد آخر کار زید کو اندازہ ہوا تھا کہ امائرہ اکتا چکی تھی تو وہ ان کو خیر آباد کہتا ہوا اٹھ گیا تھا۔ "سوچ رہا ہوں۔ پاکستان شفٹ ہو جاؤں۔ ماں باپ کا نہ سہی دادا دادی کا پیار تو ملے گا۔"

امائرہ نے گردن کا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔ "جہاں ہو وہیں ٹھیک ہو۔ ایک دن کے لیے سب پیار دکھا سکتے ہیں۔ میں بھی جب نئی نئی پاکستان آئی تھی تو میری بھی

www.novelsclubb.com

اتنی ہی قدر تھی۔اب کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا امائرہ زندہ ہے یا نہیں۔خیر تم نے عینی کا ذکر کیوں کیا؟"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

"کیونکہ پچھلے ایک سال سے ڈیڈ مجھے یہ تاثر دے رہے ہیں کہ انہیں میری شادی اپنے بھائی کے گھر کرنی ہے سو میں اپنے آپ کو وقت پر تیار کر لوں۔خود جتنی مرضی عیاشیاں کریں لیکن اولاد کی دفعہ انہیں اپنے بہن بھائیوں کے رشتے نبھانے یاد آجاتے ہیں۔ڈبل سٹینڈرڈز۔" تلخی سے کہہ کر زید نے سر جھٹکا تھا۔

"تو کر لو مسئلہ کیا ہے۔اچھی لڑکی ہے وہ۔"امائرہ نے کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہر کوئی تمہاری طرح نہیں ہوتا نہ۔"زید جتانے والے انداز میں بولا تھا۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔"اب اس کا کیا مطلب تھا؟"

"تابعدار اولاد۔" زید جھک کر بولا تھا۔ "تمہیں کچھ کہنا افورڈ کر سکتا ہوں۔ تمہیں تو پتہ ہے میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔" وہ شرارتی انداز میں کہہ کر وہ ہنسا تھا۔ امائرہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی۔

✡✡✡✡

یاسمین امائرہ کے ساتھ سیلون آئی تھی۔ سفید رنگ کے لہنگا چولی میں ملبوس، سر پر دوپٹہ ٹکائے، آدھے بالوں کو آگے گرائے، لائٹ سا میک اپ، بھاری جھمکے اور ماتھا پٹی، گلے میں باریک سا نیکلیس اور کلائیوں میں کڑھے پہنے وہ بہت خوبصورت لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اللہ بری نظر سے بچائیں۔" یاسمین اسے دیکھتے ہوئے پیار سے بولی تھی۔

حمزہ اسے پک کرنے آیا ہوا تھا۔ اس نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا تھا۔ "یہ تم ہی ہو نہ میری کزن۔" حمزہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔ "بہت اچھی لگ

رہی ہو۔تمہارے دولہے کو ہارٹ اٹیک ہی نہ آجائے تمہیں دیکھ کر۔"وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔

"شٹ اپ۔"امائرہ کوفت سے بولی تھی۔اس سے اس ڈریس میں چلنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ یہ بہت بھاری جوڑا تھا۔حمزہ نے گاڑی میں بیٹھنے میں اس کی مدد کی تھی۔

پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد امائرہ اس وینیو پر پہنچی تھی۔شاہزیب باہر کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔شاہزیب نے اسے دیکھا تھا اور پھر اسے دیکھتے رہ گئے تھے ۔دل کو کچھ ہوا تھا۔اسے ساتھ لگا کر اس کا سر چوما تھا۔"ہمیشہ خوش رہو۔"شاہزیب کی آنکھوں میں اس وقت بہت سے جذبات تھے اور شاید امائرہ ان سب کو ایک ساتھ نہیں پڑھ سکتی تھی۔"آئی ایم ٹرسٹنگ یو ڈیڈ۔اس بار ہرٹ مت کیجیے گا۔"اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے سر ہلایا تھا۔"میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے تمہاری خواہشات کو پورا کرنے کی۔"

"آپ دونوں باپ بیٹی کی ایموشنل باتیں ہو گئیں تو چلیں کیونکہ سب ویٹ کر رہے ہیں۔"عقب سے سارہ کی آواز آئی تھی۔شاہزیب نے کندھے اچکائے تھے۔

آوٹ ڈور ویڈنگ،سفید اور ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں سے مزین سٹیج کا بیک گراؤنڈ،دونوں اطراف میں لگے ہوئے ٹیبلز کے درمیان سے گزرتا ہوا رستہ جس پر سرخ قالین بچھایا گیا تھا اور ہر قسم کے لوگوں کی رونق۔

امائرہ کو ولی کے ساتھ بٹھا دیا گیا تھا۔سفید رنگ کی شلوار قمیض کے اوپر پیچ ویس کوٹ،چمکتے بوٹز،سلور رنگ کی گھڑی اور جیل سے سیدھے کیے ہوئے بال اس کی شخصیت کو نمایاں کر رہے تھے۔

نکاح خواں آ چکا تھا۔ شاہزیب امائرہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ سارہ ان کے پیچھے کھڑی تھی۔ نکاح خواں اس سے پوچھ رہا تھا۔ "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔ میں تمہارے جیسے انسان کے ساتھ دو پل بھی نہیں گزار سکتی۔۔۔۔ میرا دم گھٹنے لگا ہے۔۔۔ تم مجھ ہر پابندیاں نہیں لگا سکتے۔۔۔۔ میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے تم سے شادی کر کے۔ سارہ اور شاہزیب کے جھگڑے، ان کا ایک دوسرے پر چیخنا چلانا، گھر میں ہونے والی ٹوٹ پھوٹ، سارہ کا اسے چھوڑ کر چلے جانا ایک فلم کی طرح اس کے سامنے چل رہا تھا۔

"امائرہ۔" شاہزیب نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ وہ کسی ٹرانس سے باہر نکلی تھی۔ "قبول ہے۔" اس نے سر کو خم دیا تھا۔

نکاح کے پیپرز سائن کرتے وقت امائرہ کے ہاتھوں میں باقائدہ کانپ رہے تھے جو کہ ولی نے بھی محسوس کیا تھا۔ شاہزیب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ امائرہ نے

گردن موڑ کر شاہزیب کو دیکھا تھا۔ پھر اس نے سانس لیے بغیر اس نکاح نامے کو پر کیا تھا اور سر جھکا لیا تھا۔ اسے نہیں اندازہ تھا کیوں لیکن اسے اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ ایک گھبراہٹ سی تھی اس کے دل میں۔

سب ان کے پاس سے جا چکے تھے۔ اب وہ اکیلے تھے۔ "یو آر بیوٹیفل۔ آئی مسٹ سے۔" ولی مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"تھینکس۔" امائرہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔

"تم نے ہمیشہ اتنی سی ہی بات کرنی ہے یا ابھی شرما رہی ہو۔" ولی نے اسے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے جواب دینے سے پہلے رائدان کے پاس آیا تھا۔ "کانگریچولیشنز گائز۔"

ولی رائد کے ساتھ اپنے دوستوں سے ملنے جا چکا تھا۔ امائرہ کو عنیزہ کا میسج آیا تھا۔ اس نے وہ چیٹ کھولا تھا۔ "کیا چل رہا ہے زندگی میں۔"

امائرہ کچھ لمحے یونہی اس میسج کو دیکھتی رہی تھی۔اسے یاد تھا کہ رائد نے کہا تھا کہ عنیزہ کو کچھ نہیں بتانا۔اس کے پیچھے وجہ یہی تھی کہ عنیزہ چاہتی تھی کہ امائرہ کبھی ان کے خاندان کا حصہ نہ بنے اور اگر اسے پتہ چل جاتا تو وہ اس رشتے کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتی۔

امائرہ نے گیلری سے اپنے اور ولی کے نکاح والی تصویر جو ابھی ابھی رائد نے اسے بھیجی تھی عنیزہ کو بھیج دی تھی۔

عنیزہ شاکی نگاہوں سے اس تصویر کو دیکھتی رہی تھی۔اس کے اندر اشتعال کی ایک لہر اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی۔تم ولی جیسے لڑکے کو ڈیزرو نہیں کرتی۔میں زیادہ دیر اس رشتے کو چلنے نہیں دوں گی یاد رکھنا امائرہ۔"

امائرہ نے وہ میسج پڑھ کر فون گود میں رکھ دیا تھا۔ولی واپس آ چکا تھا۔"بور تو نہیں ہو رہی؟"

امائرہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔"وہ سب آپ کے دوست ہیں۔"امائرہ کا اشارہ ایک سرکل بنائے کھڑے لڑکوں کی طرف تھا جن سے ولی ابھی ابھی مل کر آرہا تھا۔

"ہاں تم نے اپنے دوستوں کو انوائٹ نہیں کیا؟"

امائرہ نے گردن موڑ کر نفی میں ہلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"ولی کا انداز عام سا تھا۔وہ اس گفتگو کو طول دینا چاہتا تھا وہ اس کم گو لڑکی کو سننا چاہتا تھا۔

"میں دوست نہیں بناتی۔"

"کوئی خاص وجہ؟"

امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔"مجھے ہر کسی سے گھلنا ملنا بات کرنا نہیں پسند۔میں بہت انٹرورٹ ہوں۔"

"اور میں ایکسٹرووورٹ۔"ولی اس کی طرف دیکھنے کی بجائے وہاں آئے مختلف قسم کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔شاہزیب اور جہازیب کا سرکل جن میں پاکستان کی بہت سی مشہور شخصیات شامل تھیں۔

"وہ تو میں دیکھ چکی ہوں۔"امائرہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے کومپلیمینٹ نہیں دیا امائرہ۔"ولی نے اس سے شکوہ کیا تھا۔

"آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ آپ اچھے لگ رہے ہیں کیونکہ کم از کم بیس دفعہ تو آپ آئینہ دیکھ چکے ہوں گے اور آپ کے دوست بھی آپ کو جتا چکے ہوں گے۔"امائرہ کا لہجہ اور انداز بالکل سادہ تھا۔

"ٹروایکچوئلی۔" ولی سیدھا ہو کر سامنے کیمرا مین کی طرف دیکھنے لگ گیا تھا جوان کی رینڈم تصاویر کھینچ رہا تھا۔

✡✡✡✡

فنکشن ختم ہو چکا تھا۔امائرہ نے سب سے پہلے گھر پہنچ کر چینج کیا تھا۔اسے اس جوڑے میں گھٹن ہو رہی تھی۔سارا میک اپ اتارنے کے بعد اس نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا تھا۔

اسے بار بار عنیزہ کے میسج آ رہے تھے وہ انہیں پڑھ کر اپنا موڈ نہیں بگاڑنا چاہتی تھی۔اس نے کچھ دیر لیٹ کر سونے کی کوشش کی لیکن اسے نیند نہیں آئی۔اس کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا تھا وہ کئی گھنٹے یونہی لیٹی رہتی اور اسے نیند نہیں آتی تھی اسے پر سکون نیند سونے کے لیے نیند کی گولیوں کا سہارا لینا پڑتا تھا۔اس نے اٹھ کر سائیڈ

ٹیبل کا دراز کھولا تھا جہاں اکثر اس کی دوائیاں پڑی ہوتی تھیں۔ نیند کی گولیاں کہیں نہیں تھیں۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے نیچے حلیمہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی۔

"میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہا تھا امی کہ شاہزیب کوئی بھی کام بغیر مطلب کے نہیں کرتا۔ اس کے ہر قدم کے پیچھے ایک منصوبہ ہوتا ہے۔" سارہ کپڑے ہینگر میں ڈال کر لٹکاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ امائرہ کے قدم وہیں پر ٹھہر گئے تھے۔

"رہنے بھی دو سارہ۔ اتنا برا باپ بھی نہیں ہے شاہزیب کہ اپنی بیٹی کے نکاح کو لے کر سیاست کھیلتا رہے۔" حلیمہ بیگم نے ناچاہتے ہوئے شاہزیب کی حمایت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

سارہ حلیمہ بیگم کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی۔ "مجھے شاہزیب کی بہن نے بتایا ہے۔ بھلا وہ کیوں جھوٹ بولے گی۔ شاہزیب اچھی طرح سے امائرہ کی عادتوں سے واقف ہے۔ اسے ڈر تھا کہ وہ کسی کو پسند نہ کرنے لگے اور جو جائیداد اس نے امائرہ کے نام

لگوائی تھی وہ اسے کھونی پڑے۔تو اس نے اپنے بھائی سے بات کروا کر امائرہ کا نکاح پڑھوا دیا۔اب آپ خود بتائیں کہ امائرہ اور اس لڑکے میں زمین آسمان کا فرق نہیں ہے۔وہ کیوں رہے گا امائرہ کے ساتھ اور میں شاہزیب کی عادتوں اور اس کے کاموں سے اچھی طرح واقف ہوں۔اسے امائرہ کی کوئی فکر نہیں۔کل کو اگر وہ لڑکا بھی دوسری شادی کر لے تو شاہزیب کے کان پر جوں تک نہیں رینگنی اور وہ ایسا کر بھی سکتے ہیں۔آخر اتنا پیسہ جو ہے۔امائرہ تو خود اپنی زندگی تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اس نے کیا ہی کر لینا ہے۔"

نانو یونہی خاموش ہو گئیں تھیں جیسے صدمہ لگ گیا ہو۔امائرہ کے قدم زنجیر ہو گئے تھے۔وہ واپس مڑنا چاہتی تھی لیکن وہ وہیں فریز ہو چکی تھی۔ایک بار پھر سے اس کا دل ٹوٹ چکا تھا۔

"مجھے بار بار کہتا رہا امائرہ کو سمجھانا اور وہ ڈھیٹ لڑکی میری ایک بھی نہیں سنتی۔میری اتنی بے عزتی کروائی اس لڑکی نے یاسر سے۔یہ رشتے نبھائے گی جسے تم بورڈنگ سکول میں بھیج کر اس کی خبر لینا بھول جاتے رہے ہو۔مجھے کیا۔وہ جانے اور اس کا ڈیڈ جانے میری بلا سے۔آپ پریشان نہ ہوں۔بس ان کے تماشے دیکھیں ہوں۔"وہ کہتی اٹھ گئی باقی کپڑے ہینگرز میں لٹکائے اور الماری میں رکھنے لگی۔

امائرہ ہمت کر کے انہی قدموں سے پلٹ گئی تھی۔کمرے تک پہنچنے تک اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔اس کو پسینہ آرہا تھا لیکن سردی بھی محسوس ہو رہی تھی۔سر کے درد سے زیادہ تکلیف اب دل میں ہو رہی تھی۔

شاہزیب کی ہر بات میں جھوٹ تھا۔اسے امائرہ کی پروا تھی یہ جھوٹ تھا،اسے امائرہ کی فکر تھی یہ جھوٹ تھا،وہ سب جھوٹ تھا جو شاہزیب اس سے کہتے آئے

تھے۔اس کے سینے میں ایک عجیب سی چبھن ہونے لگی تھی۔اس سے ٹھیک سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔

جب امائرہ کی ماں اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی تو شاہزیب ایک ہفتے بعد آئے تھے،امائرہ سے وعدہ کرنے کے باوجود وہ اسے بورڈنگ سکول میں چھوڑنے کے بعد دو مہینے نہیں آئے تھے۔وہ وہاں ہر قسم کا ٹارچر سہتی رہی تھی اور وہ تب آئے تھے جب امائرہ نے اپنا تحفظ کرنا سیکھ لیا تھا۔عنیزہ جب جب اسے ڈانٹتی اور مارتی وہ کبھی عنیزہ کو نہیں ٹوکتے تھے۔شاہزیب کو اس کی پروا تھی ہی نہیں۔

امائرہ نے غصے سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ نیچے دے مارا تھا۔بیڈ کی شیٹ کھینچ کر پرے پھینکی تھی۔اسے یہ سب جاننے کے بعد کبھی ولی سے نہیں ملنا تھا۔اسے کبھی شاہزیب کو دوبارہ نہیں دیکھنا تھا۔بے بسی اور تذلیل کا ایک احساس تھا جو اس کے دل میں آگ کے شعلے بھڑکا رہا تھا۔

اس کا فون اس کے قدموں میں گرا تھا۔اس پر عنیزہ کی کال آ رہی تھی۔امائرہ نے کال کاٹ دی تھی۔

دوسری طرف کا دراز کھولا تھا۔اس میں اس کی ڈپریشن کی دوائیاں پڑیں تھیں۔امائرہ نے اس پیکٹ میں موجود تمام گولیاں اپنی ہتھیلی پر رکھیں تھیں۔اس کا جسم کانپ رہا تھا ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

اس کے اندر سے آواز آئی تھی۔"نہیں امائرہ یہ سب غلط ہے تم بزدل نہیں ہو۔"

امائرہ نے عنیزہ کی کال کاٹ کر ڈاکٹر عائشہ کو کال کی تھی۔"ہیلو امائرہ کیسی ہو۔نکاح کا فنکشن کیسا رہا؟"ہمیشہ کی طرح اس کا لہجہ خوشگوار تھا۔

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا"وہ یہی کہہ پائی تھی۔اس کی آواز میں عجیب بے بسی تھی۔

"چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

عائشہ کو اس کا لہجہ کھٹکا تھا۔اسے لگا تھا کہ امائرہ کچھ غلط کرنے والی ہے۔"امائرہ کیا ہوا ہے بیٹا۔آپ کوئی ہے آپ کے پاس۔میری بات کروائیں ان سے۔"

"ماما نے ہمیشہ مجھے تکلیف دی ہے۔مجھے نظر انداز کیا ہے۔سب کچھ جانتے بوجھتے انہوں نے مجھے جہنم میں پھینکا ہے اور ڈیڈ جن سے امید تھی انہوں نے ہمیشہ کی طرح وہی کیا۔مجھے ہرٹ کیا۔مجھے استعمال کیا۔میرے احساسات کے ساتھ کھیلا۔وہ مجھے نہیں چاہتے۔میں ایک ان چاہی اولاد ہوں جس کو اس کے ماں باپ نے آج تک تسلیم نہیں کیا اور اب مجھ سے یہ سب مزید نہیں ہو گا۔میں بہت تھک چکی ہوں۔"وہ بھیگی آواز میں روانگی میں کہتی جا رہی تھی۔

"امائرہ ایسے نہیں سوچتے۔آپ صرف جذباتی ہو رہی ہو۔میری اپنی ماما یا نانو سے بات کرواؤ۔"عائشہ نے نرمی سے اسے قائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

امائرہ نے کہہ کر "انہیں میری فکر نہیں ہے وہ صرف میرا تماشا دیکھنا چاہتی ہیں۔" کال کاٹ دی تھی۔

ڈاکٹر عائشہ نے اسے کال بیک کی تھی۔امائرہ نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔عائشہ کے ہوش اڑ چکے تھے۔وہ عجلت میں امائرہ کی نانو کا فون نمبر ڈھونڈ رہی تھی لیکن اسے وہ نمبر نہیں ملا تھا۔اس نے اپنی ریسیپشنسٹ کو کال ملائی تھی۔

عنیزہ ابھی بھی اسے کال کر رہی تھی۔امائرہ نے کال پک کی تھی وہ جیسے اس کے سامنے ہار مان گئی تھی۔اس نے فون سپیکر پر رکھ دیا تھا۔امائرہ نے پانی کے گلاس کے ساتھ وہ گولیاں نگلی تھیں۔

"تمہیں ڈر ہے کہ میں تمہارا گھر اجاڑ دوں گی تو میری جان اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالو کہ میں تمہیں اس خاندان کا حصہ نہیں بننے دوں گی۔"اس کا لہجہ کاٹ دار تھا لیکن اس کی باتوں کی تکلیف اتنی نہیں جتنی سارہ کی بات سن کر ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے شاہزیب کا چیٹ کھولا تھا۔"ڈیڈ میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے ہرٹ مت کیجیے گا۔آپ نے وہی کیا۔آئی ہیٹ یو ڈیڈ۔"میسج ٹائپ کر کے عنیزہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا چاہیے"امائرہ اس سے زیادہ خود کو یاد دہانی کروا رہی تھی۔

"تھا۔

"تمہیں ہر برا کام کرنے کے بعد ہی کیوں یاد آتا ہے کہ تم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے۔تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا تم وہ لڑکی ہو جو اپنے ماں باپ کا لحاظ نہیں کرتی تو دوسروں سے رشتے کیا نبھاؤ گی۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ کے پیٹ"وہ دونوں بہت برے ہیں۔"سینے میں تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ میں اب ابال اٹھ رہے تھے۔

"نہیں امائرہ تم بہت بری ہو۔اس وجہ سے وہ تم سے پیار نہیں کرتے۔تم بدتمیز،خود غرض،خود سر اور ہاں بدکردار بھی ہو۔"عنیزہ اس کی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔

"میں بدکردار نہیں ہوں۔"امائرہ حلق کے بل چیخی تھی۔

"تم سچ نہیں بدل سکتی۔۔۔۔۔۔میری مانو تو وقت نکال کر خودکشی کی ایک اور کوشش کرو۔ہو سکتا ہے اس بار کامیاب ہو جاؤ۔"عنیزہ کا لہجہ تضحیک آمیز تھا۔وہ اسے ماضی میں ہونے والے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہی کر رہی ہوں۔میرے پاس اسکیپ کا یہی راستہ ہے اور اب مجھے اسکیپ چاہیے۔"اسے قے آ رہی تھی وہ واشروم کی جانب بھاگی تھی۔

اس بار عنیزہ کی آواز لڑکھڑائی تھی۔"تم واقعی خودکشی کر رہی ہو؟"

"میں آپ سے جھوٹ نہیں بولتی۔"اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔پیٹ میں درد بڑھتا جا رہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ وہیں گر گئی تھی۔

عنیزہ اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن امائرہ اب وہ آوازیں نہیں سن سکتی تھی۔عنیزہ کو اپنے ہاتھ پاؤں پھولتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔

اس کا گلا امائرہ کو آوازیں دے دے کر رندھ چکا تھا۔اس نے فون بند کیا تھا۔وہ وہیں بیٹھی سوچتی رہی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔اس نے ہمت کر کے شاہزیب کو کال کی تھی شاہزیب ابھی ابھی عنیزہ کی کال اٹینڈ کرنے کے لیے سارے خاندان کے مردوں سے اٹھ کر آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"شاہزیب امائرہ خودکشی کرنے والی ہے؟"اس کی آواز میں گھبراہٹ نمایاں تھی۔

شاہزیب کو یقین نہیں آیا تھا۔ابھی تو سب کچھ نارمل تھا امائرہ نے کیوں ایسا کوئی

"تمہیں کس نے کہا؟"قدم اٹھانا تھا۔

امائرہ نے مجھے خود کال کی تھی۔وہ اسی طرح کی عجیب باتیں کر رہی تھی۔مجھے لگ عنیزہ خوفزدہ تھی۔"رہا ہے وہ کچھ غلط کر بیٹھے گی۔"

شاہزیب نے عنیزہ کو سنتے ہوئے امائرہ کا چیٹ کھولا تھا۔جس میں اس کا میسج آیا ہوا تھا۔شاہزیب نے اس میسج کو ایک دفعہ پڑھا تھا پھر دوسری بار اور تیسری بار انہیں پڑھنے کی ضرورت نہیں تھی۔وہ سمجھ چکے تھے کہ عنیزہ سچ کہہ رہی تھی۔

وہ تیزی سے پورچ کی جانب بڑھے تھے۔ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ وہاں گھر پہنچے تھے۔دیر رات ہونے کی وجہ سے سب گھر والے سونے جا چکے تھے۔زید لان میں فون کان سے لگائے چکر کاٹ رہا تھا۔وہ مسلسل کسی کو کال کر رہا تھا لیکن جواب موصول نہیں ہو رہا تھا اس لیے وہ خاصا الجھا ہوا تھا۔

بیٹا"وہ زید سے مخاطب ہوئے تھے روشنی کی کمی کی وجہ سے انہیں لگا تھا وہ حمزہ ہے۔

"جاؤ جلدی سے سارہ کو بلا کر لاؤ۔

زید کچھ حیران ہوا تھا۔شاہزیب بہت جلدی میں لگ رہے تھے اور کافی پریشان بھی تھے۔وہ ان کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے سارہ کو بلا لایا تھا۔خود ان سے دور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

سارہ جمائی لیتے ہوئے آئی تھی۔"کیا ہوا تم اس وقت یہاں؟"سارہ اسے یہاں دیکھ کر حیران تھی۔

"امائرہ کہاں ہے؟"

"اپنے کمرے میں۔"

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔"امائرہ کا کمرا اوپر ہے؟"

"ہاں۔"سارہ نے سر ہلایا تھا۔

"میرے ساتھ چلو۔"

سارہ شاہزیب کے پیچھے چل پڑی تھی۔

زید بھی کچھ سوچتے ہوئے ان کے پیچھے لپکا تھا۔

شاہزیب نے تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پوچھا تھا۔"مہمان ہیں گھر پر؟"

"فائزہ آپی اور ان کی بیٹیاں ہیں۔"سارہ نے جواب دیا تھا۔

شاہزیب نے دو تین دفعہ دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔زید جو ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے امائرہ کے نمبر پر کال کی تھی۔بیل جاتی رہی تھی لیکن امائرہ نے فون نہیں اٹھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہوا کیا ہے شاہزیب؟کوئی پریشانی والی بات ہے۔"

شاہزیب زندگی میں"امائرہ نے۔۔۔شاید۔۔۔۔خودکشی کی کوشش کی ہے۔"

دوبارہ یہ الفاظ نہیں دہرانا چاہتا تھا۔

سارہ کی آنکھیں شاک سے پھیلیں تھیں۔زید کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔

شاہزیب کے کہنے پر سارہ حلیمہ بیگم سے امائرہ کے کمرے کی چابیاں کے کر آئی تھی۔

دروازہ کھلا تھا۔اندر بہت سی چیزیں بکھری پڑیں تھیں۔ماضی کا ایک منظر شاہزیب کی آنکھوں کے آگے لہرایا تھا۔وہ آگے بڑھے تھے۔سارہ ان کے پیچھے تھی اور زید دروازے کے پاس کھڑا تھا۔شاید وہ سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا یا وہ ابھی تک شاہزیب کی بات پر یقین نہیں کر پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

واشروم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔امائرہ نیچے بے حوش پڑی ہوئی تھی۔بیسن کے نل سے پانی بہہ رہا تھا۔اس وقت وہاں صرف اس پانی کے بہنے کا شور تھا۔ایکدم وہاں موت سا سناٹا چھا گیا تھا۔

سارہ جہاں تھی وہیں رہ گئی پتھر کی مورت بن کر۔"یہ امائرہ نے کیا کیا تھا؟"امائرہ واشروم کے درمیان میں فرش پر بے حوش پڑی تھی۔وہ بے یقینی سے امائرہ کے ساکت وجود کو دیکھے جا رہی تھی۔

شاہزب جبڑے بھینچ کر اندر گیا تھا۔امائرہ کا چہرہ تھپکا تھا۔اس کا سارا جسم نیلا پڑھ رہا تھا۔شاہزیب نے اس کا ہاتھ دیکھا تھا اس نے ہاتھ پر کٹ نہیں لگایا تھا۔اس کا مطلب اس نے کوئی دوائی کھائی تھی۔شاہزیب نے اس کی نبض محسوس کی تھی۔وہ بالکل بند تھی اور ایک لمحے کے لیے وہ پوری طرح ہل گیا تھا۔لیکن انہوں نے دوبارہ چیک کیا تھا اس کی سانس چل رہی لیکن بہت آہستہ۔

سارہ کو آج احساس ہوا تھا کہ امائرہ کس قدر ذہنی مسائل کا شکا تھی۔اسے یوں اپنی بیٹی کو نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔امائرہ نارمل نہیں تھی جتنی نارمل وہ نظر آتی تھی۔کوئی بھی نارمل انسان اپنے نکاح کی رات اس طرح خودکشی نہیں کرے گا۔

شاہزیب نے امائرہ کو اٹھایا تھا اور اسے لے کر اس کمرے سے نکل گئے تھے۔ سارہ بھی اس کے پیچھے لپکی تھی لیکن زید وہیں دروازے پر کھڑا رہا تھا اس کی نظریں سائیڈ ٹیبل کے پاس پڑی گولیوں کے پیکٹ پر اٹک گئیں تھیں جو اب خالی تھا۔ "وائے۔ وائے دا ہیل یو ڈڈ دس۔" زید نے اپنے بالوں کو انگلیوں میں بھینچا تھا۔ اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ابھی تک یہ قبول نہیں کر پا رہا تھا کہ امائرہ ایسی حرکت کر سکتی ہے۔

سارہ اور شاہزیب ہوسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھے تھے۔ شاہزیب بار بار وہ میسج پڑھ رہے تھے جو امائرہ نے انہیں آخری وقت بھیجا تھا۔ آج سے کچھ سال پہلے بھی وہ یونہی ہوسپٹل وارڈ کے باہر بیٹھے تھے ہاتھ میں ایک پرچی تھی جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور اندر امائرہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

سارہ ابھی تک شاک میں تھی۔ "امائرہ نے ایسا کیوں کیا؟"

اس بات کا جواب تو شاید امائرہ ہی دے سکتی تھی جو اندر ایک جنگ لڑ رہی تھی۔اسے ہارنا تھا اور شاہزیب کو جیتنا تھا۔

✡✡✡✡

ماضی:

شاہزیب جا چکے تھے۔امائرہ بہت دیر انتظار کرتی رہی کہ اس کی ماں اس کے پاس آئے لیکن ہمیشہ کی طرح سارہ اپنی مصروفیات میں امائرہ کو نظر انداز کر چکی تھی۔

امائرہ یونیفارم تبدیل کر کے سیدھا نیچے کچن میں آئی تھی۔اسے بھوک لگی تھی۔فریج کھولی سب سے اوپر بریڈز کا پیک پڑا تھا لیکن اس کا ہاتھ وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا۔اس نے وہیں کاؤنٹر کے ساتھ پڑا اسٹول کھینچ کر فریج کے سامنے رکھا تھا اور اس پر چڑھ کر بریڈ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔سٹول لڑکھڑایا تھا اور وہ منہ کے بل نیچے گر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماما۔"اس کے لبوں سے بے ساختہ آواز نکلی تھی۔

سارہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کچھ گرنے کی آواز سے فوراً کچن کی جانب آئی تھی۔سامنے گری امائرہ کو دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"یہ کیا ہے امائرہ؟ تمہیں کچھ چاہیے تھا تو مجھے بتاتی۔"سارہ کوفت بھرے انداز میں بول کر اس کی جانب بڑھی تھی اور امائرہ اس سے پہلے اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔اس کے گھٹنے پر چوٹ لگی تھی۔سارہ اسے اپنے کمرے میں لائی۔بیڈ پر بٹھا کر اس کی بینڈ یج کی۔امائرہ کی نظر بیڈ پر پڑے سوٹ کیس پر پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہیں جا رہی ہیں؟"اس نے معصومیت بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

"ہاں پاکستان جا رہی ہوں۔سوزی کو کہہ دیا ہے میں نے۔وہ کل صبح آجائے گی اور اب سے تمہارے ساتھ رہا کرے گی۔"

"واپس کب آئیں گی؟"امائرہ نے کچھ سوچتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"پتہ نہیں۔"

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟"

سارہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔اس سے پہلے امائرہ کبھی ایسا کچھ نہیں کہا کرتی تھی ۔آج اس کے انداز میں کچھ مختلف سا تھا۔وہ سہمی ہوئی تھی۔

"تمہارا اسکول ہے۔اگر چھٹیاں ہوتی تو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتی۔"سارہ عجلت میں اپنے کپڑے اور باقی سامان سوٹ کیس میں رکھ رہی تھی۔

"آپ کیوں جا رہی ہیں؟"امائرہ کے لہجے میں تجسس تھا۔

www.novelsclubb.com

"کبھی کبھی ہم سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ایسی ہی ایک غلطی مجھ سے ہوئی تھی اور اب مجھے اسے ٹھیک کرنا ہے۔"سارہ اداس لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"آپ تو اتنی بڑی ہیں آپ سے کیسے غلطی ہو سکتی ہے؟" وہ نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔

سارہ کے پاس اس کے سوالوں کے جواب نہیں تھے۔ "درد تو نہیں ہو رہا؟ اس نے امائرہ کا سوال نظر انداز کر دیا تھا۔

امائرہ نے گردن نفی میں ہلائی تھی۔

"اوکے آج یہیں سو جاؤ۔" عنیزہ نے سوٹ کیس پیک کر کے ایک سائیڈ پر رکھا تھا اور ایک کتاب لے کر امائرہ کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ماما میں اکیلے کیسے رہوں گی؟" امائرہ نے پہلو سارہ کی طرف موڑا تھا۔

"جیسے پہلے رہتی تھی۔" سارہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

امائرہ نے آنکھیں بند کی تھیں اور سو گئی تھی اور یہ شاید اس کی آخری بے فکر اور پر سکون نیند ہونے والی تھی۔

سارہ نے صبح صبح امائرہ کو تیار کیا تھا۔ سوزی بھی آچکی تھی۔ سوزی امائرہ کی گورنس تھی۔ سارہ جاب کرتی تھی اور اکثر اس کی غیر موجودگی میں سوزی ہی امائرہ کا خیال رکھتی تھی اور امائرہ کبھی سارہ کے ساتھ پاکستان نہیں گئی تھی۔

سوزی جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والی چھبیس ستائیس سالہ سیاہ فام تھی۔ وہ امائرہ سے بہت محبت کرتی تھی اور اپنے بچوں کی طرح اس کا خیال کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

سارہ کی صبح کی فلائٹ تھی اور وہ امائرہ کی وین کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے سوزی کو سارے کام سمجھا دیے تھے۔ اس سے بات کرنے کے بعد وہ امائرہ کے پاس آئی تھی اور گھٹنوں کے بل جھک کر اس کے برابر ہوئی تھی۔ "دل لگا کر پڑھنا اور اپنا خیال رکھنا۔ آئی ایم لیونگ۔" آنکھوں میں آتی نمی کو اپنے اندر اتارا۔

"آئی نو یو ول نیور کم بیک۔" امائرہ کا انداز سپاٹ تھا اس کے آنکھوں میں بہت کچھ تھا غصہ، نمی، خوف، بغاوت کی ایک جھلک۔

"آئی ہیوٹو گو۔ تم بڑی ہو گی تو سمجھ جاؤ گی۔" سارہ کا لہجہ کمزور پڑا تھا۔

امائرہ اس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ کیسے بڑی ہو گی وہ کیسے اپنی ماں کے بغیر رہے گی لیکن اس نے چپ اختیار کر لی تھی۔اس نے سارہ کو نہیں روکا تھا کیونکہ اسے اپنی ماں کو جانے سے نہیں روکنا تھا۔اس نے آج جانے والوں کو جانے سے نہیں روکا تھا تو اس نے اب ساری زندگی نہیں روکنا تھا۔ماں کھونے سے بڑا نقصان کوئی نہیں ہوتا اگر وہ ماں کے بغیر رہ سکتی تھی تو وہ ساری دنیا کے بغیر بھی رہ سکتی تھی۔

وین کا ہارن بجا تھا۔امائرہ سارہ کے سامنے سے ہٹ گئی تھی اس نے ٹیبل پر پڑا اپنا بیگ اور واٹر باٹل پکڑا تھا اور دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔وہ دروازے کی دہلیز

تک پہنچی تھی۔ایک خوف کے تحت سے واپس پلٹی اور گھٹنوں پر جھکی سارہ کے گلے لگ گئی۔وہ روئی نہیں تھی لیکن دل رو رہا تھا۔دل ٹوٹ رہا تھا۔آخر کار اس کے ماں باپ کے جھگڑے بند ہونے والے تھے اور وہ جو اپنی زندگی میں اجالوں کی دعائیں مانگتی تھی اس کی زندگی میں سیاہ اندھیرا چھانے والا تھا۔

"آئی ول مس یو ٹو ماما۔"

وین کا ہارن دوبارہ بجا تھا۔وہ سارہ سے الگ ہوئی تھی اور بغیر پلٹے دہلیز پار کر کے چلی گئی تھی۔وین میں آخری سیٹ خالی تھی وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن امائرہ بہت زیادہ پریشان اور بے چین رہی تھی۔وہ اپنے گھر کے قریب پارک میں لگے بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔خلافِ معمول تیز دھوپ کی وجہ سے پارک پر بچھے ہوا سبزہ زار نم ہونے کی بجائے چمک رہا تھا۔وہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔بچے، عورتیں، بوڑھے کوئی نیچے گھاس پر بیٹھا گفتگو میں مصروف تھے

۔کچھ بچے سی ساپر بیٹھے کھلکھلا کر ہنس رہے تھے کچھ پر جوش سے سلائیڈ پر چڑھ نیچے آرہے ہیں، کچھ جھولا جھول رہے تھے۔امائرہ حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی جب کوئی اس کے پاس بینچ پر بیٹھا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر اس آدمی کو دیکھا تھا جو بہت بوڑھا تھا۔سر کے بال سفید، جھریاں زدہ چہرہ، نیلی آنکھیں، ہلکی ہلکی بھوری داڑھی جو شیو کے بعد اگی ہوئی تھی۔نیلے رنگ کے ٹریک سوٹ کے اوپر جیکٹ پہنے جس کی ذپ کھلی ہوئی تھی وہ تروتازہ لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے گردن سیدھی کرلی تھی۔

"کیا تمہارے ماما اور بابا کا دوبارہ کوئی جھگڑا ہوا ہے؟"بوڑھے آدمی نے گھمبیر آواز میں پوچھا تھا۔

"ماما چلی گئی ہیں پاکستان۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔وہ اب کبھی نہیں آئیں گی۔"امائرہ کی نظریں ان بچوں سے ہوتی دو لڑکوں پر گئیں تھیں جو دونوں تقریباً چودہ پندرہ سال کے تھے اور وہ ٹینس کھیل رہے تھے۔

"کیا اس نے خود کہا وہ نہیں آئے گی؟"

"میں جانتی ہوں وہ نہیں آئیں گی۔۔۔۔وہ کسی اور کو پسند کرتی ہیں۔"امائرہ کے لہجے میں اذیت تھی۔

بوڑھے آدمی نے گردن اس سات سالہ بچی کی جانب موڑی تھی۔"تمہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے اس کی بات کاٹی تھی۔"وہ ان کا کزن ہے اور وہ ہمارے گھر آیا تھا وہ پاکستان سے ہے۔ماما کو لگتا تھا مجھے نہیں پتہ لیکن مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"وہ اٹل انداز میں کہہ رہی تھی۔

بوڑھے آدمی نے گردن سیدھی کرلی تھی۔"تم ان کے جھگڑوں کی وجہ سے پریشان تھی بہتر ہے اب تمہیں پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔"

امائرہ نے خفگی سے اس بوڑھے آدمی کو گھورا تھا۔

"تو مس امائرہ آپ اپنے دوست کی طرف سے یہ تحفہ قبول کریں گی۔"بوڑھے آدمی نے بند مٹھی کھول کر اس کے آگے پھیلائی تھی۔اس میں ایک پیکٹ تھا جس میں کچھ پودوں کے بیج تھے۔

امائرہ نے وہ پیکٹ بوڑھے آدمی کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔" تھینکس مسٹر وارنر۔"اس نے سر کو خم دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ اکثر سوزی کے ساتھ اس پارک آیا کرتی تھی۔وہ دونوں کبھی کبھار یہاں ملتے تھے۔وہ امائرہ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتا اور امائرہ اسے اپنے بارے میں بتایا کرتی۔جب جب وہ خاموش ہوتی تو وہ اس سے وجہ پوچھتا پہلے تو امائرہ اسے زیادہ

باتیں نہیں بتاتی تھی لیکن آہستہ آہستہ وہ ان سے ایک ایک بات شیئر کرنے لگی تھی۔

"میں تمہیں انہیں بونے کا طریقہ ہماری اگلی ملاقات پر بتاؤں گا۔" بوڑھا آدمی کہہ کر کھانسا تھا۔

"مسٹر وارنر آپ دوائی کیوں نہیں لیتے۔" امائرہ جانتی تھی وہ بیمار تھا وہ بتاتا نہیں تھا لیکن امائرہ جانتی تھی۔ وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ کمزور ہوتا جا رہا تھا۔

"میں بڑھاپے کو دوائی کھا کر روک تو نہیں سکتا۔" وہ مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کو سوزی آتی دکھائی دی تھی جو کہ اس کے لیے آئیسکریم لینے گئی ہوئی تھی۔ وہ وارنر کی جانب ہاتھ ہلاتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ سوزی اس کا ہاتھ تھامے اسے گھر لے کر جا رہی تھی۔ امائرہ کی ایک مٹھی بند تھی۔ اسے اب وارنر کے ساتھ اگلی ملاقات کا انتظار تھا۔ اسے ان بیجوں کو بونا تھا۔

وارنر اس سات سالہ بچی کو بیچ نہیں امید تھمار ہا تھا۔زندہ رہنے کی، خوش رہنے کی ،آگے بڑھنے کی۔وہ اس کی آنکھوں میں بجھی جوت کو جلا رہا تھا۔لیکن آخر کب تک۔

✡✡✡✡

شاہزیب بزنس کے سلسلے میں پاکستان گئے ہوئے تھے ان کی اس دن کے بعد سارہ سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔وہ آج ہی لندن واپس آئے تھے جب انہیں امائرہ کے سکول سے کال آئی تھی۔پچھلے ہفتے امائرہ کے کچھ ٹیسٹ ہوئے تھے جن میں امائرہ کی پرفارمینس بہت بری تھی۔اس کے سکول سے ہوتے ہوئے شاہزیب گھر آئے تھے۔جو کہ لاکڈ تھا۔شاید سارہ کہیں گئی ہوئی تھی۔انہوں نے یہی سوچا۔ڈپلیکیٹ کی سے دروازہ کھولا۔

امائرہ گھر واپس آئی تو شاہزیب کی گاڑی دیکھ کر دل کو کچھ سکون ملا۔ شاہزیب لاؤنج میں یونہی ٹی وی دیکھتے ہوئے سو گئے تھے۔ سوزی کچن میں تھی۔ "کھانا لگا دوں۔"

"شششش۔ ڈیڈ سو رہے ہیں۔" امائرہ نے دھیمی آواز میں اسے ٹوکا تھا۔

وہ بغیر آواز پیدا کیے اوپر اپنے کمرے میں گئی تھی وہاں سائیڈ ٹیبل سے وہ بیج نکالے جو وارنر نے اسے دیے تھے اور کل انہیں بونے کا طریقہ بھی بتایا تھا۔ گھر کی بیک سائیڈ پر موجود لان میں آئی اور مٹی کھودنا شروع کی۔ مٹی کھود کر وہ بیج زمین میں بوئے اور اوپر مٹی کی تہہ لگا دی۔

شاہزیب اس کے پیچھے کھڑے سینے پر ہاتھ باندھے اس کی کاروائی دیکھ رہے تھے۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے چلتے ہوئے شرٹ کی کہنیاں موڑیں اور اس کی جانب بڑھے۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو امائرہ یہ پودے یونہی نہیں اگ جاتے۔انہیں اگانے کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے۔انہیں وقت پر پانی مہیا کرنا پڑتا ہے،جب یہ بڑھنے لگے تو ان کے پتے کاٹے جاتے ہیں،ان کی نشوونما کے لیے انہیں خاص قسم کی غذا دی جاتی ہے انہیں سرد گرم سے بچایا جاتا ہے پھر ایک دن یہ اپنے تنے پر مضبوطی سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھل دینے لگتے ہیں۔" شاہزیب اس کے ساتھ وہ بیج بو رہے تھے ساتھ ساتھ نرمی سے اسے سمجھا رہے تھے لیکن وہ ساری باتیں امائرہ کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھیں۔

امائرہ کی نظر شاہزیب کے ہاتھوں پر پڑی تھی جن پر مٹی لگی ہوئی تھی کپڑوں پر بھی کچھ نشانات تھے۔اسے سارہ یاد آئی تھی۔وارنر پہلے بھی اسے بیج دیا کرتا تھا لیکن امائرہ کبھی اس سے نہیں لیتی تھی اسے اندازہ تھا کہ سارہ اسے وہ بیج نہیں بونے دے

گی نہ ہی اسے مٹی کے قریب جانے دے گی۔ شاہزیب ایسے نہیں تھے وہ ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

"ماما کہاں ہیں تمہاری؟ کب آئیں گی؟" شاہزیب ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھے تھے۔

"ماما تو پاکستان چلی گئی ہیں۔ جس دن آپ آئے تھے اس سے اگلے دن وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی گئیں۔" امائرہ کی آنکھوں میں ویرانی چھا گئی تھی۔

"واٹ؟" شاہزیب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ "آپ اس دن سے کیسے رہ رہے ہو؟ سارہ نے مجھے کال تک نہیں کی؟"

www.novelsclubb.com

"مسز ڈسوزا کے ساتھ۔"

"آپ جاؤ چینج کرو۔ میں آپ کی ماما سے بات کرتا ہوں ڈونٹ وری وہ آجائیں گی۔" شاہزیب نرمی سے گویا ہوئے تھے۔

"وہ نہیں آئیں گی؟؟" وہ بہت یقین سے کہہ رہی تھی۔

سوزی نے اس کا یونیفارم چینج کروایا تھا۔ وہ شاہزیب کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھی ایک ایک چمچ کر کے سوپ پی رہی تھی ساتھ اپنے باپ کو دیکھتی جو بار بار سارہ کو کال ملا رہے تھے لیکن جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ آخر کار جواب مل گیا تھا۔

"ہیلو کہاں ہو تم؟" شاہزیب نے گھمبیر لہجے میں پوچھا تھا۔

"لاہور۔" سارہ نے جواب دیا تھا۔

"واپس کب آؤ گی؟" شاہزیب عام انداز میں پوچھ رہے تھے۔

" کبھی نہیں۔ مجھے تم سے طلاق چاہیے۔ میں تھک گئی اس رشتے کو نبھا نبھا کر۔" سارہ کا انداز اٹل تھا۔

www.novelsclubb.com

"اینڈ واٹ اباؤٹ امائرہ؟ وہ بہت چھوٹی ہے ابھی۔اسے تمہاری ضرورت ہے۔" شاہزیب کی نظر امائرہ پر پڑی تھی جس نے سوپ سے سر اٹھا کر اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا۔

امائرہ کی چمچ پر گرفت مظبوط ہوئی تھی۔

"میں کیا کروں شاہزیب۔اس کے لیے جینا چھوڑ دوں۔میں فیصلہ کر چکی ہوں ۔مجھے طلاق چاہیے۔تم نہیں دو گے تو میں خلع لے لوں گی لیکن تمہارے ساتھ مزید نہیں رہوں گی۔تم امائرہ کو اپنے ماں باپ کے پاس بھیج دو۔دادی دادا پال لیں گے اسے یا اپنی پہلی بیوی سے کہہ دو یا میڈ لگوا دینا نہیں تو سمجھ جانا کہ تم پیسوں سے ہر چیز نہیں خرید سکتے۔"

"کیوں اس کی اپنی ماں مر چکی ہے؟" اب کی بار شاہزیب بھڑکے تھے۔

"یہی سمجھ لو۔" سارہ بھی سدا کی ڈھیٹ تھی۔ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی تھی۔

شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ایک نظر امائرہ پر ڈالی جو سوپ پی رہی تھی ۔"تم سوزی کے ساتھ رہ لو گی؟"ان کے لہجے میں بے بسی بھی تھی اور امائرہ کے لیے فکر بھی۔

امائرہ نے سر کو جنبش دی تھی۔

شاہزیب امائرہ کو لے کر متفکر تھے۔امائرہ کے برے رزلٹز یقیناً سارہ کے یوں جانے کی وجہ سے تھے۔

✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

سارہ کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔سوزی امائرہ کا بہت خیال رکھتی تھی۔شاہزیب بھی اس کی طرف چکر لگاتے رہتے تھے۔ایک قران ٹیچر اسے روز پڑھانے آتی تھی اس لیے وہ صرف اتوار کو ہی پارک آتی اور وارنر سے ملتی۔

آج وہ آئی تو وارنر سے پہلے ہی اس کا انتظار کرتے تھے۔امائرہ ان کے پاس بینچ پر بیٹھی تھی۔

"تم نے وہ بیج بو دیے؟"

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

پارک کی دوسری طرف کچھ لڑکے ایک سائیڈ پر لگی نیٹ کے پار کرکٹ کھیل رہے تھے۔"تمہیں کھیلنا پسند ہے؟"وارنر یونہی اپنے مخصوص ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔جیسے نہ پسند ہو نہ ناپسند۔

"میں دس سال آسٹریلیا کا انٹرنیشنل پلیئر رہ چکا ہوں۔میں چاہتا ہوں تم بھی ٹینس کھیلو کیونکہ یہ تمہاری کھیلنے کی عمر ہے۔"وارنر کی نیلی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

"مجھے کھیلنا نہیں آتا۔" امائرہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے تھے۔

"میں سکھاؤں گا۔ ہم جب اگلی بار ملیں گے تو میں تمہیں ٹینس کھیلنا سکھاؤں گا۔ کیا تم سیکھنا چاہو گی؟" وارنر کی نیلی آنکھوں میں ایک امید تھی۔

"ہاں۔" امائرہ مان گئی تھی۔ وہ یونہی بات مان جایا کرتی تھی۔ وہ کسی کو انکار نہیں کرتی تھی۔ اس چھے سات سال کی بچی کو دل رکھنا آتے تھے۔

✡✡✡✡

ولیم جیمز وارنر کا پوتا تھا جس کے ساتھ وہ اکثر ٹینس کھیلتے تھے۔ وہ امائرہ سے دو یا تین سال بڑا تھا۔ وارنر نے ان دونوں کو ایک ساتھ ٹینس سکھانا شروع کر دیا تھا۔ اس نے امائرہ کو روزانہ صبح واک کرنے کا پابند بنا دیا تھا۔ اسے ورزش کرنا سکھایا ۔امائرہ روز پارک جاتی روزانہ وارنر اور ولیم کے ساتھ ٹینس کھیلتی۔ سارہ کے جانے کے بعد وہ اگر کسی کے ساتھ سب سے زیادہ اٹیچڈ تھی تو وہ تھی ایک سوزی اور

دوسرے وارنر۔وہ ان دونوں سے بہت محبت کرتی تھی اور ان کی ساری باتیں بھی مانتی تھی۔ہاں ان سب میں امائرہ کی پڑھائی متاثر ہو رہی تھی جس کو لے کر شاہزیب بھی فکر مند تھے۔امائرہ روز سکول میں کبھی ہنڈرڈ میٹر ریس میں حصہ لیتی تو کبھی کسی ریس میں۔اسے مختلف انعامات ملتے جو وہ شاہزیب اور وارنر کو خاص طور پر دکھایا کرتی۔

اور یونہی آٹھ نو مہینے گزر گئے۔امائرہ کے پودے بڑے ہو رہے تھے۔وہ روزانہ نئی چیزیں سیکھ رہی تھی ان سب میں سارہ کا غم بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ہاں اسے ماں کی کمی محسوس ہوتی تھی لیکن شاید وقت گزرنے کے ساتھ وہ سارہ کو بھولتی جا رہی تھی۔ویسے بھی شاہزیب سارہ کو طلاق دے چکے تھے اور وہ دوسری شادی کر کے کینیڈا شفٹ ہو چکی تھی اور اب ان کی بات بھی بہت کم ہوتی تھی۔

"جب کبھی میں نہ آؤں تو اس سٹریٹ میں میرا گھر ہے سرخ رنگ کے دروازے والا۔تم وہاں آکر میرے بارے میں پوچھ لینا۔"وارنر اسے یونہی گلی میں کھڑا ہو کر بتا رہا تھا۔

"اور آپ کیوں نہیں آئیں گے؟"

"اگر مجھے کچھ ہو گیا تو؟؟"وارنر نے سادگی سے کندھے اچکائے تھے۔

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔اگر آپ بھی میری ماما کی طرح مجھے چھوڑ کر گئے تو میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔"وہ تحکمانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وارنر مسکرا دیا تھا۔

وہ اور ولیم ایک ساتھ ٹینس کھیل رہے تھے جب انہیں وارنر آتے دکھائی دیے تھے۔ان کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا جسے ٹینس کٹ کہا جاتا تھا۔اس نے وہ امائرہ کی جانب بڑھایا تھا۔امائرہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔وہ وارنر کو اس کی ریٹائر

منٹ پر ملے تھے۔وہ اکثر انہیں لے کر آتے تھے اور امائرہ اس سے کہتی تھی کہ وہ یہ والے ٹینس اسے دے دیں بدلے میں اس سے پیسے لے لیں لیکن وہ کہا کرتے تھے کہ یہ میرے دل کے بہت قریب ہیں لیکن ہاں میں ایک دن یہ تمہیں ضرور دوں گا جس دن مجھے لگے گا کہ تم ان کے قابل ہو۔

ولیم مسکرایا تھا۔وارنر نے ان سے کہا ہوا تھا کہ جو بھی ان دونوں میں زیادہ محنت کرے گا وہ ٹینس اسے ہی ملیں گے۔

وارنر نے وہ ٹینس اسے دے دیے تھے وہ بہت خوش ہوئی تھی اور وارنر اسے خوش دیکھ کر مطمئن تھا۔وہ اس بچی کو بہت آگے بڑھتا دیکھنا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس اتنی مہلت نہیں تھی۔

اگلے کچھ دن ایگزامز ہونے کی وجہ سے امائرہ وہاں آ نہیں سکی تھی۔ایک دن امائرہ پارک آئی دو تین گھنٹے وارنر کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آئے۔اس سے اگلے

دن بھی یہی ہوا۔ تیسرے دن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ان کے گھر جائے گی اور جا کر ان سے پوچھے گی وہ سوزی سے اجازت لے کر ان کے گھر آئی تھی۔

سرخ رنگ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ بہت سی گاڑیاں ان کے گھر کے باہر کھڑی تھیں اور بہت سے لوگ بھی تھے جن میں کچھ عورتوں نے سفید رنگ کی سکرٹز پہنی ہوئیں تھیں۔ وہ یونہی جھجکتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔

راہداری سے ہال میں داخل ہوتے ہوئے اس کے قدم شل ہو گئے تھے۔ مسٹر وارنر سفید کپڑے میں لپٹے پڑے تھے۔ آنکھیں بند تھیں۔ کچھ لوگ ان کے آس پاس بیٹھے رو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا پائی تھی اور وہیں واپس پلٹ گئی تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی اپنے گھر آئی تھی۔ اس کی سانس پھول چکی تھی۔ سوزی اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔ امائرہ کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

"واٹ ہیپنڈ؟؟؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور دیوار کے ساتھ بیٹھ کر بہت روئی تھی۔ مسٹر وارنر جا چکے تھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جس طرح سارہ گئی تھی۔ وہ ان کے بغیر کیسے جیے گی وہ اس کے سب سے اچھے دوست تھے۔ وہ کیا کرے کہ وہ واپس آ جائیں۔ امائرہ اس دن بہت روئی تھی۔ اتنا تو وہ اپنی ماں کے جانے پر نہیں روئی تھی۔ وارنر کا غم سارہ کے جانے سے بڑا غم تھا۔

www.novelsclubb.com

اس سے اگلے دن وہ بیمار ہو گئی تھی۔ اس کا بخار کم نہیں ہو رہا تھا۔ دو ہفتے اس نے خوب وارنر کا غم منایا تھا۔ سوزی اس سے کہتی تھی کہ پارک چلتے ہیں لیکن وہ خود ہی منع کر دیا کرتی تھی۔ وہ وہاں کیوں جائے جب وہاں وارنر نہیں ہوں گے۔

✡✡✡✡✡

وارنر کو گزرے ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے وہ اپنے آپ کو بہت حد تک سنبھال چکی تھی۔ وہ اکثر پارک جاتی اور اس بینچ پر بیٹھ کر لوگوں کو دیکھا کرتی۔ وارنر نہیں تھا لیکن اس کی یادیں تھیں۔ وہ اس کا دوست تھا، پارٹنر اور کوچ بھی۔

وہ اب بھی وارنر کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرتی تھی۔ روزانہ سیر کرنے جاتی، ورزش بھی کرتی اور پریکٹس بھی۔ وارنر نہیں تھا لیکن اس کا دیا ہوا نقشہ اس کے پاس تھا۔ اسے آسٹریلیا کے لیے ٹینس کھیلنا تھا۔ وہ اپنی عمر کے بچوں سے کئی زیادہ فٹ اور صحت مند تھی۔ وارنر نے اس کی آنکھوں میں بجھے جوت جلائے تھے اور اب باقی کام امائرہ کو خود کرنا تھا۔

شاہزیب اکثر اس سے ملنے آتے تھے۔ پہلے سے زیادہ وقت گزارتے۔ اس کے ساتھ کھیلتے۔ اسے کہانیاں سناتے۔ اچھے وقتوں کی اچھی یادیں۔

وقت گزر گیا۔سارہ کو گئے ہوئے ایک سال ہو گیا۔وہ سوزی کے ساتھ بیٹھی ڈنر کر رہی تھی۔سوزی کچھ گم سی تھی۔

"کچھ ہوا ہے آپ کو؟"

"امائرہ۔۔۔۔۔مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے؟"اس نے چمچ رکھ دیا تھا۔کہنیاں میز پر رکھ کر سنجیدگی سے بولنا شروع ہوئی۔"پچھلے پورے سال سے میں تمہارے ساتھ رہ رہی ہوں۔وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔تمہارا خیال رکھنا میری جاب تھی لیکن میں نے کبھی تمہیں اس طرح ٹریٹ نہیں کیا اور بدلے میں تم نے بھی مجھے بہت عزت اور محبت دی۔میں جانتی ہوں تمہارے لیے بہت مشکل ہو گا لیکن مجھے ساؤتھ افریقہ واپس جانا ہے۔میری فیملی پچھلے مہینے سے وہاں جا چکی ہے میں مزید یہاں نہیں رہ سکتی۔وہاں میرا گھر ہے اور مجھے وہاں لوٹنا ہی تھا۔مجھے جانا ہے۔میں تمہیں بہت مس کروں گی۔"سوزی کا سر جھکا ہوا تھا لہجہ شکستہ تھا۔

امائرہ بے یقینی سے سوزی کو دیکھ رہی تھی۔وہ اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔کیا مطلب وہ ہمیشہ اکیلی رہے گی اسے سب یونہی بیچ راستے چھوڑ جایا کریں گے۔سارہ ، مسٹر وارنر اور اب سوزی۔

اس نے کھانا نہیں کھایا تھا وہ اٹھ گئی تھی۔

اگلے دن سوزی اپنی پیکنگ کر چکی تھی۔شاہزیب امائرہ کے لیے کسی اور میڈ کا انتظام کر چکے تھے۔امائرہ سکول وین سے اتری تھی۔شاہزیب دہلیز پر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جھکے ہوئے کندھے،بجھا بجھا سا چہرہ،سست روی سے چلتی ہوئی امائرہ۔شاہزیب نے سر جھٹکا تھا۔"ہاؤ واز یور ڈے۔"شاہزیب نے اس کے داخل ہوتے ہی سوال کیا تھا۔

"گڈ۔"امائرہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تھیں وہ سوزی کو ڈھونڈ رہی تھی پھر ایکدم اسے خیال آیا تھا کہ سوزی تو جا چکی ہے اور یہی سوچ کر اس کے دل کا ایک حصہ ویران ہو گیا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کی آنکھیں کھلیں تھیں۔اس نے اوپر چھت کی طرف دیکھا تھا وہ اس کا کمرہ نہیں تھا تو وہ کہاں تھی۔آہستہ آہستہ اسے وہ سب یاد آیا تھا۔ایک مایوسی کی لہر اس کے اندر دوڑ گئی تھی۔اس نے دوبارہ آنکھیں میچ لیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"امائرہ۔"کسی نے اس کا نام پکارا تھا۔

اس نے آنکھیں کھول کر اپنی بائیں جانب بیٹھے شاہزیب کو دیکھا تھا۔وہی غصہ،وہی بے بسی لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتی تھی۔اس کے جسم کے ہر حصے میں درد ہو رہی تھی۔

"کیوں کرتی ہو تم یہ سب۔ تم ہمیشہ اسی طرح مجھے اذیت سے دوچار کرتی ہو۔بیٹیاں ایسی تو نہیں ہوتیں۔ کس چیز کی کمی ہے تمہیں۔میں نے دنیا کی ہر چیز ،ہر آسائش دی ہوئی ہے تمہیں اور تم۔۔۔"وہ تھکے تھکے انداز میں شکوہ کر رہے تھے۔

مجھے اکیلا چھوڑ دیں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی ڈیڈ۔"وہ ہمت مجتمع کر کے بولی وہ سوکھے لبوں پر زبان پھیر کر بولی تھی۔" تھی۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟"اس بار شاہزیب کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔

"میں آلریڈی وہ سب کر چکی ہوں جو آپ چاہتے تھے۔مجھے مزید مینٹلی ٹارچر مت کریں۔آپ آسٹریلیا واپس چلے جائیں اور ماما آپ بھی کینڈا واپس جائیں۔مجھے آپ دونوں کی ضرورت نہیں ہے۔لیو می الون۔"اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے ان دونوں سے کوئی بات نہیں کی تھی۔اس لیے انہیں مجبوراً حلیمہ بیگم کو بلانا پڑا تھا۔نانو حمزہ کے ساتھ آئیں تھیں۔باقی کسی گھر والے کو اس معاملے کے بارے میں نہیں بتایا تھا تاکہ بات زیادہ نہ پھیل جائے۔

نانو امائرہ کے پاس بیٹھیں تھیں اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔"کیا ہوا ہے امائرہ ۔میری بچی۔کون سی بات ہے جو تمہیں اتنا پریشان کر رہی ہے۔تم تو اتنی خوش تھی۔"وہ نرمی سے اس سے پوچھ رہی تھیں۔

میں"وہ گہری سانس کھینچ کر بولی تھی۔حلیمہ بیگم کا چلتا ہاتھ رک گیا تھا۔

"نے۔۔آپ کی اور ماما کی باتیں سنیں تھیں۔

شرمندگی کا ایک پہاڑ سارہ کے کندھوں پر آ گرا تھا۔شاہزیب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا اور سارہ نے ندامت سے نظریں چرا لیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

نانو نے نرمی سے "وہ تو ایسی باتیں کرتی رہتی ہے۔تم اسے سنجیدہ مت لیا کرو۔" اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"مجھے کچھ نہیں سننا نانو۔ان سے کہیں یہ دونوں یہاں سے چلے جائیں۔مجھے اب ان کی ضرورت نہیں ہے۔یہ کیوں واپس آجاتے ہیں مجھے تکلیف دینے، میرا سکون برباد کرنے۔"اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

شاہزیب امائرہ "کیا کہا تھا تمہاری ماں نے۔"ان کی آنکھوں میں غصہ واضح تھا۔ کے پاس بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ہمیشہ مجھے استعمال کیا ہے ڈیڈ۔۔۔آپ کو میری پروا نہیں ہے۔۔۔آپ مجھے کبھی پروٹیکٹ نہیں کر پائے۔آپ مجھے اس بورڈنگ سکول میں چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔عنیزہ مجھے مارتی تھی اور آپ اسے کچھ نہیں کہتے تھے۔۔۔آپ کو میرے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔کم از کم ماما

مجھ سے ہمدردی نہیں کرتیں تو میں ان سے امیدیں بھی نہیں لگاتی۔" وہ بیڈ کی شیٹ مٹھیوں میں بھینچے چیخ رہی تھی۔

شاہزیب اٹھ کر وارڈ سے باہر نکل گئے تھے وہ مزید امائرہ کے الزامات نہیں سن سکتے تھے۔ وہ اس طرح چیخ چلا کر خود کو تکلیف دے رہی تھی۔ سارہ نے ابھی ان کی پیروی کی تھی۔

نانو امائرہ کے بال سہلاتے ہوئے ڈاکٹر عائشہ کو کال کر رہیں تھیں۔

حمزہ وارڈ کے باہر بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے صبح اٹھ کر امائرہ کے بارے میں پتہ چلا تھا اور وہ اسی وقت ہوسپٹل آ گیا تھا۔

"حمزہ تم مجھے گھر ڈراپ کر دو گے۔" سارہ حمزہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

حمزہ ابھی "امائرہ کیسی ہے؟ میں اسے دیکھ لوں۔" اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔ بھی گھبرایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

سارہ نے سر ہلایا تھا۔حمزہ اندر وارڈ میں جا چکا تھا۔

"کیا کہا ہے تم نے امائرہ سے جو اس نے اپنی یہ حالت بنائی ہوئی ہے۔"شاہزیب کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کہا نہ ہی میں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کی پابند ہوں۔تمہاری بیٹی پاگل ہے تمہیں اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے۔وہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی ہے۔تمہیں ہی اتنی جلدی پڑی ہوئی تھی اس کا نکاح کروانے کی ۔صرف اس لیے کہ وہ کسی اور کو پسند نہ کر لے تم نے بغیر سوچے سمجھے اس پر اتنی بڑی ذمہ داری ڈال دی۔"سارہ اب اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"تم یہ سارا بلیم مجھ پر ڈال رہی ہو۔میں تم سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم نے امائرہ سے کیا کہا ہے یا اس نے کیا سنا ہے۔"شاہزیب نے اپنی بات دہرائی تھی

شاہزیب عنیزہ سے بات کرنے کے بات سارہ کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

شاہزیب نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔"کیا کہا تھا تم نے؟"

"یہی کہ تم یہ نکاح اسی لیے جلدی کروا رہے تھے تاکہ وہ کسی اور کو پسند نہ کر لے اور تمہاری پلاننگ خراب نہ ہو جائے۔"

"کون سی پلاننگ؟"شاہزیب کے پیشانی کی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔

"تمہاری اپنی بہن نے کہا تھا مجھ سے کہ تم اور تمہارا بھائی یہ سب پراپرٹی کے لیے کر رہے ہو۔میں امی سے بات کر رہی تھی اور مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ سن لے گی اور اس طرح ری ایکٹ کرے گی۔اینڈ آئی نو کہ ان سب باتوں میں سو فیصد سچائی ہے۔تم کوئی کام اپنا فائدہ دیکھے بغیر نہیں کرتے۔"

"مجھے افسوس ہے کہ تم اس کی ماں ہو۔تمہیں لگتا ہے مجھے دولت کی کمی ہے۔میرا جو کچھ بھی ہے وہ میرے بچوں کا ہے اور امائرہ اس سب میں برابر کی شریک ہے ۔مجھے فرق نہیں پڑتا وہ اپنے حصے کی وراثت اڑائے یا جو مرضی کرے میں اسے اس

www.novelsclubb.com

کے حق سے محروم نہیں کروں گا۔اپنی گوسپ اور بے تکی باتوں سے اس کا دماغ خراب کیا ہوا ہے۔یو نو واٹ سارہ امائرہ کو نہیں تمہیں ایک اچھے سائیکاٹرسٹ کی ضرورت ہے۔آئی کین سی واٹ یور ہز بنڈ ہیز ڈن ٹو یو۔"شاہزیب پھنکار کر کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے۔

سارہ نے غصے سے سر جھٹکا تھا۔

شاہزیب ریسپشن پر رکے تھے۔ساری پے منٹ کلیئر کی اور ان سے کچھ کہہ کر لفٹ کی جانب بڑھ گئے۔چہرے پر حد سے زیادہ بیزاری اور برہمی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡

اگلے دن وہ ڈسچارج ہو کر گھر آچکی تھی۔وہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب اسے شاہزیب کا میسج آیا تھا۔

"جو بھی سارہ نے کہا اس میں کوئی سچائی نہیں ہے نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ تھا۔ تم ایک بار مجھ سے بات کرتی تو میں خود تمہیں ساری بات بتا دیتا۔ خیر جو ہو گیا سو ہو گیا۔ میں تمہیں زیادہ پریشرائز نہیں کروں گا۔ کل میں واپس جا رہا ہوں۔ تمہارے اکاونٹ میں پیسے ٹرانسفر کر دیے ہیں اور ولی سے بات کر لی ہے کہ تمہیں کچھ سپیس چاہیے۔ سائیکاٹرسٹ کے پاس جاتی رہنا اور اپنا خیال رکھنا اور نیکسٹ ٹائم اس طرح کا کوئی بھی قدم اٹھانے کی جرات

بھی مت کرنا اور جب ناراضگی ختم ہو جائے کال کر لینا۔" امائرہ نے نیم کھلی آنکھوں سے وہ سارا میسج سنا تھا۔ بغیر کوئی جواب دیے فون رکھ دیا۔

سارہ اس کے لیے سوپ لے کر آئی تھی۔ فائزہ اور اس کی دونوں بیٹیاں بھی واپس جا چکیں تھیں۔ اس لیے گھر کافی پر سکون تھا۔ ورنہ ان کی بیٹیوں نے پورے گھر کو سر پر اٹھایا ہوا تھا۔

کیسا فیل کر رہی ہو" سارہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ٹمپریچر چیک کرنا چاہا تھا۔

"اب؟

"بہتر۔" امائرہ نے بیزاری سے جواب دیا تھا۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی اور رائد ایک ہاتھ میں بکے اور دوسرے میں ایک شاپر پکڑے اندر داخل ہوا تھا۔ امائرہ کے لبوں پر ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

وہ سارہ سے جھجھکتا ہوا سلام "کیسی ہو؟ "اس کے انداز میں اپنائیت واضح تھی۔

"اسلام علیکم۔ "کر کے امائرہ کی جانب بڑھا تھا اور امائرہ کو ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے سامنے ہوں۔" اس نے اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائی تھی۔

سارہ اپنے دھیان میں اس کے کمرے کی چیزیں سمیٹنے لگی تھی۔

"تمہیں آئیڈیا ہے تم نے بابا کو کتنا پریشان کیا ہے اتنا خوش تھے کہ انہوں نے تمہارا فرض سرانجام دے دیا۔" رائد نے مسکرا کر کہتے اس کے سر پر چپت لگائی تھی اور بکے سے ایک پھول نکال کر اسے دیا تھا۔

باقی کس کے "وہ اس کے ہاتھ سے پھول اچکتی ہوئی خفا خفا سی بولی تھی۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔" لیے؟

"میری گرل فرینڈ۔"

"اس کا اتنے سے پیٹ نہیں بھرنا۔" امائرہ نے سر جھٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ تمہارے لیے کچھ چاکلیٹز، بلیو بیری کیک اور "اس نے وہ شاپر امائرہ کو تھمایا تھا۔

"ایک گفٹ۔

امائرہ نے وہ کیک باہر نکال کر ساتھ سائیڈ ٹیبل سے چھری نکالی تھی۔

سارہ کمرے سے جا چکی تھی تو "بازنہ آنا تم۔" رائد نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

وہ ذرا ایزی ہو کر بیٹھا تھا۔

"لاسٹ ٹائم میں نے نائف سے وین" امائرہ نے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

کاٹی تھی واللہ بہت درد ہوئی تھی۔دوبارہ نہیں کاٹ سکتی۔ڈونٹ وری۔

ڈھیٹوں کی طرح مسکرائی تھی۔اور کیک کٹ کر کے رائد کی جانب بڑھایا تھا

"کل جا رہے ہو؟"۔

رائد نے آس پاس نظریں گھما کر اس کے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔باقی گھر کے مقابلے

میں اس کا کمرا

خاصا خوبصورت تھا۔"بتایا تو تھا تمہیں۔"

امائرہ نے سر ہلا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لسن نیکسٹ ٹائم کسی کا مرڈر کر لینا لیکن خود کشی مت کرنا۔ بابا تمہارا مرڈر کور اپ کر لیں گے لیکن یہ سب روز روز ہینڈل کرنا ان کے لیے بہت مشکل ہے۔" رائد نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

"ٹیپیکل رائد۔ شاہزیب خان کی پہلی اولاد۔" امائرہ نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اپنا فون دینا ایک منٹ۔" رائد نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا تھا۔

امائرہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے فون ان لاک کر کے اسے تھمایا تھا۔ "ماما کا نمبر کس نام سے سیو ڈ ہے۔"

"ناگن۔" امائرہ سر کھجاتے ہوئے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

رائد نے فون سے سر اٹھا کر اسے گھورا تھا۔رائد نے عنیزہ کا کانٹیکٹ کھولا تھا پھر کچھ چیک کر کے فون واپس امائرہ کو تھما دیا۔"میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا۔"رائد محبت سے اس کا تھپک کر جا چکا تھا۔

وہ سارہ سے "ماما میرے کوئی سے بھی کپڑے نکال دیں۔مجھے چینج کرنا ہے۔" مخاطب ہوئی تھی۔

سارہ وارڈروب کی جانب بڑھ گئی تھی۔اسی وقت امائرہ کو عنیزہ کی کال آئی تھی۔امائرہ نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کال پک کر لی تھی اور فون سپیکر کر رکھ کر کیک کھانا شروع کیا تھا۔سوپ وہیں پڑا ہوا تھا۔

میں نے سوچا میری پیاری سوتیلی بیٹی کو خیال آنا نہیں کہ وہ میرا اپنی جان بچانے پر شکریہ ادا کر دے تو میں ہی کال کر

لیتی ہوں۔"عنیزہ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح خوشگوار تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ نے میری نہیں اپنی جان بچائی ہے" امائرہ ماما کے لفظ پر زور دے کر بولی تھی۔

"ڈیئر ماما۔

کیا مطلب؟" عنیزہ نے بظاہر نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"مطلب یہ کہ ڈیڈ کو تو نہیں پتہ میری خودکشی کرنے کا ریزن تو جب وہ انویسٹیگیشن کرتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ آپ نے لاسٹ ٹائم مجھے کال کی تھی اور یہی نہیں بلکہ مرنے کا مشورہ بھی دیا تھا۔" امائرہ کا انداز سرد تھا۔

تم مجھے مجبور کرتی ہو کہ میں تم سے اتنی" عنیزہ نخوت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

"نفرت کروں۔

"اور مجھے تو اس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔" امائرہ کا انداز بے لچک تھا۔

"واٹ ایور۔ خیر تم مجھے پانچ منٹ پہلے بھی بتا دیتی کہ تم یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تو میں یہ نکاح ہونے سے روک لیتی۔" عنیزہ نے موضوع بدلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ یہ سب کیسے کرتیں؟"

میں تمہیں وہ کر کے دکھاتی جو تمہاری سگی ماں "عنیزہ مسرور لہجے میں بولی تھی۔

"نہیں کر سکی۔

الماری میں کپڑے رکھتے ہوئے سارہ ایکدم رک گئی تھی۔

اسے پچاس فیصد اندازہ تھا کہ عنیزہ کیا کہے گی اور جو وہ کہے گی اس سے امائرہ کو

امائرہ نے کیک کا چھوٹا "اور وہ کیا ہے؟" تکلیف ہو گی لیکن وہ خود کو آزما رہی تھی۔

ساپیس منہ میں رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں ایک گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لیے تمہیں بد کردار ثابت

کرتی۔ میں تمہاری ساس کو بتاتی کہ ان کی ہونے والی بہو پاگل ہونے کے ساتھ

ساتھ بد تمیز، بدزبان اور منہ پھٹ ہونے جیسی خوبیوں کی حامل ہے۔ میں جانتی

ہوں تم نے دو دن پہلے خودکشی کی کوشش کی ہے لیکن تم بھی یہ بات مانتی ہو گی کہ

تم ولی جہانزیب جیسا لڑکا ڈیزرو نہیں کرتی۔تم سے یہ سب رشتے نبھائے جائیں گے ہی نہیں۔بہتر ہے تم جلد از جلد اس سب کو ختم کر دو۔اور اگر اس سب میں تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑی تو میں حاضر ہوں۔اور میں وعدہ کرتی ہوں امائرہ میں وہ کروں گی جو تمہاری ماں نہیں کر سکی امائرہ۔"

“It is so kind of you Aneeza and I will definitely call you for inviting you to my funeral. Goodbye.”

سارہ نے ٹراؤزر شرٹ نکال کر امائرہ کے پاس رکھ دی تھی۔"کافی انڈر سٹینڈنگ ہیں تمہاری اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ۔"سارہ نے یونہی تبصرہ کیا تھا۔

امائرہ تلخ سا مسکرائی تھی۔۔"ہونی آپ کے ساتھ چاہیے تھی۔"

"آئی ڈونٹ تھنک سو کہ تمہیں مزید مجھے بلیم کرنا چاہیے کیونکہ آج تم بھی بالکل اسی سٹیج پر کھڑی ہو جہاں میں تھی امائرہ۔شاہزیب تمہارا باپ ہے اس کے باوجود وہ تمہارے ساتھ زیادتی کر سکتا ہے اور میرا تو وہ شوہر تھا۔اس نے تمہیں دھوکہ دیا تم اس سے بات نہیں کر رہی لیکن کچھ دیر بعد کرنے لگ جاؤ گی لیکن میں ایک بیوی سارہ اس کے پاس "ہونے کے بعد اس طرح کے جھوٹ کیسے برداشت کرتی۔ بیٹھی تھی۔

امائرہ ہنسی تھی۔"اوہ رئیلی ماما۔واٹ اباؤٹ دِس وومین عنیزہ۔اس کے ایک بیٹا ہونے کے باوجود ڈیڈ نے آپ سے شادی کی اور ڈیڈ کی دوسری شادی کا سن کر وہ ڈیڈ کو چھوڑ کر نہیں گئی کیونکہ اس کے پیچھے اس کے دو بیٹے تھے۔اس نے بھی تو اپنے بیٹوں کے لیے کمپرومائز کیا اور ڈیڈ نے آپ سے پسند کی شادی کی تھی۔آپ کا تعلق محبت پر بنا تھا لیکن سچ یہ ہے آپ صرف ڈیڈ کے پیسے کی وجہ سے ان کی طرف

مائل تھیں اور وہ اٹریکشن کچھ سالوں میں ختم ہو چکی تھی۔آپ ایک آزاد زندگی گزارنا چاہتی تھیں جو آپ شاید ڈیڈ جیسے انسان کے ساتھ نہیں گزار سکتیں تھیں۔اس لیے وہ آپ کو برے لگنے لگے ماما۔سو ڈونٹ ایور کمپیئر یور سلیف ود می۔مجھے اینزائٹی اور ڈپریشن ہے۔میرا پورا بچپن ٹرامازسے بھرا ہوا ہے۔آپ کی زندگی ایسی نہیں تھی۔آپ نے اپنے مقاصد کی وجہ سے ڈیڈ کو چھوڑا تھا اینڈ واٹ اباوٹ می ماما۔آپ نے ایک بار پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا کہ میں کس حال میں ہوں۔مائیں تو بچوں کے لیے جان بھی دے دیتی ہیں اور شاید آپ بھی اپنے بچوں کے لیے یہی حوصلہ رکھتی ہوں لیکن وہ بچہ میں کبھی نہیں ہوں گی ماما۔میں ہزار دفعہ ڈیڈ کو برا بھلا کہہ لوں۔ان سے لڑوں۔بات نہ کروں بدتمیزی کروں۔انہوں نے مجھ پر گواپ نہیں کیا ماما جیسے آپ نے کیا تھا۔اس لیے نیکسٹ ٹائم مجھے اس طرح کی بات کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیجئے گا۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں

آپ کو معاف کر دوں گی تو آپ غلط ہیں۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے وہ کپڑے اٹھا کر چلی گئی تھی۔

سارہ وہیں بیٹھی تھی۔ لاجواب اور خاموش۔ آخر کار امائرہ بڑی ہو چکی تھی۔

✡✡✡✡

امائرہ کو اپنے کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی اسی لیے وہ تازہ ہوا لینے ٹیرس پر آئی تھی۔ وہ پر سکون انداز میں کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی ہوئی تھی جب اچانک کرسی ہلنے کی آواز سماعت میں پڑنے پر اس کی آنکھیں کھلیں تھیں۔ وہ زید تھا جو اس کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔" اس کا انداز سپاٹ تھا۔

"میں اس وقت اس زون میں نہیں تھی کہ صحیح غلط کے بارے میں سوچتی۔" امائرہ نے اوپر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"تمہیں ایک دفعہ میرا خیال نہیں آیا؟"

امائرہ نے جواب نہیں دیا تھا۔اس کا سوال بہت مشکل تھا۔"مجھے تمہاری بات سننی چاہیے تھی۔آئی ایگری۔یہ نکاح نہیں ہونا چاہیے تھا۔میں ان ذمہ داریوں کو کبھی نہیں پورا کر پاؤں گی۔"اس کا لہجہ شکستہ تھا۔

"کیا کرنا ہے آگے؟"

"جو ہو گا اسے ہوتا دیکھوں گی۔میں فیوچر کا سوچ کر اپنے آپ کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی۔"امائرہ کے لہجے میں بے بسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور اس فیوچر میں میں ہوں گا؟"زید نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔اس کا انداز سنجیدہ تھا۔آنکھیں سرخ تھیں جیسے وہ کئی راتوں سے سویا نہ ہو۔

"زید۔۔۔تم کیوں ایسی باتیں کرتے ہو کہ مجھے اپنا آپ ان فیئر اور برا لگنے لگے؟"امائرہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"پوری دنیا کے لیے برا بن سکتا ہوں۔ تمہارے لیے نہیں۔ تمہارا برا سوچ نہیں سکتا۔ تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ جا رہا ہوں واپس۔ اپنا خیال رکھنا۔" مسکرا کر کہتا ہوا وہ اٹھ گیا تھا۔

"لیکن ہاں ایک بات یاد رکھنا مائرہ۔ جب تمام دروازے بند ہو جائیں۔ جب تمہیں سب چھوڑ جائیں تو ایک شخص ہمیشہ تمہارے لیے کھڑا ہو گا۔ برے وقت کا ایک اچھا ساتھی بن کر۔" زید نے وہی ہیرے کی انگوٹھی اس کے ہاتھ میں تھمائی تھی جو اسے ولی نے دی تھی۔ وہ اسی رات اس نے غصے میں نکال کے پھینک دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زید۔" امائرہ نے اسے پکارا تھا۔

زید وہیں رک گیا تھا۔ وہ اس کی جانب پلٹا نہیں تھا۔

"تھینک یو سو مچ فار ایوریتھنگ۔" امائرہ کے لہجے میں خلوص تھا۔

"میں نے تمہارے لیے کچھ کیا ہی نہیں جو کیا اپنے لیے کیا۔اپنا خیال رکھنا۔" زید مٹھیاں بھینچ کر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا تھا یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔وہ اب وہاں اکیلی تھی۔دل میں ایک چبھن ہونے لگی تھی لیکن اسے ان سب کی عادت تھی۔وہ شخص اسے ایک ہی لمحے میں پر سکون اور بے سکون کرنے کا ہنر جانتا تھا۔وہ اس کے برے وقت کا ایک اچھا ساتھی تھی۔

✡✡✡✡

زید گھر پر اکیلا تھا۔صبح اٹھ کر ناشتہ کیا اور کہیں جانے کی نیت سے تیار ہوا۔گھر سے نکلتے ہی سرد ہواؤں اور برف باری نے اس کا خوش آمدید کیا تھا۔دروازہ لاک کرتا وہ زینے اترنے لگا تھا۔دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھے۔

سامنے سے گزرتے ہوئے کرس کی نظر اس پر پڑی تھی۔ "ہیلو زی۔ تم کب واپس آئے۔"

"کل رات۔" زید نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے جواب دیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھے۔ سر پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس سے آدھے بال باہر آرہے تھے۔ "پاکستان میں بہت اچھا موسم تھا میری تو روح جم گئی ہے کل کی یہاں آکر۔"

"لاسٹ ویک سے ٹمپریچر مائنس میں ہے اور سنو فال ہو رہی ہے۔ تم سناؤ کوئی بات بنی۔" کرس ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہا تھا۔ وہ زید کا بچپن کا دوست تھا اور ان کا گھر بھی ایک ہی سٹریٹ میں تھا۔ جب امائرہ یہاں رہنے آئی تھی کرس اسے اس وقت سے جانتا تھا اور وہ زید کی اسے لے کر فیلنگز سے بھی بخوبی واقف تھا۔

"اونہوں۔"زید نے بات ٹرخانے والے انداز میں جواب دیا تھا جیسے اس کا بات کرنے کا موڈ نہ ہو۔

"سوواٹ؟"کرس متجسس تھا۔

"اس کا نکاح ہو گیا۔ دیٹس اٹ۔"زید ختمی انداز میں بولا تھا۔

کرس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔"سیڈ۔ دراصل تم نے اس سے بالی ووڈ موویز والی محبت ہی نہیں کی اس لیے وہ تمہیں نہیں ملی۔"وہ اب اسے چھیڑ رہا تھا۔

"کیا کسی کو بے حد چاہنا اسے پانے کے لیے کافی ہوتا ہے"زید اس سے سوال پوچھ رہا تھا۔ جیسے وہ کچھ الجھا ہوا ہو۔

"ہاں میرا خیال ہے۔"کرس نے کندھے اچکائے تھے۔ اسے اندازہ تھا کہ زید بہت دکھی تھا تو وہ کسی طرح اسے ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے بہت چاہا تھا اور اسے یوں بے حد چاہنا میرے دل کو خالی کر گیا۔" زید کرب سے کہہ کر ایک جگہ رک گیا تھا۔ وہ دونوں اب بس سٹاپ پر کھڑے تھے۔ کرس نے دونوں لب آپس میں پیوست کیے تھے۔ اب وہ اپنے دوست کو اس کی ناکام محبت پر کیا دلاسہ دے۔

"تم نے اسے کہا میری ویڈیوز ڈیلیٹ کر دے۔" کرس پانچ منٹ کی مکمل خاموشی کے بعد بولا تھا۔

"میں کیوں کہوں گا یہ تم دونوں کا ذاتی مسئلہ ہے۔" زید نے لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مین۔ دیٹس وائے آئی ڈونٹ لائک ہر۔ بلیک میلر۔" کرس نے نخوت سے کہہ کر سر جھٹکا تھا۔ اسے کبھی بھی امائرہ پسند نہیں آئی تھی۔ اس کے لیے وہ لڑکی بہت سٹریٹ فارورڈ اور بد تمیز تھی لیکن زید اس کے خلاف کچھ نہیں سنا تھا۔

"تمہیں اسے پسند کرنا بھی نہیں چاہیے۔" زید نے جیسے اسے تنبیہ کی تھی۔

"کیونکہ وہ کمیٹڈ ہے۔اس طرح تو تمہیں بھی اس کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے۔" کرس محظوظ ہو رہا تھا۔

"گیٹ لاسٹ۔" زید بڑبڑاتا ہوا بس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"شام کو پارٹی ہے جون کی طرف سے۔ گریجوایشن ہوئی ہے اس کی۔" کرس نے آواز بلند کر کے اسے بتایا تھا۔

"آئی ایم ناٹ کمنگ۔" زید بغیر پلٹے اسے جواب دیتا بس میں سوار ہو گیا تھا۔دل عجیب بے چینی اور خالی پن کا شکار تھا۔کسی کام میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا اور اب یہ مسئلہ اور کئی دن چلنا تھا۔

کئی گھنٹے گزرنے کے بعد وہ بس وین کوور کے ایک سٹیشن پر رکی تھی۔وہاں سے ٹیکسی لے کر وہ ایک قبرستان پہنچا تھا۔کچھ دیر باہر کھڑے ہو کر ان قبروں کو دیکھتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا پھر آگے بڑھ گیا۔ قطار در قطار بنی قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا تھا۔اس قبر کی تختی پر نام کی جگہ شانزے یاسر لکھا تھا۔وہ کافی دیر تک اس تختی پر لکھا نام پڑھتا رہا۔"جانے والے لوگ واپس کیوں نہیں آتے اور وہ آتے ہی کیوں ہیں جب انہوں نے چھوڑ جانا ہوتا ہے۔"وہ تلخی سے سوچتا رہا ۔اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کتنی دیر وہاں بیٹھا رہا لیکن اس نے وہاں بہت پر سکون محسوس کیا تھا۔

وہ وین کوور کی گلیوں میں چلتا ہوا ایک گھر کے پاس رکا تھا اور دروازے پر لگی ہوئی بیل دی۔سامنے سے ایک لگ بگ پچاس سالہ عورت نے دروازہ کھولا تھا اور زید کو دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"تمہیں مجھے اپنی آمد کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تھا۔"آسیہ نے اس کے داخل ہوتے ہی شکوہ کیا تھا۔

زید نے گردن موڑ کر گہری سانس کھینچی تھی۔"ایک کام سے آیا تھا یہاں سوچا آپ سے بھی مل لیتا ہوں۔"اس نے لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔

"وہ کام کوئی گاڑی یا لڑکی تو نہیں۔"آسیہ نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

زید کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلی تھی۔"نہ کریں پھوپھو میں بہت دکھی ہوں۔"وہ ہلکا سا ہنس دیا تھا۔

"تم کس بات سے دکھی ہو رہے ہو۔مجھے کون سا لڑکیوں کی کمی ہے۔یہ تمہارا ہی کہا ہوا جملہ ہے نہ۔"آسیہ معنی خیز مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کر دی نہ آپ نے پھوپھو والی بات۔"زید آنکھیں سکیڑ کر بولا تھا ساتھ ہی دھپ کر کے لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اب میں ماسیوں والی تو کرنے سے رہی۔ہو گیا اس کا نکاح؟"آسیہ بھی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

زید نے سر کو جنبش دی تھی۔

"وہ خوش تھی؟"

"نہیں۔"

"تمہارے دل میں کوئی امید تو نہیں جاگ رہی۔" آسیہ نے بغور اس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کی تھی۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جہاں ہمارے ماں باپ کی پسند کی ہوئی شادیاں آٹھ دس سال بعد ٹوٹ سکتی ہیں تو ایک مجبوری میں کیا ہوا نکاح کیوں نہیں۔ لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ آئی جسٹ وانٹ کہ وہ خوش رہے۔ وہ آلریڈی اتنا ٹوٹی ہوئی ہے مزید اسے بکھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔" زید بولا تو انداز بالکل سادہ تھا۔

"مجھے لگا تھا تم کہو گے میں ہر ممکن کوشش کروں گا اس نکاح کو توڑنے کی۔ ہر پیر اور بابا کے پاس جاؤں گا۔ دم اور تعویز کرواؤں گا اس وقت تک چین نہیں لوں گا

جب تک محبوب تمہارے قدموں میں نہ پہنچ جائے۔ تم نے تو بہت جلدی ہار مان لی۔" آسیہ جیسے ذرا سا مایوس ہوئی تھی۔

"حد ہے پھوپھو آپ کو میں ایسا لگتا ہوں۔" زید کی آواز میں صدمہ تھا۔

"تمہارا مسئلہ پتہ کیا ہے زید تم کسی سے محبت نہیں کرتے، تم کسی کے ساتھ سنسیئر نہیں ہوتے، کسی کی زیادہ پروا نہیں کرتے، کوشش کرتے ہو کسی کے ساتھ ایموشنلی اٹیچ نہ ہو لیکن جس کے لیے تمہارے دل میں جذبات ہوں تم اس کی محبت میں بہت شدید ہو جاتے ہو۔ تم انہیں اپنی دنیا بنا لیتے ہو ایسا ہی رشتہ تمہارا شانزے کے ساتھ تھا اور ویسا ہی رشتہ تم نے امائرہ کے ساتھ بنا لیا۔"

"ہو گیا آپ کا تو کچھ کھلا دیں بھوکا آیا ہوں۔" زید مزید اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے بات بدل دی۔

"میرے نہ گھٹنوں میں درد ہے اس لیے وہ رہا کچن اور اس میں سارا سامان موجود ہے تم خود بنالو جو بنانا ہے۔" آسیہ ذرا سیدھا ہو کر بیٹھی تھی۔

"بچے کہاں ہیں آپ کے۔" وہ بغیر کچھ کہے اٹھ گیا تھا۔

"اپنے اپنے کاموں پر نکلے ہوئے ہیں۔ تم بتاؤ گھر گئے تھے امی ابو کیسے ہیں۔"

"سب ٹھیک ہیں کسی نے نہ آپ کو یاد کیا نہ ہی آپ کے بارے میں پوچھا۔" زید کیبنٹ کھول کر مطلوبہ سامان تلاش کرنے لگا تھا۔

آسیہ نے اس کی پشت کو دیکھا تھا پھر وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرادی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡

شاہزیب کو گئے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ سارہ بھی واپس جا چکی تھی۔ امائرہ نے ولی کو بلاک کر دیا ہوا تھا۔ اس لیے اس کے بعد ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ وہ اسی طرح اپنے آپ کو لوگوں سے دور کر لیا کرتی تھی۔

آج حمزہ کا ڈومیسٹک سیزن کا پہلا میچ تھا اور اس نے امائرہ کو کہا تھا کہ وہ اسے سپورٹ کرنے کے لیے کرکٹ گراؤنڈ ضرور آئے۔

کھلی جینز کے ساتھ سفید ٹاپ اور جوگرز پہنے، آنکھوں پر سیاہ سن گلاسز لگائے اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر پارک کی تھی۔ وہ چلتی ہوئی اس وسیع کرکٹ گراؤنڈ کے سٹننگ ایریا میں بیٹھ گئی تھی۔ وہاں اور بھی فیملیز بیٹھی ہوئی تھیں۔

گراؤنڈ کے درمیان بنی ہوئی پچ کر دو کھلاڑی بیٹ پکڑے کھڑے تھے جو کہ جامنی رنگ کی کٹ میں ملبوس تھے اور مقابل ٹیم کی کٹ پیلے رنگ کی تھی۔ یہ ڈومیسٹک کرکٹ کا ون ڈے میچ تھا۔

www.novelsclubb.com

ان میں ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا تھا۔ تبھی ڈریسنگ روم سے حمزہ سر پر ہیلمٹ، ٹانگوں پر پیڈ، ہاتھوں میں گلوز اور ایک ہاتھ میں بیٹ پکڑے گراؤنڈ میں داخل ہوا تھا۔

امائرہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔ پھر اس کے لیے تالیاں بجائیں تھیں۔ حمزہ نے اس جانب گردن موڑ کر دیکھا تھا۔ وہ وہیں بیٹھی تھی۔ دھوپ اس کے چہرے پر پڑھ رہی تھی۔

حمزہ نے ایک سکون کی سانس خارج کی تھی۔ ماں باپ نہ سہی لیکن کوئی تو تھا جو ہمیشہ اس کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا اس کا بہترین دوست بن کر۔

ان سب سے دور ولی ابھی ابھی وی آئی پی سٹینڈ میں بیٹھا تھا۔ وہ یہاں کسی سے ملنے آیا تھا۔ اس کی نظر دور بیٹھی امائرہ پر پڑی تھی۔ ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ "آخر وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔" ولی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔ وہ جس آدمی سے ملنے آیا تھا مل چکا تھا لیکن وہ وہیں بیٹھا امائرہ کو دیکھ رہا تھا۔ اسے شاید زندگی میں پہلی دفعہ کسی لڑکی میں اتنی دلچسپی ہوئی تھی یا شاید نئے نئے نکاح کا اثر تھا۔ شاہزیب نے جانے سے پہلے اس سے کہا تھا کہ امائرہ

کی نیچر ذرا مختلف ہے،اسے یوں گھلنے ملنے میں وقت لگتا ہے اور اس طرح اچانک نکاح ہونے پر وہ کچھ ڈسٹربڈ ہے اور اسے سپیس چاہیے۔ولی کو ان کی کسی بات سے اعتراض نہیں تھا اور انعم نے اس کی تربیت بھی ایسی ہی کی تھی کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی چوائس کی رسپیکٹ کرتا تھا۔یہ تو طے تھا کہ وہ یہاں بیٹھا اسے دیکھتا رہا تھا لیکن اس کے پاس نہیں جائے گا۔

کسی پلیئر نے سنچری بنائی تھی۔اس نے کمنٹری میں سنا تھا۔امائرہ کھڑی ہو کر اس کے لیے تالیاں بجا رہی تھی۔وہ خوش تھی نکاح والے دن سے کہیں زیادہ۔اگلی دو بالز میں میچ ختم ہو چکا تھا۔ان کی ٹیم جیت چکی تھی۔

حمزہ نے ہیلمٹ اتار کر سجدہ کیا تھا اور اس وقت ولی کو سمجھ آیا تھا کہ وہ حمزہ تھا۔امائرہ کا کزن۔

ولی امائرہ اور اس کے ننھیال کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا۔اسے پہلی بار معلوم ہوا تھا کہ امائرہ کا کزن کرکٹ کھیلتا ہے اور وہ بھی اتنے اچھی شاٹس اور انداز کے ساتھ۔کمنٹری میں جس طرح اسے سراہا جارہا تھا اس لیے ولی کافی متاثر ہوا تھا۔

حمزہ ڈریسنگ روم کی طرف جاتے جاتے دوسری جانب پلٹ گیا تھا۔وہ امائرہ کے پاس آیا تھا۔

آئی ایم سو پراؤڈ آف یو حمزہ۔آئی کانٹ "امائرہ مسکراتے ہوئے اسے بتارہی تھی۔

"ٹیل یو۔

"آئی نو تم سے زیادہ خوش اور کون ہو گا۔اینڈ آئی ایم پراؤڈ ٹو ہیو یو ان مائی لائف۔"حمزہ سرشاری سے کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

"ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ایڈیٹ تمہیں پتہ نہیں کیسے اتنی جلدی رونا آجاتا ہے۔"امائرہ نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہ نہ میں بالکل "اس نے فوراً اپنی بتیسی نکالی تھی۔ "مرد کو درد نہیں ہوتا۔"

"ایموشنل نہیں ہو رہا۔

امائرہ "اب جاؤ اپنا مین آف دی میچ لو۔ آج شام کا کھانا میری طرف سے۔ بائے۔" ہاتھ ہلا کر پلٹ گئی تھی۔

حمزہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔ "میرے نیوٹر شنسٹ نے گلا کاٹ دینا ہے میرا۔"

"اور کرو اپنی زندگی کے ساتھ ایکسپیریمنٹ۔" زیرِ لب بڑبڑاتے ہوئے ولی اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔ اسے بے اختیار رائد کی کہی گئی بات یاد آئی تھی۔

✡✡✡✡✡

سڈنی کا موسم بہت خوشگوار تھا۔ ساؤتھ ویلز سے آتی ہوئی سرد ہوائیں موسم کو اور دلکش بنا رہی تھیں۔ بلیو ڈریس پینٹ کے ساتھ آسمانی رنگ کی شرٹ پہنے فارمل

طور پر تیار ہوئے رائد ذہن میں کئی سوچیں لیے گھر سے نکلا تھا۔اسے شاہزیب کے ساتھ آفیس جاتے ہوئے ہفتہ ہونے والا تھا۔آج کسی اہم میٹنگ کے تحت وہ شہر سے باہر تھے اس لیے وہ اکیلا جا رہا تھا۔

وہ اپنی ہی دھن میں مگن ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اچانک اس کی گاڑی کے سامنے ایک لڑکی آئی تھی اس نے بمشکل بریک لگائی تھی گاڑی رک گئی تھی لیکن اس لڑکی کو لگ کر۔رائد صدمے اور حیرت سے ملے جلے تاثرات لیے گاڑی سے نکلا تھا۔

"گاڑی چلانے کا ایک اصول۔چاہے غلطی تمہاری ہو الزام دوسرے کو دو۔"اسے بے اختیار امائرہ کی یاد آئی تھی۔

"ایکسکیوزمی۔آر یو اوکے؟"وہ کوئی نوجوان لڑکی تھی۔تیکھے نقوش،سانولی رنگت،موٹی موٹی آنکھیں جن سے وہ رائد کو کھا جانے والی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جاہل انسان۔" وہ زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔

رائد کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔یقیناً وہ لڑکی پاکستانی یا انڈین تھی۔

"تمہیں اندازہ ہے میری زندگی میں کتنے مسئلے چل رہے ہیں ایک بے روزگاری، دوسرا یہاں رہنے کے اخراجات اور تیسرا تم جیسے لوگ جو میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔" وہ خالصتاً اردو میں روانی میں بولتی جا رہی تھی یہ سوچتے ہوئے کہ سامنے کھڑا چھے فٹ کا لڑکا کون سا اس کی زبان سمجھ سکتا ہے۔

"اگر تمہیں خودکشی کرنی ہے تو جا کر سمندر میں چھلانگ لگاؤ۔اٹس ناٹ آ گڈ آئیڈیا۔" رائد اب کی بار اردو میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی غصے سے اسے دیکھتی رہی۔"اتنے برے دن نہیں آئے میرے۔خودکشی کریں میرے دشمن۔" وہ اٹھنا چاہ رہی تھی لیکن اس سے اٹھا نہیں گیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو لگی تو نہیں ہے۔" اب کی بار رائد کا انداز سنجیدہ تھا۔اس نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

وہ اسے غصے سے گھورتی ہوئی گاڑی کا سہارا لے کر اٹھی تھی۔رائد کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے زیادہ تو کیا تھوڑی بھی نہیں لگی کیونکہ اس نے بروقت پر بریک لگالی تھی۔

رائد نے گاڑی سے پانی کی بوتل نکال کر اس کی جانب بڑھائی تھی اس نے ایک دو گھونٹ پانی پی کر اسے واپس تھمادی۔"سکالرشپ سٹوڈنٹ؟" رائد کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ یقیناً سٹوڈنٹ تھی اور پڑھنے کے لیے آسٹریلیا آئی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیوں بتاؤں گی میں۔جان لینے والے تھے تم میری۔اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو پیچھے میرا خاندان کیا کرتا۔" وہ اب بھی اس پر چڑھائی کر رہی تھی۔

"فاتحہ پڑھ دیتے۔جانے والے کو کون روک سکتا ہے۔" رائد نے شانے اچکائے تھے۔"پاکستان سے ہو انڈیا سے۔" رائد کا انداز عام سا تھا۔

"تم کہاں سے ہو؟" وہ سوال پوچھ رہی تھی۔

"پاکستان۔"

"انڈیا۔دلی سے۔" کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے اپنے بارے میں بتایا تھا۔

"نام؟"

"زلیخا عباس۔"

"رائد شاہزیب۔کہاں جانا ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔" ساتھ ہی رائد نے اپنی گھڑی دیکھی تھی۔ابھی اس کے آفیس پہنچنے میں وقت تھا۔

"میری امی کہتی ہیں کہ لوگوں پر یقین نہیں کرتے اور اندھے لوگوں پر تو بالکل نہیں۔" زلیخا سینے پر ہاتھ باندھ کر اطمینان سے بولی تھی۔

"ایک منٹ تم مجھے اندھا کہہ رہی ہو۔" رائد کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔

"تو تمہیں ایک چلتی پھرتی لڑکی نظر آنی چاہیے تھی۔" زلیخا ابرو اچکائے جتا رہی تھی۔

"یو نو واٹ میں سوری نہیں کہہ رہا۔ اتنا ٹائم ویسٹ کیا ہے میرا۔ عجیب عورت ۔" رائد سر جھٹکتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔ اگلے ہی پل وہ پوری رفتار سے وہاں سے نکل گیا تھا۔

زلیخا منہ بنائے اس بڑی سی گاڑی کو دور جاتا دیکھتی رہی تھی۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

امائرہ کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔ وہ صبح اٹھ کر بے دلی سے تیار ہوئی تھی۔ کچن میں آ کر فریج میں کچھ کھانے کے لیے ڈھونڈا۔ وہاں اسے کچھ خاص نہیں ملا تھا۔ بریڈ پر جیم لگا کر وہ باہر نکلی تھی۔ وہ پہلے ہی دیر سے جاگی تھی۔ سلیم چاچا سے

گیٹ کھولنے کا کہہ کر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی اور یونیورسٹی کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔

اتنی بڑی یونیورسٹی میں جگہ جگہ گھوم کر آخر کار اسے اپنا ڈیپارٹمنٹ اور کلاس روم مل چکا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح آخری قطار میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ٹیچر کلاس میں داخل ہوئی تھی۔

وہ ایک ایک کر سب سے ان کا انٹروڈکشن لے رہی تھی اور امائرہ کو ان چیزوں سے سخت کوفت ہوتی تھی۔ شاید وجہ اس کا لو کانفیڈینس تھا۔ اس سے کبھی لوگوں کے سامنے بولا نہیں جاتا تھا۔ نہ ہی اس نے آج تک کوئی تقریر کی تھی نہ ہی اسے کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آخر کار اس کی باری آچکی تھی۔وہ اٹھنے لگی تھی تبھی اس کا فون نیچے گرا تھا تھا۔وہاں موجود تمام افراد کی نظریں اب اس پر تھیں۔"اف۔"اس نے جھک کر فون اٹھایا تھا۔

"میرا نام امائرہ شاہنزیب ہے اور میں نے بیکن ہاؤس سے او لیولز اور اے لیولز کیے ہیں۔"

ٹیچر نے اس سے سوال کیا تھا۔"یہ سبجیکٹ چوز کرنے کی کوئی خاص وجہ؟"

"بس اچھا لگتا ہے۔"وہ مختصر سا جواب دے کر واپس بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ ہی یہ کیوں ہوتا ہے۔"اپنا فون دیکھا جس کی پروٹیکشن والی سکرین ٹوٹ چکی تھی۔

"ہائے آئی ایم ایمان۔"وہ اٹھنے لگی تھی جب اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

امائرہ نے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔"امائرہ۔"

"میں نے آپ کی پکچرز دیکھیں تھیں انسٹا گرام پر۔"وہ پرجوش ہو کر بتا رہی تھی۔

امائرہ کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔"واٹ؟"

میرا مطلب نکاح کی"وہ امائرہ کے یوں ری ایکٹ کرنے پر ذرا سنبھل کر بولی تھی۔

"پکچرز۔ولی جہانزیب کے ساتھ۔

"میرا مطلب تھا آپ کے نکاح کی پکچرز۔گورنر آف پنجاب کے بیٹے ولی جہانزیب کے ساتھ۔"ایمان اس کے یوں ری ایکٹ کرنے پر ذرا سنبھل کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کی آنکھوں میں صدمہ اترا تھا۔ولی اور اس کے خاندان کو ناپسند کرنے کی ایک اور وجہ مل گئی تھی۔اب کیا وہ ہر جگہ ان کی وجہ سے جانی جائے گی اس کی پرائیوسی کا کیا۔کل سے تو نہیں آتی اس یونیورسٹی۔اس نے بیٹھے بیٹھے خود سے عہد کیا تھا۔"وہ میرے تایا ہیں۔"

"واقعی یہ تو مجھے پتہ ہی نہیں تھا۔انفیکٹ یہ تو کسی کو بھی نہیں پتہ تھا۔آپ کے نکاح کی پکچرز پورا ہفتہ ٹرینڈ نگ پر رہی تھیں۔" وہ اور بھی بہت چیزوں کو سراہ رہی تھی لیکن امائرہ اس کو نظر انداز کرتی اپنی سوچوں میں گم تھی۔

وہ تو خودکشی کر کے ساری دنیا کو بوئیکوٹ کر کے بستر سے لگی ہوئی تھی اسے کیا معلوم تھا کہ سوشل میڈیا پر کیا چل رہا ہے۔

امائرہ باقی دو کلاسز میں بھی ایمان کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔وہ لڑکی زیادہ بولتی تھی لیکن اس کی نیچر بہت اچھی تھی۔چلو مجھے تو کم بولنا پڑے گا نہ۔

www.novelsclubb.com

فری ہوتے ہی امائرہ نے وہاں سے نکلنے کی کی تھی۔راستے میں اس نے کے ایف سی کے ڈرائیو تھرو سے شیک لیا تھا۔وہ وہیں رکی ہوئی تھی۔جب اس کے پہلو میں ایک گاڑی رکی تھی۔امائرہ سیٹ بیلٹ باندھ رہی تھی جب ایکدم کسی نے اس کی

ونڈ سکرین کھٹکھٹائی تھی اس نے ہڑبڑا کر سر اٹھایا تھا۔وہ الہان تھا جہانزیب کا دوسرے نمبر والا بیٹا۔

امائرہ نے فوراً ونڈ سکرین نیچے کی تھی۔"اسلام علیکم الہان بھائی۔"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو امائرہ؟"الہان نے مسکراتے ہوئے نرمی سے پوچھا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟"

"ہیلتھی اینڈ کوائٹ فٹ۔آؤ تمہیں اچھا سا کھانا کھلاتا ہوں اور بات چیت کرتے ہیں جلدی تو نہیں کہیں جانے کی۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سوچنے کے لیے کچھ وقت لیا تھا۔

"بہانہ سوچ رہی ہو؟"الہان اس کی ان عادتوں سے خوب واقف تھا۔

امائرہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا۔ پھر سیٹ بیلٹ اتارتی ہوئی وہ گاڑی سے نکل گئی۔ وہ الہان کو بہت پہلے سے جانتی تھی بلکہ اپنے تایا کے خاندان میں سے وہ صرف الہان کو ہی تھوڑا بہت جانتی تھی۔

وہ دونوں اب ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ الہان ویٹر کو آرڈر نوٹ کروا رہا تھا اور امائرہ سانس روکے آس پاس بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

الہان اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ "سو واٹس گوئنگ اون؟"

"یونیورسٹی کا پہلا دن تھا آج۔"

www.novelsclubb.com

سو کیسا رہا تمہارا فرسٹ "الہان نے کہنیاں میز پر ٹکا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ڈے۔

"عجیب۔" امائرہ بالوں کو پیچھے کرتی ہوئی بیزار سی بولی تھی۔۔

الہان نے مسکرا کر پوچھا تھا۔"کیوں؟"

"انہوں نے سوشل میڈیا پر مجھے دیکھا ہوا تھا تو وہ مجھے جانتے تھے اور ایسا میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا کیونکہ میں اپنی کلاس کی سب سے زیادہ گمنام اور خاموش لڑکی ہوتی ہوں اور میں سب کو دوست بھی نہیں بنا لیتی۔"وہ انہیں صاف صاف الفاظ میں بتا رہی تھی۔

الہان سہولت سے بولا تھا۔"تم کہتی ہو تو میں ساری پکچرز ڈیلیٹ کروا دیتا ہوں۔ "

امائرہ کو لگا تھا وہ مزاق کر رہے ہیں۔"رئیلی؟"

www.novelsclubb.com

"یس۔"الہان اطمینان سے بولا تھا۔

امائرہ نے الہان کی بات کو زیادہ سریس نہیں لیا"ہو سکتی ہیں تو ضرور کروا دیں۔" تھا۔

"دراصل میں تم سے تمہارے سوئیسائیڈ والے کیس کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔"الہان کا لہجہ اب سنجیدہ تھا۔

"آپ کو کیسے۔۔۔؟"امائرہ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

ڈونٹ وری۔میں تمہیں جج نہیں کروں گا اور یہ بات ہمارے درمیان رہے گی۔"

الہان نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"ڈونٹ وری میں تمہیں جج نہیں کروں گا اور یہ بات ہمارے درمیان رہے گی۔"الہان نے اس کی بات کاٹی تھی۔"چاچو نے مجھے کال کی تھی کیونکہ ہوسپٹل میں پولیس کیس بن رہا تھا۔"

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا لیکن اس کا دل حلق تک پہنچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کسی اور میں انٹرسٹڈ تھی یا چاچو نے تمہیں فورس کیا تھا جو تمہیں ایسا انتہائی قدم اٹھانا پڑا۔" الہان کا لہجہ بالکل نارمل تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے ڈیڈ نے مجھے فورس نہیں کیا میں نے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا اور نہ ہی میں کسی اور میں انٹرسٹڈ ہوں۔ میں ماما کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی جلد بازی میں ہو گیا سب۔" اس نے اپنی بات مکمل کر کے سر جھکا دیا تھا۔

"تم میرے لیے فواد کی طرح ہو تمہیں اس بات کا اندازہ ہے۔ آئی کین انڈرسٹینڈ۔ یہ عمر ایسی ہوتی ہے اس میں سب سے غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ اس میں کوئی بڑی بات نہیں۔" الہان اسے یوں غیر آرام دے کر فوراً بولا تھا۔

"جی۔" امائرہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

ویٹر کھانا رکھ چکا تھا۔ الہان نے امائرہ کی جانب دیکھا تھا جس کا چہرا سرخ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

الہان نرم انداز میں بولا تھا۔"ریلیکس ہو کر کھانا کھاؤاوکے۔"

امائرہ نے بمشکل منہ میں موجود نوالے کو نگلا تھا۔اس کی سب سے بڑی کمزوری شاید یہی تھی کہ اسے اپنے جذبات چھپانا نہیں آتا تھا۔

"دیکھو بیٹا۔تم اس رشتے سے پہلے بھی اور اب بھی ہماری فیملی ممبر ہو۔اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کو کوراپ بھی کریں اور تمہیں سمجھائیں بھی۔جو بھی گزر چکا ہے لیٹ اٹ سٹے ان دا پاسٹ اینڈ موو آن۔تمہاری زندگی تمہیں گزارنی ہے اور پرابلمز ہر جگہ ہوتی ہیں۔ہم ان سے جتنا دور بھاگیں یہ اتنا ہمارے پیچھے آتی ہیں۔اور خودکشی کرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا، تمہیں علم ہونا چاہیے کہ یہ حرام ہے اور تمہیں چاہ کر بھی یہ سٹیپ نہیں لینا۔ٹیک یور ٹائم لیکن ولی کے بارے میں سوچو۔وہ ان سب باتوں کے بارے میں نہیں جانتا اور اگر اسے پتہ بھی تو وہ اتنا سمجھدار اور میچور ہے کہ تمہیں ضرور سمجھے گا۔اگر کسی بھی رشتے کو

وقت نہ دیا جائے تو آہستہ آہستہ وہ ڈائے آؤٹ ہونے لگتا ہے۔ولی اور تمہارا نکاح کوئی ایڈوانچر نہیں ہے اور تمہیں بھی اس چیز کو سریس لینا ہے۔ابھی اگر تمہیں وقت چاہیے تو ضرور لو کوئی تمہیں پریشرائز نہیں کر رہا۔لیکن اس بارے میں سوچو۔جو بھی تمہارے پیرینٹس کے ایشوز تھے وہ تمہارے حال کو اثرانداز نہیں کرنے چاہیئں۔یہ رشتہ صرف تم ہی نبھا سکو گی اور تم ہی توڑ سکو گی۔بابا بہت پہلے سے چاہتے تھے کہ تم ہمارے گھر آؤ کیونکہ تم ہمارے خاندان کا حصہ ہو امائرہ اور میں تمہیں یہ سب باتیں اس لیے نہیں سمجھا رہا کہ تم میرے بھائی کی بیوی ہو میں یہ سب اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ میں ایک بھائی ہونے کے ناطے تمہارے لیے فکرمند ہوں۔"وہ نرمی سے اسے سمجھا رہے تھے۔امائرہ توجہ سے انہیں سن رہی تھی۔

امائرہ ہمت کر کے بولی تھی۔"تھینک یو۔یو آر رائٹ۔اینڈ آئی ول ٹرائے۔"

الہان مسکرایا تھا۔"گڈ۔"

امائرہ کو حلیمہ بیگم کی کال آرہی تھی اس لیے وہ ایکسکیوز کر کے چلی گئی تھی۔الہان وہیں بیٹھا رہا تھا۔اس نے فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگایا تھا۔"ولی کے نکاح کا ایوینٹ آرگنائزر جو بھی تھا اسے کہو کہ نکاح کی ساری پیکچرز انٹرنیٹ سے ڈیلیٹ ہونی چاہیئں۔"الہان نے تحکمانہ انداز میں کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

✡✡✡✡

امائرہ گھر آکر سو گئی تھی۔شام کو سات بجے آنکھ کھلی تو نماز پڑھ کر اپنے کمرے کی حالت درست کی۔ایمان کی بات یاد آنے پر فون لے کر بیڈ پر بیٹھی تھی۔

انسٹا گرام پر جا کر کچھ سوچتے ہوئے جہانزیب خان نام کا ہیشٹیگ کھولا۔اسے وہ تصاویر دیکھنی تھیں جو ساری دنیا کے لوگوں نے دیکھ رکھیں تھیں سوائے اس کے۔

ایکدم فون کی سکرین مختلف قسم کی تصاویر سے بھر گئیں تھیں ان میں بہت سی پوسٹس جہانزیب اور ان کے سیاسی مسئلوں کے بارے میں تھیں جو کہ امائرہ کی سمجھ سے بالاتر تھے۔اس نے ان سب کو نظرانداز کر کے اپنے اور ولی کے نکاح کی پکچر پر انگلی رکھی تھی۔

وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تھے۔ولی ہنس رہا تھا اور امائرہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔اس نے نیچے ولی جہانزیب کے نام کا ہیش ٹیگ کھولا تھا۔بہت ساری تصاویر اس کے سامنے آگئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

پاکستان کی مختلف میگزینز نے ان تصویروں کو شیئر کیا ہوا تھا اور نیچے نیچے لمبے لمبے ٹیکسٹ بھی لکھے ہوئے جو امائرہ نظرانداز کرتی سکرول کرتی جا رہی تھی۔

وہ ان تصاویر میں واقعی بہت اچھی لگ رہی تھی۔"کیمرے اور ایڈیٹنگ کا کمال۔"اس نے گہری سانس لے کر سوچا تھا۔

ان تصاویر میں وہ کتنی خوش نظر آ رہی تھی لیکن وہ تو صرف اور صرف شاہزیب کے لیے یہ سب کچھ کر رہی تھی۔"کاش زندگی واقعی ویسی ہی ہوتی جیسی انسٹا گرام پر دکھتی ہے۔"اس نے تلخی سے سوچا تھا۔

"امائرہ۔امائرہ۔"حمزہ نیچے کھڑا زور زور سے جوش میں اس کا نام پکار رہا تھا۔

امائرہ فون وہیں رکھ کر بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔"کیا ہوا ہے؟"امائرہ نے آخری سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا تھا۔

حمزہ کے چہرے پر بہت بڑی مسکراہٹ تھی۔"میں نے تمہیں بتایا تھا نہ۔۔۔۔"اس نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟؟"امائرہ نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

حمزہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی اور امائرہ سمجھ گئی تھی۔"تم پی ایس ایل میں سلیکٹ ہوئے ہو۔"امائرہ خوشی سے اچھلی تھی۔

"یس آئی ڈڈاٹ۔اور وہ بھی لاہور قلندر میں۔" وہ بہت زیادہ خوش تھا۔

"کیا ہوا ہے اب تم دونوں کو؟" ممانی کچن سے ان کے آوازیں سن کر باہر نکلیں تھیں۔

"ماما۔آپ کو نہیں پتہ ماما کیا ہوا ہے۔میں پی ایس ایل کھیلوں گا اس سال۔پاکستان کے بڑے بڑے سٹیڈیمز میں۔بڑے بڑے پلیئرز کے ساتھ۔میں بہت زیادہ ایکسائیٹڈ ہوں۔" وہ ان کے ہاتھ تھامے انہیں بتا رہا تھا۔

"حمزہ باز آجاؤ۔یونیورسٹی پر دھیان دو بیٹا۔ان کھیلوں میں کچھ نہیں رکھا اور تم نے کون سا پاکستان ٹیم میں سلیکٹ ہو جانا ہے۔تمہارے بابا نے پھر مجھے سنانی ہے کہ بیٹے پر دھیان نہیں دیتی۔" ممانی سخت مایوس ہو کر اسے سناتی ہوئی واپس کچن میں چلی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

حمزہ کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔اس خوشی کی جگہ اب ویرانی نے لے لی تھی۔"لوگوں کے ماں باپ ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں جب وہ کھیلنے جائیں اور یہاں مجھے دن رات سننی پڑھتی ہیں۔"

"جب تم اس ایل ای ڈی پر آکر پیاری پیاری شاٹس لگایا کروگے تو یہ کیا پوری دنیا مانے گی تمہیں۔انشااللہ۔"امائرہ نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔

حمزہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔اس کا فون بجا تھا۔"کوچ کا فون آرہا ہے۔بعد میں بات کرتے ہیں۔"حمزہ کہہ کر پلٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ اپنے کمرے میں واپس آئی تھی۔فون پکڑ کر انسٹا گرام کھولا اور لیٹ گئی۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ شاک سے اٹھ بیٹھی تھی۔وہ تصویریں اب کسی پیج، کسی میگزین پر نہیں تھیں۔اسے الہان کی بات یاد آئی تھی۔یہ سب کیا تھا؟وہ سوچتی رہ گئی تھی۔

اسے کیا معلوم تھا کہ یہ آغاز تھا ابھی اس نے اور بہت کچھ دیکھنا تھا۔

✡✡✡✡✡

رائد اپنے ایک دوست کے ساتھ کافی پینے ٹم ہارٹنز آیا ہوا تھا۔کافی دیر گپ شپ کرنے کے بعد جب وہ اٹھا تو اس کی نظر ریسیپشن کے پاس کھڑی لڑکی پر پڑی۔اسے لگا تھا اس نے اسے کہیں دیکھا ہوا ہے۔ذہن پر زور ڈالنے کے بعد اسے یاد آیا تھا یہ وہی لڑکی تھی جو اس دن اس کی گاڑی کے آگے آئی تھی وہ اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھنے والا تھا جب اس کی آواز سماعت میں پڑھنے پر وہ رک گیا تھا۔

"مجھے اس جاب کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔آپ پلیز میری بات کو سمجھیں۔"اس کا انداز منت کرنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میم ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ہمارا اسٹاف مکمل ہے ہمیں مزید کسی ورکر کی ضرورت نہیں ہے۔" ریسپشن پر موجود لڑکی نے اسے اپنی وجہ بتائی تھی۔اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

زلیخا کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی تھی اور وہ انہی قدموں سے پلٹ گئی تھی۔ تیز تیز چلتے ہوئے وہ رائد سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ گردن اٹھا کر اسے غور سے دیکھا پھر کچھ شرمندہ ہوتی ہوئی اس کے پہلو سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔رائد کچھ سوچتا ہوا اس کے پیچھے لپکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنی ڈیسپریٹ کیوں ہو جاب کے لیے۔"

"تم سے مطلب؟" وہ بے حد الجھی ہوئی تھی اسی لیے خفا خفا سی بولی تھی۔یا پھر اس کا انداز ہی لڑاکا عورتوں والا تھا۔رائد نے اسے دیکھ کر سوچا تھا۔

"میں تمہاری ہیلپ کر سکتا ہوں۔" رائد اس کے قدم سے قدم ملا کر چل رہا تھا۔

"کیسے؟"زلیخا نے اپنی گردن اس کی جانب موڑی تھی۔

"میں اس شہر میں پیدا ہوا ہوں اور پلا بڑا بھی یہاں ہوں۔تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ گی میں تمہیں تمہارے لحاظ سے دس اچھی جابز سجیسٹ کر دوں گا۔"

"مجھے صرف ایک پارٹ ٹائم جاب چاہیے کیونکہ مجھے اپنے اخراجات خود اٹھانے ہیں میں مزید اپنی فیملی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔" یہ پہلی بار تھا جب وہ بالکل عام انداز میں بات کر رہی تھی۔

"یہاں سے دس منٹ کی ڈرائیو پر میرے دوست کا ریسٹورانٹ ہے میرے کہنے پر وہ تمہیں رکھ تو لے گا لیکن تمہیں خود محنت کر کے اپنی جگہ بنانی ہو گی۔اگر تمہیں کوئی پرابلم نہ ہو تو تم میرے ساتھ چل کر اس جگہ کو دیکھ سکتی ہو۔"

"اور تم میری ہیلپ کیوں کرو گے؟ تمہیں کیا ملے گا۔"اس نے اپنا رخ رائد کی جانب موڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے پیسہ، بنگلہ، گاڑی تو تم مجھے دعا دے دینا۔"

رائد کچھ لمحے سوچنے کے بعد بولا تھا۔

"کیوں میں کوئی بوڑھی عورت ہوں۔" زلیخا برا مان گئی تھی۔

"تمہارا ہر بات پر سوال پوچھنا ضروری ہے۔ بہت شکی مزاج ہو تم۔ چلو گی یا نہیں۔" رائد نے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے پوچھا تھا۔

کچھ دیر زلیخا سوچتی رہی پھر اس کے ساتھ چل دی۔ یہ شاہزیب کے دوست کا ریستورانت تھا اور وہ اکثر شاہزیب کے ساتھ یہاں آتا جاتا رہتا تھا

www.novelsclubb.com

رائد نے اس سے بات کی تو وہ اسے رکھنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ یہاں کا اونر پاکستانی تھا اور وہاں کام کرنے والے لوگ بھی پاکستانی تھے اسی لیے رائد کو اس لڑکی کے لیے سب سے محفوظ اور اچھی جگہ یہی ملی تھی۔

رات گہری ہو گئی تھی۔اندھیرے نے چار سو اپنے پر پھیلا لیے تھے۔"اگر تمہیں مسئلہ نہ ہو تو اپنا کانٹیکٹ نمبر دے دو کوئی پرابلم ہوئی تو بتا دینا میں کوشش کروں گا تمہاری مدد کر دوں۔ویسے بھی تم یہاں نئی ہو۔"

"تم واقعی اتنے اچھے ہو یا بن رہے ہو یا تم مجھے امپریس کرنا چاہ رہے ہو۔"زلیخا نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جتنا اچھا انسان میں ہوں تمہیں ابھی تک امپریس ہو جانا چاہیے تھا۔"رائد مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

زلیخا نے اسے گھورتے ہوئے اپنا نمبر اس کے سامنے کیا تھا۔رائد نے نمبر سیو کرنے کے لیا اپنا فون نکالا تھا۔دوسرے ہی ہندسے پر اس کے ماتھے پر شکنیں پڑی تھیں۔"یہ تو پاکستانی نمبر ہے۔"

"تو۔۔۔"زلیخا کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی۔

"تم نے کہا تم انڈیا سے ہو۔" رائد حیرت و صدمے میں مبتلا اس کے پیچھے لپکا تھا۔

"میری ماموں نے آنے سے پہلے مجھ سے کہا تھا کہ غیر ملکیوں پر اعتبار کر لینا لیکن پاکستانیوں پر نہیں۔" اس کے انداز میں کہیں کوئی ندامت نہیں تھی۔

"اور کیا کیا کہا تھا نہوں نے؟"

"بہت کچھ لیکن ابھی مجھے سب کچھ یاد نہیں۔ جیسے جیسے یاد آتا جائے گا میں تمہیں بتاتی جاؤں گی۔"

"میں تو تمہارے لیے فارغ بیٹھا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تم احسان جتا رہے ہو۔ میں نے تم سے ہیلپ نہیں مانگی۔" اس بار وہ بولی تو اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو میرا وہ مطلب نہیں تھا۔میں سڈنی کا شہری ہوں ہر سال میں کئی ایسے پاکستانیوں سے ملتا ہوں جو یہاں پڑھنے یا جاب کرنے آتے ہیں اور میں ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ ان کی مدد کر سکوں۔"

"تم کیا کرتے ہو؟"کچھ دیر کی خاموشی کے بعد زلیخا نے اس سے سوال پوچھا تھا۔

"ابھی تو ڈیڈ کے ساتھ آفیس جانا شروع کیا ہے ان کے ساتھ ان کا بزنس سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔رات بہت ہو رہی ہے اس وقت بس نہیں ملے گی اپنا ایڈریس بتاؤ میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ پہلی بار تھا زلیخا نے بغیر کوئی سوال کیے اسے اپنا ایڈریس بتا دیا تھا۔رائد نے اسے ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے ڈراپ کیا تھا جس کے اوپر کسی ہوسٹل کا نام لکھا ہوا تھا اور زیادہ اندھیرا ہونے کے باعث وہ اسے پڑھ نہیں سکا تھا۔یہ جگہ ان کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر تھی۔اس بلڈنگ کے ساتھ ہی ایک ٹینس کلب تھا جہاں کئی

سال پہلے وہ کبھی کبھی امائرہ کے ساتھ آیا کرتا تھا۔وہ بلڈنگ کے اندر چلی گئی تو وہ بھی گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔

✡✡✡✡✡

آج پاکستان میں قائدِ اعظم ٹرافی کا آغاز ہو رہا تھا۔حمزہ اور امائرہ کا رزلٹ ایک ساتھ آیا تھا۔طاہر نے زبردستی حمزہ کا ایڈمیشن تو یونیورسٹی میں کروا دیا تھا لیکن اسے بھرپور یقین تھا کہ اس سے یونیورسٹی والا سسٹم مینج نہیں ہونا تھا۔اسے کرکٹ ہی کھیلنی تھی وہ بھی پورے فوکس کے ساتھ۔

اس کی کرکٹ کی محبت کا آغاز اس کے سکول میں ہوا تھا۔اس کا سپورٹس ٹیچر اسے بہت سراہا کرتا تھا کہ تم میں بہت زیادہ ٹیلنٹ ہے اور اس سے ہوا یہ تھا کہ اس کا پورا فوکس کھیلنے پر ہو گیا تھا اور وہ اس کلاس میں فیل ہو گیا تھا۔ہارون اور یاسمین سے

ڈانٹ کھانے کے بعد اس نے کچھ دیر کرکٹ چھوڑ دی لیکن پھر چھپ چھپ کر کھیلنا جاری کر لیا۔

وہاں سے اس نے اپنے ٹیچر کے کہنے پر کرکٹ اکیڈمی جوائن کی اور ساتھ ہی ساتھ ہارون سے وعدہ کیا کہ وہ اپنی پڑھائی پر بھی توجہ دے گا اور دوبارہ کبھی فیل نہیں ہو گا۔

لیکن زندگی بھی نہ ایک ایسے موڑ پر ضرور لا کر کھڑا کرتی ہے جب آدمی نہ پیچھے مڑ سکتا ہے نہ آگے بڑھ سکتا ہے۔وہ پاکستان کی انڈر نائنٹین ٹیم میں سلیکٹ ہوا تھا۔انہیں ساؤتھ افریقہ ٹور پر جانا تھا اور انہی دنوں اس کے فائنل ایگزامز تھے۔

کوچ نے طاہر سے بات کی تو طاہر توان کے گریبان کو پڑ گئے کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے اس فضول کھیل کے پیچھے اس کی زندگی برباد کر دوں اور انہیں منع کر دیا کہ حمزہ ان کے ساتھ نہیں جائے گا۔

ٹیم اس کے بغیر چلی گئی لیکن حمزہ کی زندگی مکمل طور پر رک چکی تھی اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا کہ اس کا اپنا ہی باپ اس کے خوابوں کا دشمن کیسے ہو سکتا ہے ۔لیکن جیسے تیسے اس نے وہ ایگزامز دیے۔اندر بہت زیادہ بیمار ہو گیا لیکن وہ گریڈ پاس کر لیا۔

اس کے بعد وہ ڈومیسٹک کھیلتا رہا۔لگاتار محنت کرتا رہا۔لیکن اس کے دماغ میں ایک چیز بیٹھ چکی تھی کہ طاہر کبھی اس کا ساتھ نہیں دیں گے اور اس کے بغیر وہ آگے نہیں بڑھ پائے گا۔

اسی سال امائرہ ان کے گھر آئی۔بالکل خاموش طبیعت، کسی سے زیادہ بات نہ کرنا اور سارا وقت اپنے کمرے میں رہنا۔

www.novelsclubb.com

ایک دن حمزہ گلی میں وکٹز لگا کر، سب کچھ سیٹ کر کے کھڑا تھا جب اس کے دوستوں نے فون کر کے میچ کھیلنے سے منع کر دیا۔ امائرہ ٹیرس پر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

حمزہ نے اسے اوپر سے آواز دی تھی۔ وہ اس کے کہنے پر نیچے گلی میں آئی تھی۔ حمزہ نے اسے ٹیپ بال تھمائی تھی۔ "تمہیں مجھے تین اوورز کروانے ہیں۔ تین اوور میں اٹھارہ بالز ہوتیں ہیں۔ اس کے بعد تم بیٹنگ کرو گی۔ تمہیں مجھے ہرانا ہے اوکے۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا اور امائرہ سر ہلائے جا رہی تھی۔

حمزہ نے چوکے چھکے لگا کر چالیس رن بنا لیے تھے اور چونکہ امائرہ کو بیٹ بھی ٹھیک سے نہیں پکڑنا آتا تھا تو وہ ہار گئی تھی لیکن اس کے بعد ان دونوں کے درمیان بات چیت کے سلسلے کا آغاز ہو گیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان دونوں کی دوستی بہت گہری ہو گئی۔

اس کے بعد وہ تقریباً ہر دوسرے دن ایک ساتھ کھیلتے۔ایک ساتھ پاکستان ٹیم کے میچز دیکھتے اور جب پاکستانی ٹیم ہار جاتی تو بیٹھ کر ایک دوسرے کو تسلیاں دیتے۔امائرہ کو تو کرکٹ کا اتنا شوق نہیں تھا لیکن جب بھی پاکستان ہار جاتا تھا تو حمزہ کا دو دو دن موڈ آف رہتا تھا، وہ وقت سے کھانا نہ کھاتا، پریکٹس کو کم کر دیتا۔ لیکن آہستہ آہستہ امائرہ کے کہنے اور خود کو سمجھانے پر ٹھیک ہو جاتا۔

حمزہ باہر بھی بہت سے لڑکوں میں اٹھتا بیٹھتا تھا لیکن امائرہ کا واحد دوست حمزہ تھا اور حمزہ اپنی ساری باتیں، مسئلے امائرہ سے شیئر کرتا تھا۔جب بھی اسے موٹیویشن چاہیے ہوتی تو وہ امائرہ کے پاس جاتا۔امائرہ اسے اپنے مسئلے بتاتی۔جب اسے سٹریس ہوتا تو وہ اسے باہر کہیں نہ کہیں گھمانے لے جایا کرتا۔وہ دونوں کوشش کرتے تھے کہ ایک دوسرے کے ہر اچھے برے وقت میں ساتھ رہیں۔

حمزہ کافی دیر سے ڈومیسٹک کرکٹ، کلب میچز کھیل رہا تھا۔ وہ ایک اچھا بیٹسمین تھا اور اس سیزن کے پاکستان نیشنل کپ میں سب سے زیادہ رن اسی نے سکور کیے تھے۔ شاید اسی وجہ سے اس کا پی ایس ایل میں بھی نام آگیا تھا۔

اس کا اب ایک ہی گول تھا اسے اگر پی ایس ایل میں موقع ملا تو اسے اچھے سے پرفارم کرنا تھا کیونکہ اس سے حمزہ کے نیشنل ٹیم میں جانے کے چانسز میں اضافہ ہونا تھا۔ وہ کرکٹ پر بہت محنت کرتا تھا۔ اب اسے اس محنت کو ڈبل کرنا تھا۔

✡✡✡✡✡

لیکچر ختم ہو چکا تھا۔ پروفیسر کلاس سے جا رہے تھے۔ باقی لڑکے لڑکیاں بھی کچھ اٹھ رہے تھے کچھ وہیں بیٹھ کر ڈسکشن کر رہے تھے۔

"امائرہ۔" ایمان نے اسے پکارا تھا جو مسلسل آدھے گھنٹے سے سر کرسی کی ٹیک پر رکھے سونے میں مصروف تھی۔

امائرہ نے پلکیں جھکائیں۔ نیند کو اڑانے کی ایک کوشش۔

"کیفے چلیں کچھ کھانے۔ بہت بھوک لگی ہے۔" اس نے اٹھتے ساتھ کہا تھا۔

"تم روزانہ ناشتہ نہیں کر کے آتی۔" ایمان چلتے چلتے اسے ڈانٹنے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"اس وقت گھر پہ کوئی نہیں اٹھا ہوتا۔ ممانی سوئی ہوتی ہیں اور نانو بھی جو مجھے کچھ بنا دے۔ ملازمہ ذرا لیٹ آتی ہے۔ خود ایک ٹوسٹ ہی بنانا آتا ہے مجھے۔"

"تم اپنے ننھیال رہتی ہو۔ کیوں؟" ایمان نے کیفے کی ایک کرسی پر بیگ رکھا تھا اور دوسری پر خود بیٹھی تھی۔ جبکہ امائرہ اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی۔

امائرہ نے کئی لمحے لفظ اکٹھا کرنے کے لیے لیے تھے۔ اسی لیے وہ دوست نہیں بناتی تھی۔ اب کیا بندہ ہر ایک سے اپنی پرسنل باتیں شیئر کرتا رہے اور ایمان کو تو وہ ویسے ہی نہیں بتا سکتی تھی۔ اس نے پہلے ہی ساری کلاس میں اسے گورنر آف پنجاب

www.novelsclubb.com

کی بھتیجی اور بہو کے نام سے مشہور کروادیا تھا اب وہ اسے بتاتی کہ وہ اپنے باپ کی دوسری شادی میں سے ہے تو انہیں اور کانٹینٹ مل جاتا۔

"ڈیڈ آسٹریلیا رہتے ہیں اس لیے۔ میں چار پانچ سالوں سے یہیں ہوں مجھے پاکستان اچھا لگتا ہے اس لیے۔" بناوٹی انداز میں کہہ کر اس نے ویٹر کو اشارہ کیا تھا اور آرڈر نوٹ کروایا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے امائرہ۔ مجھے نہ ہر سیاسی شخصیت کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں جیسے مجھے تم سے ملنے سے پہلے پتہ تھا کہ گورنر صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے ۔بیٹی اور اوپر والے دونوں بیٹے شادی شدہ ہیں اور آخری بیٹے کا ایک دو مہینے پہلے نکاح ہوا تھا لیکن تمہارے ڈیڈ کے بارے میں پورے انٹرنیٹ پر کوئی انفارمیشن نہیں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ جہانزیب کا کوئی بھائی بھی ہے خیر تم لوگ کتنے بہن بھائی ہو۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ محض اسے سنتی رہی آخر یہ لوگ کتنے فارغ ہوتے ہیں جوان سو کالڈ سلیبریٹیز کے بارے میں اتنی انفارمیشن رکھتے ہیں۔

"ہم تین بہن بھائی ہیں۔سب سے بڑا رائد اس کے بعد حنان اور پھر میں آتی ہوں۔"امائرہ نے سادگی سے بتایا تھا۔

"پکچر دکھاؤ مجھے ان کی۔"ایمان پرجوش سی بولی تھی۔

امائرہ نے اپنی ساری گیلری کھنگال دی تھی اسے نکاح کی ایک تصویر نہیں ملی تھی۔ویٹر نے کھانا ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔اسے آخر کار پانچ منٹ کی مشقت کے بعد رائد،حنان اور شاہزیب کی ایک تصویر مل گئی تھی۔امائرہ نے فون ایمان کی جانب بڑھایا تھا۔

"ویسے ہینڈسم ہیں تمہارے بھائی اور تمہارے بابا اور ہزبنڈ کی شکل کافی ملتی جلتی ہے۔"وہ یونہی مسکراتے ہوئے تبصرہ کر رہی تھی۔اسے امید تھی کہ امائرہ

شرمائے گی کچھ کہے گی لیکن امائرہ نے کسی بھی قسم کا تاثر نہیں دیا تھا۔"ہز بنڈ۔مر کر بھی شادی نہ کروں اس کے ساتھ۔"امائرہ نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا تھا اور کھانے کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"ایمان ایک بات کہوں؟"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں ضرور۔میں تو چاہتی ہوں تم ڈھیر ساری باتیں کیا کرو۔"ایمان کی نظریں اب سامنے پڑے انڈے والے برگر پر تھیں۔

"تمہیں جو ہمیں انسٹا گرام پر نظر آتا ہے نہ وہ ایک فیک ورلڈ ہے۔جو تصاویر ہمیں بہت پرفیکٹ اور نیچرل لگ رہی ہوتی ہیں۔ان تصویروں کو لیتے لیتے فوٹو گرافرز کے کمر میں درد نکل آتا ہے۔ایک ایک تصویر اور ویڈیو کے پیچھے بہت سی محنت چھپی ہوتی ہے۔یہ جو سلیبر ٹیز ہمیں جیسے نظر آتے ہیں ویسے نہیں ہوتے۔حقیقت کی دنیا اس سے بالکل الگ ہے۔جو رائے تم نے میرے بڑے ڈیڈ کو انٹرنیٹ پر دیکھ

www.novelsclubb.com

کر بنائی ہوئی ہے اس شخصیت میں اور ان کی اصل شخصیت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ٹرسٹ می یہ کپل گولز، کزنز گولز، فیملی گولز، فرینڈشپ گولز یہ سب فیک ہوتا ہے۔اٹینشن پانے کے ہتھکنڈے ہوتے ہیں اور ہماری جیسی بے وقوف عوام انہیں دیکھتی ہے۔پسند کرتی ہے۔ڈسکس کرتی ہے۔انہیں آئیڈلائز کرتی ہے۔ان سے فیسنیٹ ہوتی ہے وہ بھی حقیقت جانے بغیر۔دراصل جو جتنا پرفیکٹ دکھتا ہے وہ اتنا بڑا اداکار ہوتا ہے"

ایمان اس کی باتوں میں کھو ہی تو گئی تھی۔"یو آر رائٹ ایکچوئلی یہ تو میں نے کبھی سوچا نہیں۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔اب کم از کم وہ ایک دو ہفتوں تک اس سے جہانزیب سے ریلیٹڈ کچھ ڈسکس نہیں کرے گی۔

✡✡✡✡✡

ولی نے شاہزیب سے بات کر کے ان کی بلوچستان والی زمین لے لی تھی اور اب وہ وہاں پر فیکٹریاں بنوا رہا تھا تاکہ وہاں کے بے روزگار لوگ ان فیکٹریوں میں کام کر کے اپنے گھروں کا نظام چلا سکیں اور وہاں جو بھی پروڈکٹس بنائے جائیں وہ ایکسپورٹ کر کے پاکستان کو فائدہ دلایا جا سکے۔ پاکستان کی معیشیت دن بدن نیچے گر رہی تھی۔ مہنگائی بڑھتی جا رہی تھی۔ کھانا پینا، پہننا، سفر کرنا اور گھر خریدنا مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا تھا۔ لوگ مایوس ہوتے جا رہے تھے۔ پولیٹیکل انسٹیبلیٹی کی وجہ سے لوگ پاکستان میں انویسٹ کرنے سے کترا رہے تھے۔

ولی جہانزیب ایک ایسی کلاس سے تھا جس کے لیے بڑھتی ہوئی مہنگائی کوئی مسئلہ نہیں تھی۔ لیکن وہ مختلف تھا۔ وہ پاکستان کے مسئلوں کو حل کرنے کی امید رکھتا تھا۔ وہ اپنے باپ بھائیوں سے کچھ مختلف کرنا چاہتا تھا۔ اب اس کا ایک ہی مقصد تھا اسے پاکستان کی گرتی ہوئی اکانومی کو سنبھالنا تھا جو وہ یقیناً اکیلے نہیں کر سکتا

تھا۔اسے اپنے جیسے لوگوں سے تعلق بنانے تھے۔انہیں قائل کرنا تھا کہ اس میں ان سب کا فائدہ ہے اور آخر پر اسے پاکستان کو ایک رہنے کی پر سکون جگہ بنانا تھا۔وہ ڈریمر تھا تو اسے اپنے خواب پورے بھی کرنے آتے تھے۔

وہ اپنے آفیس میں بیٹھا ہوا تھا۔پینسٹھ سالہ اعجاز اسلم صاحب اسے انجینئر کا بنایا ہوا نقشہ ولی کو سمجھا رہے تھے۔

ولی پوری توجہ سے انہیں سن رہا تھا۔ تبھی دروازہ کھلا تھا اور گوہر نیاز اندر داخل ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولی نے ایک نظر گوہر پر ڈالی تھی اور اعجاز صاحب سے مخاطب ہوا تھا۔"اس کو ہم بعد میں ڈسکس کرتے ہیں۔"

وہ سر کو جنبش دے کر چلے گئے تھے۔

گوہر کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔"تم سنگاپور جا رہے ہو؟"

"ہمم۔ایک دو میٹنگز ہیں انویسٹرز کے ساتھ۔پہلے میں نے سوچا تھا آپ سے بات کروں لیکن پھر آپ کے بیٹے کا سن کر میں نے فیصلہ کیا میں خود چلا جاؤں گا۔"

"یہ بلوچستان والا آئیڈیا کس کا تھا۔"

"آئیڈیا میرا تھا لیکن ایکشن میں چاچو میری مدد کر رہے ہیں۔"ولی نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

"جہانزیب صاحب مان گئے۔"

"آج کل وہ کافی مصروف ہیں اپنی الیکشن کمپینز میں تو مجھے ان سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن مجھے یقین ہے انہوں نے میری بات نہیں سننی۔ان کو ہر چیز میں فائدہ چاہیے ہوتا ہے آپ جانتے ہیں۔بغیر کسی فائدے کے وہ کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتے۔"

www.novelsclubb.com

"بہتر ہے تم خود بتادو بعد میں پتہ چلا تو نہ جانے وہ کیسے ری ایکٹ کریں۔" گوہر اسے سمجھا رہے تھے۔

ولی نے سر ہلایا تھا۔ "سوچتا ہوں۔" اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تھا جو رات کے دس بجا رہی تھی۔ "میں اب چلتا ہوں۔" وہ کہہ کر رولنگ چیئر سے اٹھا تھا۔ اپنا کوٹ فون اور باقی چیزیں پکڑتا وہ اپنے کیبن سے نکل گیا تھا۔

ڈنر ٹیبل مختلف قسموں کی ڈشز سے بھرا ہوا تھا۔ سب گھر والے مصروف انداز میں کھانا کھا رہے تھے جب ولی ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تھا۔ وہ سب سے معذرت کرتا ہوا فواد کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا۔ فواد الہان کا بڑا بیٹا تھا جو عمر میں تیرہ چودہ سال کا تھا۔

"میں کل سنگاپور جا رہا ہوں ایک ویک کے لیے۔" جب وہ سب کھانا کھا چکے تھے تو ولی نے انہیں بتایا تھا۔

"کس لیے؟"

"جو چائنہ والے انویسٹرز ہیں ان کے ساتھ ایک ڈیل سائن کرنی ہے اور ایک سیمنا راٹینڈ کرنا ہے۔"

"تو ان سب میں ایک ہفتہ لگنا ہے۔"

"کیا ہو گیا ہے آپ سب کو۔اتنی جاسوسی کر رہے ہیں میری۔"ولی ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا۔"باقی دن گھوموں پھروں گا۔"

"یہ ٹویٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"الہان نے فون کی سکرین اس کے سامنے کی تھی۔انداز خاصا سنجیدہ تھا۔

ولی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔"دیکھ لیں ماما آپ نے کہا تھا کہ یہ سب سیاست کی باتیں گھر پر نہیں کرنی۔"ولی نے فوراً نعم کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل۔"انعم نے اس کی تائید کی تھی۔

"کچھ چاہیے تمہیں؟"وہ کہیں بھی جانے سے پہلے فواد سے یہ سوال ضرور پوچھتا تھا۔

"سنگاپور۔"فواد نے اسے اپنی بتیسی دکھائی تھی۔

"ان کاموں کے لیے اپنے دادا سے رابطہ کرو۔"ولی نے شرارتی انداز میں کہہ کر آنکھ دبائی تھی۔فواد ہنس دیا تھا۔

سب ایک ایک کر کے ٹیبل سے اٹھنے لگے تھے۔"آپ کو یہ یوٹرن نہیں لینا چاہیے تھا عوام کو بہت امیدیں ہیں آپ سے۔"ولی جہانزیب سے مخاطب ہوا تھا۔

"یہی سیاست ہے تم نہیں سمجھو گے۔تم ان چیزوں کے لیے بہت چھوٹے ہو ولی جہانزیب۔"

www.novelsclubb.com

ولی اداس سا مسکرایا تھا۔"آئی ڈونٹ ایگری ودیو۔نو میٹر واٹ آپ کو لوگوں کے لیے سٹینڈ لینا چاہیے تھا آپ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔"وہ سنجیدہ انداز میں کہہ کر اٹھ گیا تھا۔

ولی ایک مشہور پبلک فگر تھا۔اس کی وجہ جہانزیب کا نام سے لے کر اس کی اپنی محنت سے حاصل کی گئی کامیابیاں تھیں۔وہ ہمیشہ سے ہر غلط کام کو لے کر بہت ووکل رہا تھا اور اگر جہانزیب کی پارٹی کوئی غلط کام کر رہی ہوتی تھی تو وہ ان کے خلاف بولنے سے نہیں کتراتا تھا۔اسی وجہ سے وہ نوجوانوں میں مقبول تھا۔لوگ اسے اس کی اچھی باتوں اور ایکشنز کی وجہ سے جانتے تھے اور اس سے سیکھتے تھے۔جہانزیب اسے زیادہ کچھ نہیں کہتے تھے وہ ہمیشہ اس کے نظریے کی عزت کرتے تھے البتہ کبھی کبھی وہ غصہ ہو جاتے تھے لیکن ولی ان کے غصے کو ہینڈل کرنا جانتا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ یونیورسٹی آئی تھی لیکن ان کی کلاس کینسل ہو گئی تھی۔وہ یہی سوچ رہی تھی کہ گھر چلی جائے جب اسے ایمان اپنی طرف آتی دکھائی دی تھی۔

"آؤ آڈیٹوریم چلتے ہیں بہت سے سٹوڈنٹس سیمینار اٹینڈ کرنے جا رہے ہیں۔"ایمان پرجوش انداز میں بولی تھی۔

"نہیں یار میں گھر جا رہی ہوں۔مجھ سے نہیں دوسروں کی موٹیویشنل کہانیاں سنی جاتیں۔"امائرہ بیزاری سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امائرہ اگر آج تم نے میری بات نہ مانی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی۔"ایمان نے سنجیدگی سے سینے پر ہاتھ باندھے تھے۔

"یار۔۔۔"امائرہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ایمان فاتحانہ انداز میں مسکرائی تھی۔

بڑا سا آڈیٹورم جس میں سٹیپ بائے سٹیپ نیلے رنگ کی کرسیاں لگی ہوئی تھیں۔ سامنے سٹیج تھا۔ جس کی ایک طرف ڈائز پڑھا تھا۔ سٹوڈنس کو جہاں جہاں جگہ مل رہی تھی وہ وہیں بیٹھتے جا رہے تھے۔

"ہم پیچھے بیٹھیں گے۔" ایمان جو تیز تیز چل رہی تھی امائرہ اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

"اب کون سا کسی نے تمہارا انٹریو لینا ہے اور پیچھے سے نظر نہیں آنا۔ آگے چلتے ہیں۔" ایمان نے اس کی کہنی تھامی تھی اور امائرہ اس کے ساتھ چلتی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کو دوسری قطار میں دو سیٹس مل گئیں تھیں تو وہ دونوں وہیں بیٹھ گئی تھیں۔

امائرہ نے کانوں میں ایئر پوڈز لگائے تھے۔ "اب مجھے تنگ مت کرنا۔" ایمان کو وارن کر کے وہ اپنے فون کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

گیسٹ دو سینئر سٹاف میمبرز کے ساتھ چلتا ہوا سب سے پہلی قطار میں بیٹھا تھا۔ ڈائز پر کھڑی ہوسٹ نے اسے سٹیج پر انوائیٹ کیا تھا۔ پورا آڈیٹوریم تالیوں سے گونج رہا تھا۔

"اسلام علیکم۔" وہ ڈائز پر کھڑا ہوا تھا۔ مسکرا کر سلام لی۔

امائرہ نے یونہی سر اٹھایا تھا اور اگلے لمحے نظر ہٹانا بھول گئی۔ اس نے گردن موڑ کر ایمان کو دیکھا جس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

"فیلنگ پراؤڈ۔" ایمان نے اسے چھیڑنے کے لیے کہنی ماری تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔ بیگ سے ماسک نکال کر منہ پر چڑھایا۔ سامنے سٹیج پر ولی جہانزیب کھڑا تھا۔ کیوں کھڑا تھا یہ تو اس کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے۔

ڈارک بلیو تھری پیس، چمکتے ہوئے بلیو ڈریس شوز، بال نفاست سے سنوارے ہوئے وہ بارعب اور وجیح شخصیت کا مالک تھا۔

امائرہ کو آج پہلی دفعہ اس میں دلچسپی محسوس ہوئی تھی۔

"میرا نام ولی جہانزیب ہے۔آپ سب لوگ مجھے بہت سی وجوہات کی وجہ سے جانتے ہوں گے جیسے پنجاب گورنر کے بیٹے،ایز آ سپیکر،ایک نیوز چینل پر بات کرنے والے گیسٹ کے طور پر اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو مجھے نہیں جانتے ہوں گے۔"اس نے مسکرا کر کہنا شروع کیا تھا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ایک نام تعارف کے لیے کافی ہونا چاہیے اور میں اسی لیول کو اچیو کرنا چاہتا ہوں جہاں ساری بات میرے نام سے بن جائے۔لمبی لمبی نہیں چھوڑ رہا میں آپ سب کو یہ کر کے دکھاؤں گا۔"اس کا انداز ہلکا پھلکا تھا۔

وہاں موجود لوگوں کے چہروں پر ایک مسکان پھیل گئی تھی۔وہ ایسی باتیں کرتا تھا کہ سامنے والا بہت جلدی اس کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔لوگ اس کے سحر میں جکڑ جاتے تھے۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہوں گے کہ مجھے یہاں پر آپ کو موٹیویٹ کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔میں بھی ایک دو سال پہلے اسی جگہ پر بیٹھا تھا جہاں آپ بیٹھے ہیں۔اب یہ نہیں کہنا کہ میری عمر کم از کم تیس بتیس ہو گی یا پھر مجھے یہاں کھڑا ہو کر بولنے کے لیے تیس پینتیس سال کا تجربہ ہونا چاہیے۔کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ایکسلینس آپ کے ہر تجربے کو پیچھے چھوڑ سکتی ہے۔"اس کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی۔پورے آڈیٹوریم میں صرف اس کی آواز گونج رہی تھی۔

"یہاں مختلف ڈیپارٹمنٹ، سمیسٹر، سبجیکٹس کے سٹوڈنٹس ہوں گے۔ان سب نے اپنی اپنی زندگیوں کو لے کر کچھ گولز سیٹ کیے ہوں گے اور بہت سے ایسے بھی لوگ ہوں گے جن کا گول صرف یونیورسٹی آنا،اٹینڈینس لگوانا اور کیفے کے فرائز کھا کر چلا جانا ہو گا۔"

وہاں بیٹھے تقریباً تمام لوگ مسکرائے تھے۔"سو ریلیٹیبل نا۔"ایمان نے اسے کہنی مار کر چھیڑا تھا۔

"آئی تھنک ہماری زندگی میں سب سے زیادہ اہم چیز کچھ گولز ہوتے ہیں اور اگر وہ نہ ہوں تو ایسی زندگی جی کر بھی کیا جینا۔"اس کا انداز سنجیدہ ہوا تھا۔

"سو سب سے پہلے اپنی زندگی میں اپنی ایک منزل رکھو کیونکہ منزل کا پتہ نہیں ہوگا تو در در بھٹکتے پھروگے لیکن حاصل کچھ نہیں ہوگا۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے لوگ ٹوٹے خوابوں کو لے کر بیٹھے ہوں گے کوئی ڈاکٹر بننا چاہ رہا ہوگا کوئی انجینئر، کسی کے ماں باپ نہیں مانیں ہوں گے، کسی کے مالی حالات اچھے نہیں ہوں گے، کوئی میرٹ کی وجہ سے پیچھے رہ گیا ہوگا۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ خواب دیکھنے سے ہی وہ پورے ہو جاتے ہیں تو وقت کے ساتھ ایک حقیقت قبول کر لیں کہ زندگی وہاں لا کر کھڑا کرتی ہے کہ آپ نے سوچا نہیں ہوتا،اللہ آپ کو آزماتا ہے

www.novelsclubb.com

دے کر بھی اور لے کر بھی۔آپ کو صرف ناامید نہیں ہونا۔جب ایک راستہ بند ہوتا ہے تو کوئی اور راستہ کھل جاتا ہے جب ایک جگہ ایڈمیشن نہیں ہوتا تو کہیں اور ہو ہی جاتا ہے آپ کو صرف محنت کرنی ہے اور ہاں قائدا عظم والی محنت کرنی ہے جہد مسلسل۔"وہ آخر پر زور دے کر بولا تھا۔

امائرہ کا فون بار بار وائیبریٹ کر رہا تھا لیکن اس کی مکمل توجہ کا مرکز ولی جہانزیب تھا۔

"آئی ہوپ آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ زندگی میں کچھ گولز سیٹ کرنا کیوں ضروری ہے۔اب آپ کو اس لیول کو اچیو کرنا تو اس کے لیے اندھا دھند کتابیں نہیں حفظ کرنا شروع کر دینا بلکہ اپنا وقت ضائع ہونے سے بچانا ہے۔اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا ہے۔بچپن میں وقت کی پابندی تو پڑھا ہو گا نہ بس اسی پر عمل کرنا ہے۔اور میں بھی سٹوڈنٹ رہ چکا ہوں اس لیے جانتا ہوں کہ یہ سب بہت

مشکل ہوتا ہے۔آخر ہم کیوں ایک بورنگ روٹین فولو کریں۔ہم ساری رات جاگیں گے اور دن میں سوئیں گے۔سوشل میڈیا پر اپنے کئی گھنٹے برباد کر دیں گے لیکن کام کی ایک چیز سیکھنے سے پہلے ہی آپ کو جمائیاں آنا شروع ہو جائیں گی جو آپ کو ساری رات نہیں آتی تھیں۔جانتے ہیں کیوں ہم کام چور ہیں۔ہم ذمہ داریوں سے بھاگتے ہیں اور میرا یقین کریں کہ ہماری ملک کی حالت میں سب سے بڑا کردار ہم جیسے کام چور ہی ادا کر رہے ہیں۔جن سے اٹھ کر پانی کا گلاس نہیں پیا جاتا لیکن رات ورات امیر ہونے کے خواب ضرور دیکھ کر سوتے ہیں۔ہم سب اس ملک کا بہت اہم اثاثہ ہیں۔ہر قوم اپنی نوجوان نسل پر انحصار کر رہی ہوتی ہے اگر یہ ٹھیک ہو جائے تو قوم کی حالت بدلنے میں دن نہیں لگتے اور اگر یہ بگڑ جائے تو حال آپ کے سامنے ہے۔عادتیں نہ ایک دن میں بنتی ہیں نہ ہی بدلتی ہیں بے بی سٹیپ لیں لیکن اپنی عادتیں بہتر بنائیں۔اپنی زندگی میں ڈسپلن اور محنت لائیں کام چوری نہیں۔

"You have the potential to change the world so please bring a change."

اس کی بات مکمل ہو چکی تھے اس نے مائیک ڈائز پر کھڑے سٹوڈنٹ کی جانب بڑھا دیا تھا۔"اینی کیوئسچن۔"اس سٹوڈنٹ نے پوچھا تھا۔

بہت سے ہاتھ بلند ہوئے تھے۔سب سے پہلے ایک لڑکے کو مائیک تھمایا گیا تھا۔"اسلام علیکم سر۔"

"وعلیکم اسلام۔"

www.novelsclubb.com

"سر میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔کہ اگر آپ گورنر آف پنجاب کے بیٹے نہ ہوتے تو کیا آپ یہاں کھڑے ہوتے اور یہاں کھڑے ہو کر ہم سے یہ سب کہہ رہے ہوتے۔"

امائرہ نے گردن موڑ کر اس لڑکے کو دیکھنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی تھی کیونکہ وہ کہیں پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

ولی مسکرایا تھا۔"آپ بتائیں اگر آپ اپنے ماں باپ کے گھر پیدا نہ ہوتے تو کہاں ہوتے۔آفکورس آپ کو کوئی آئیڈیا نہیں ہوگا۔اس طرح مجھے بھی نہیں پتہ کہ میں ہوتا یا نہ ہوتا۔"وہ مسکرا کر ذرا سنجیدہ ہوا تھا۔"ہم میں سے کوئی بھی اپنے ماں باپ نہیں چنتا۔زندگی کے کچھ فیصلے ہمارے اختیار میں ہوتے ہی نہیں۔اور ہاں آپ کے گورنر میرے بابا ہیں۔ہر باپ اپنی اولاد کے لیے بہت کچھ کرتا ہے اور وہی میرے بابا نے بھی میرے لیے کیا ہے۔"

"آہ نیپوٹیزم اور جسٹیفیکیشن۔۔۔۔مجھے کیا۔"اس نے دل میں سوچا تھا۔

"میں بھی پوچھتی ہوں کچھ۔"ایمان اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم ذرا بھی ہلی نہ تو میری تمہاری دوستی ختم۔ خبردار جو تم نے ایسا ویسا کچھ کرنے کی جرات بھی کی۔" امائرہ اسے تنبیہ کر رہی تھی۔

"تم تو زیادہ ہی پوزیسو ہو گئی ہو۔ تسلی رکھو تمہارا ہی ہزبنڈ ہے۔" ایمان نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔

"شٹ اپ۔"

ایک لڑکی مائیک ہاتھ میں لیے کھڑی ہوئی تھی۔ "کچھ سال پہلے آپ کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جہاں آپ اپنے بابا کے ہی خلاف پروٹیسٹ کر رہے تھے۔ اس پر ان کا کیا ری ایکشن تھا۔"

"میرے جذبے پر مجھے تمغہ تو پہنانے سے رہے۔ خوب ڈانٹ پڑی تھی۔" وہ مسکراتے ہوئے خوشگوار انداز میں کہہ رہا تھا۔

وہاں قہقہوں کا شور گونجا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو فار ہیئرنگ می۔بہت اچھا لگا یہاں آکر۔ہیو آنائس ڈے۔"وہ سٹیج سے نیچے اتر گیا تھا۔سب نے مل کر اس کے لیے تالیاں بجائیں تھیں۔

"بائے میں گھر جا رہی ہوں۔"امائرہ نے راستے میں حمزہ کو پک کرنا تھا۔اس لیے اسے جانا پڑا تھا۔ویسے بھی ولی کی آدھی باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھیں۔

حمزہ کچھ دن پہلے کراچی گیا ہوا تھا۔وہ اسے پک کرنے ایئرپورٹ آئی ہوئی تھی۔ابھی اس کی فلائٹ میں ٹائم تھا۔سو اس نے گاڑی میں بیٹھے انسٹا گرام پر ولی جہانزیب کا اکاؤنٹ سرچ کیا تھا۔"یہ جہانزیب انکل کا فینس ہونا بنتا ہے لیکن ولی ۔۔۔۔اور تمہیں تو یہ بھی نہیں پتہ وہ کرتا کیا ہے۔۔۔۔بڑی آئی بیوی۔"

وہ ایک ایک کر کے ولی کی تصاویر اور ویڈیوز سکرول کر رہی تھی جو کہ مختلف شہروں میں مختلف لوگوں کے ساتھ لی گئی تھیں۔پروفائل سے تو وہ خاصا سنجیدہ اور

ور کا ہولک بندہ لگتا تھا۔ لیکن ولی سے ہونے والی تمام ملاقاتوں میں اسے کبھی وہ اتنا زیادہ سنجیدہ نہیں لگا تھا۔

اس نے حمزہ کو اپنی طرف آتا دیکھا تو فون بند کر کے گود میں رکھ دیا۔ "ہیلو پارٹنر۔ کیسی جا رہی ہے یونیورسٹی۔" اس کا لہجہ خوشگوار تھا۔

امائرہ نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔ "بورنگ۔ تمہیں پتہ ہے آج ہماری یونیورسٹی ولی آیا تھا سیمینار کے لیے۔"

حمزہ بھی چونکا تھا۔ "تمہارے بابا اور تایا اچھے خاصے امیر اور مشہور ہیں۔ ان کے بچے بھی ویل اسٹیبلشڈ ہوں گے نہ۔"

"یو آر رائٹ ایکچوئلی۔" امائرہ نے تائید کی تھی۔

"اور بتاؤ کیسے رہے میچز؟"

www.novelsclubb.com

"ایک میچ دیا تھا کھیلنے کے لیے۔حالانکہ میں نے اس میچ میں ففٹی کی تھی لیکن اس کے باوجود مجھے نہیں کھلایا۔جب آپ اپنے شہر سے نکلتے ہو نہ تو اندازہ ہوتا ہے کہ باہر کتنی پالیٹکس چلتی ہے۔ٹیلنٹ کو نظر انداز کر کے وہ اپنے لڑکوں کو ترجیح دے رہے ہوتے ہیں چاہے وہ پرفارم کریں یا نہ کریں۔میری اپنی ٹیم میں آدھے سے زیادہ لوگ سفارش پر تھے اور ایک میں ہوں جس کی سفارش تو کیا کبھی ماں باپ نے حوصلہ افزائی تک نہیں کی۔آج پتہ نہیں کتنی بے عزتی کریں گے۔"حمزہ کا لہجہ حد سے زیادہ بیزار تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

"یونیورسٹی والوں نے کال کی تھی کہ آپ کے بیٹے کی اٹینڈینس شارٹ ہے۔اگر مزید اس نے کلاسز مس کیں تو وہ ڈراپ آؤٹ کر دیں گے۔مجھے پڑھنا ہے بھی نہیں۔لیکن بابا کو کون سمجھائے۔"

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔"میں نانو سے کہوں گی تو ماموں تمہیں نہیں ڈانٹیں گے۔"وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔

"لیٹس سی۔یار گاڑی تیز چلاؤ مجھے سونا ہے گھر جا کر۔شام کو جم بھی جانا ہے۔"اس نے آنکھیں بند کر کے سر سیٹ کی پشت پر ٹکا دیا تھا۔

✡✡✡✡✡

رائد کو شاہزیب کے ساتھ کام کرتے ہوئے کچھ مہینے ہو گئے تھے اور اب وہ کافی حد تک ان کے ساتھ بزنس سیکھ چکا تھا۔شاہزیب نے اسے ایک کمپنی کے ساتھ ڈیل اس کے ذمے لگوائی ہوئی تھی اور آج اس نے وہ ڈیل سائن کر دی تھی۔آفیس میں موجود ایک ایک بندہ اسے مبارک دے رہا تھا اور اسے سراہ رہا تھا۔ابھی اس کی شاہزیب سے بات نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر واپس آیا تو حنان لاؤنج میں بیٹھا کتابیں سامنے پھیلائے کچھ ہائیلائٹ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ نوٹ بک پر نوٹس لکھ رہا تھا۔ "یہ کتابیں حفظ کرنے کے علاوہ کام ہے تمہیں کوئی۔"

"نہ چھیڑو ابھی بہت اہم کام کر رہا ہوں۔" حنان کی تمام تر توجہ اس کتاب پر تھی۔ وہ ایم بی بی ایس کر رہا تھا اور اسی لیے اس کے دن رات پڑھتے ہوئے ہی گزرتے تھے۔

"چھوڑو یار کہیں باہر چلتے ہیں۔ ماما کہاں ہیں؟" رائد نے آس پاس نظریں گھمائیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"فضہ آنٹی کی طرف گئی ہوئی ہیں۔ مجھے کہیں نہیں جانا میرا کل بہت امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے۔" حنان جان چھڑانے والے انداز میں بولا تھا۔

تبھی اس کا فون بجا تھا اوپر شاہزیب کالنگ لکھا آرہا تھا۔رائد فون کان سے لگاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔"سننے میں آیا ہے کہ میرا بیٹا بڑا ہو گیا ہے۔"شاہزیب یقیناً اس ڈیل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

رائد مسکرایا تھا۔"ٹھیک سنا ہے آپ نے۔"

"گڈ جاب۔کوئی اچھی سی جگہ دیکھو ہم آج ساتھ ڈنر کر رہے ہیں۔"شاہزیب کے لہجے سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ بے حد خوش تھے۔

"اوکے بابا۔"رائد نے ان کی تائید کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی شاہزیب نے فون رکھ دیا تھا۔یونہی چیٹ سکرول کرتے ہوئے اس کی انگلی زلیخا کے نام پر رک گئی تھی۔اس دن کے بعد نہ وہ اس لڑکی سے ملا تھا نہ ہی اس نے کال کی تھی۔کچھ سوچتے ہوئے رائد نے اسی ریستورانت کا ایڈریس شاہزیب کو بھیج دیا تھا۔

شاہزیب کے ساتھ ان کے کچھ دوست آئے ہوئے تھے۔وہ آپس میں بزنس کی باتیں کر رہے تھے اور رائذ زلیخا کو دیکھ رہا تھا جس کی شفٹ ختم ہو چکی تھی اور اب وہ گھر کی طرف روانہ ہونے والی تھی۔رائذ شاہزیب سے ایکسکیوز کرتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

"ہائے۔کیسی ہو؟"

"ٹھیک۔وہ تمہارے بابا ہیں؟"اس نے دور شیشے کی دیوار کے پار کھڑے شاہزیب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے استفسار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

رائذ نے سر کو جنبش دی تھی۔

"مجھے لگتا ہے میں نے انہیں کہیں دیکھا ہوا ہے۔"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے غور سے شاہزیب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کہاں؟"رائد ذرا بھی نہیں چونکا تھا۔شاہزیب پاکستان کے ایک نامور بزنس مین تھے تو کہیں نہ کہیں دیکھ ہی لیا ہو گا۔

زلیخا یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔

"جاب کیسی جا رہی ہے تمہاری کوئی پرابلم تو نہیں۔میں بزی تھا اس لیے کال نہیں کر سکا۔"

"اونہوں۔سب سیٹ ہے۔یونیورسٹی،پڑھائی اور جاب بھی۔تھینک یو میری مدد کرنے کے لیے۔اچھے انسان ہو تم۔"وہ مسکرا کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فائنلی تمہیں احساس ہو ہی گیا۔"رائد نے گہری سانس خارج کی تھی جیسے شکر کر رہا ہو۔

"میں چلتی ہوں بائے۔"زلیخا مسکرا کر الوداع کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

رائد اسے جاتا دیکھتا رہا پھر وہ واپس پلٹ گیا۔ شاہزیب کے دوست جا چکے تھے اور اب وہ دونوں وہاں اکیلے تھے۔ "گرل فرینڈ ہے تمہاری؟"

رائد جس نے ابھی جوس کا پہلا گھونٹ لیا تھا بمشکل اسے باہر نکلنے سے روکا تھا۔ "کون؟"

"وہ جس لڑکی کے پیچھے ابھی تم گئے تھے۔ فرحان نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے کسی کو ریفر کروایا ہے یقیناً یہ وہی لڑکی ہے۔" شاہزیب کا انداز بالکل سادہ تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ سکالرشپ سٹوڈنٹ ہے اسے جاب کی ضرورت تھی اس لیے میں نے ہیلپ کر دی۔" رائد نے لاپرواہ انداز میں شانے اچکائے تھے۔

"تم اور تمہارے خیراتی کام۔ کیا کہہ سکتے ہیں اور بتاؤ وہ چینی بابا مانا کیسے پارٹنر شپ کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"بہت مشکل مانا ہے اس کی کافی ٹرمز اینڈ کنڈیشنز تھیں کچھ میں نے مان لیں اور کچھ نہیں۔اگر کچھ اوپر نیچے ہو گیا تو آپ مجھے کچھ کہیں گے تو نہیں۔"اس نے شاہزیب سے یقین دہانی کرنا چاہی تھی۔

"تمہیں میں کبھی ہٹلر جیسا باپ لگا ہوں۔مجھے تم پر یقین ہے اور ویسے بھی ہر انسان کو اس کے حصے کی غلطیاں کرنے کا حق ہوتا ہے۔"شاہزیب کا انداز بہت سادہ تھا۔"میرا ہمیشہ سے ایک اصول رہا ہے میں دوسروں پر اتنے احسان کرتا ہوں کہ کوئی مجھے نہ کہہ ہی نہیں پاتا۔چاہے رشتے ہوں یا بزنس۔اگر میں اس چینی سے ڈیل کر رہا ہوتا یقیناً وہ مجھے اس طرح پریشرائز نہیں کر سکتا تھا جیسے اس نے تمہیں کیا۔"

"آپ جس سٹریٹجی کی بات کر رہے ہیں اسے ہماری زبان میں مینیوپلیٹ کرنا کہتے ہیں۔"رائد نے کانٹے سے سٹیک کا ایک پیس الگ کیا تھا۔

شاہزیب مسکرائے تھے۔"امائرہ کی ماں مجھے یہی کہتی تھی مینیوپلیٹر۔"

"چلیں وہ تو ہو گئیں مینیوپلیٹ امائرہ نہیں ہوتی۔"

"میری بیٹی ہے نہ اسی لیے سمارٹ ہے۔"شاہزیب نے شیخی بگاڑی تھی۔

رائد ہلکا سا ہنس دیا تھا۔"بہت غلط بات ہے بابا جو اس کی گنی چنی اچھی کوالیٹیز ہیں وہ آپ نے اپنے نام لگوالی ہیں اور جو جو بری عادتیں ہیں وہ اس کی ماں کے سر ڈال دی ہیں۔"رائد نے تاسف سے گردن دائیں بائیں ہلائی تھی۔

"حنان گھر پر تھا؟اسے بھی لے آتے ساتھ۔"شاہزیب کو ایکدم اس کا خیال آیا تھا۔

رائد نے سر کو خم دیا تھا۔"میں نے کہا تھا ساتھ چلنے کا لیکن وہ اپنی پڑھائی میں مصروف تھا۔آپ کو تو پتہ ہے اس کا۔"

www.novelsclubb.com

"ایک تو اس لڑکے کو اس کی کتابوں سے نکالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔ میں تو کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ ڈاکٹر بننے سے پہلے کہیں مریض ہی نہ جائے۔"

"دیکھتے ہیں کچھ نہ کچھ تو بن ہی جائے گا۔"

زلیخا بس میں بیٹھی اپنے فلیٹ واپس جا رہی تھی۔ یونہی فون پر انسٹا گرام سکرول کرتے ہوئے اسے رائد کا خیال آیا تھا۔ وہ انجان سا لڑکا جو اسے پہلی ملاقات پر زہر لگا تھا اب کیوں اچھا لگنے لگ گیا تھا۔ وہ اس کے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو جھڑکا تھا پھر سوچ اور جانب بھٹکانے کے لیے وہ ونڈ سکرین کے پار چلتی ہوئی گاڑیاں اور روشنیوں سے مزین عمارتیں دیکھنے لگ گئی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کے مڈٹرم ایگزیمز ختم ہوئے تھے۔اسے شاپنگ کرنی تھی لیکن وقت نہیں مل رہا تھااور وہ اکثر جاتی بھی یاسمین کے ساتھ تھی اور وہ بھی آجکل کچھ مصروف تھیں۔وہ یونیورسٹی سے واپسی پر ایمان کو ساتھ لے آئی تھی تاکہ وہ اکٹھے مل کر شاپنگ کریں۔

ایمان ایک ایک کر کے ہینگرز میں لٹکی ہوئی شرٹس دیکھ رہی تھی اور امائرہ ایک سائیڈ پر کھڑی فون پر جھکی ہوئی میسج ٹائپ کر رہی تھی۔اسی وقت کوئی بالکل اس کے برابر کھڑا ہوا تھا۔امائرہ نے میسج بھیج کر سر اٹھایا تھااور ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی تھی۔وہ ولی تھا۔

"آپ؟؟"امائرہ کی تو ساری کی ساری بتیاں گل ہو گئی تھیں۔اس شخص سے اس کا نکاح ہوا تھااور اس کے بعد اس نے ایک دفعہ بھی اس سے بات نہیں کی تھی۔اب اگر اس نے ایسا ویسا کچھ پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دے گی۔

"کیسی ہو؟" ولی نے مسکرا کر پوچھا تھا۔ایمان کا دھیان ابھی بھی کپڑوں کی طرف تھا۔

"فائن۔" وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

"امائرہ یار یہ کپڑے تو بہت مہنگے ہیں۔۔۔۔میری تو سات نسلوں میں بھی کوئی اتنے مہنگے کپڑے نہ افورڈ کر سکے۔" ایمان روانی میں بولتی گئی تھی پھر اس کے ساتھ کھڑے ولی کو دیکھ کر زبان پر بریک لگی۔

"تمہیں نہیں لگتا ہمیں بیٹھ کر بات کرنے کی ضرورت ہے۔" اب کی بار اس کا انداز سنجیدہ تھا۔

"ایکچوئلی میں اس کے ساتھ ہوں اور اسے گھر بھی ڈراپ کرنا ہے۔شام ہو رہی ہے اگر لیٹ ہو گئی تو اس کے گھر والے پریشان ہوں گے۔" آخر کار امائرہ کے حلق سے آواز نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شیور۔جب تمہارے پاس ٹائم ہو ہم اس وقت بات کر لیں گے۔"ولی مطمئن انداز میں بولا تھا۔

"اوکے آپ مجھے میسج کر دیجئے گا۔آئی وِل کم۔"امائرہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔

ولی اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا دو قدم آگے بڑھا۔تھوڑا سا جھک کر مسکراتے ہوئے بولا۔"اگر کسی نے آپ کو بلاک کیا ہو تو اسے میسج کیسے کرتے ہیں یہ طریقہ مجھے بھی سکھا دو۔"وہ اتنی دھیمی آواز میں بولا تھا کہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑی ایمان اسے نہ سن سکے۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ولی کو وہ مسکراتی ہوئی بہت اچھی لگی تھی۔"اس کا مطلب آپ کو برا نہیں لگا۔"اس نے ذرا سنبھل کر پوچھا تھا۔

"میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔تمہارے پاس مکمل اختیار ہے تم بات کرو یا نہ کرو۔لیکن اون آسیریس نوٹ ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے۔"

"اوکے۔آئی انڈرسٹینڈ۔"امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

ولی نے اپنی جیبیں تھپتھپائی تھیں۔والٹ نکال کر کارڈ امائرہ کی جانب بڑھایا ۔ایمان کی تو آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

"تھینک یو۔لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ڈیڈ مجھے اتنے پیسے بھیجتے ہیں کہ میں یہ سب افورڈ کر سکتی ہوں۔"وہ سادگی سے بولی تھی۔

ولی نے بھی اصرار نہیں کیا تھا۔"سی یو سون۔اللہ حافظ۔"

وہ چلا گیا تھا۔امائرہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔ایمان نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔"لے لیتی نہ۔بار بار کہاں شوہر اس طرح کی اوفرز دیتے ہیں۔"

"لالچی انسان۔"امائرہ زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے آگے بڑھ کر پرائس ٹیگ دیکھا تھا۔چار شرٹس لیں اور کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی۔ایمان اسے دیکھتی رہ گئی۔

شاپنگ سے فارغ ہو کر ان دونوں نے پزا کھایا تھا اور گاڑی میں بیٹھ گئی تھیں۔"تمہارے بابا کیا بہت زیادہ امیر ہیں؟"ایمان نے اپنا رخ اس کی جانب موڑ کر دلچسپی سے پوچھا تھا۔

"پتہ نہیں۔سنا تو یہی ہے۔"امائرہ نے کندھے اچکائے۔

جب وہ کینڈا رہتی تھی شاہزیب وہاں بھی سارہ کو پیسے بھیجتے تھے۔پاکستان آنے کے بعد بھی وہ ہر ماہ امائرہ کو اس کی ضرورت سے کئی زیادہ پیسے بھیجا کرتے تھے۔انہوں نے طاہر سے کہہ رکھا تھا کہ جب بھی ضرورت پڑے تو وہ شاہزیب سے رابطہ کریں کیونکہ وہ کسی کا احسان نہیں لینا چاہتے تھے۔امائرہ ان کی بیٹی ہے تو اس کے خرچے اٹھانا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔وہ شہر کے سب سے اچھے

www.novelsclubb.com

تھیراپسٹ کے پاس جاتی تھی۔اس کے پاس مہنگی ترین گاڑی تھی اور ہاں اس سب کے باوجود نہ اس کی زندگی میں سکون تھا نہ ہی وہ خوش تھی۔وہ زندگی گزار رہی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کی ڈاکٹر عائشہ کے ساتھ اپائنٹمنٹ تھی۔وہاں سے سیشن لے کر وہ اپنی میڈیسن لینے فارمیسی آئی تھی۔اس کی نظر اس بڑی سی فارمیسی کے باہر کھڑے ولی پر پڑی تھی جس کے دائیں ہاتھ پر پٹی لگی ہوئی تھی اور وہ بار بار کسی کو کال کر رہا تھا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

اس دن گھر جا کر امائرہ نے ولی کو ان بلاک کر دیا تھا لیکن ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ولی بھی کچھ مصروف تھا اس لیے اسے خیال نہیں آیا تھا۔

امائرہ میڈیسن لینے کے بعد گاڑی میں بیٹھی تھی۔کچھ سوچتے ہوئے ہارن پر ہاتھ رکھا۔ولی نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔

وہ اس گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔امائرہ نے ونڈ سکرین نیچے کی تھی۔"آپ کسی کا ویٹ کر رہے ہیں؟"

"یس۔"

"یہ کیا ہوا ہے؟"امائرہ نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

"دروازے میں ہاتھ آ گیا۔"

www.novelsclubb.com

"واقعی؟"امائرہ کی آنکھوں میں خوشگوار حیرت پھیلی تھی۔

"بالی ووڈ کا ہیرو بن کر ہاتھ دیوار سے مارا تو مائنر سا فریکچر آ گیا ہے۔اسی لیے دوست کا ویٹ کر رہا ہوں کہ گھر ڈراپ کر دے۔"وہ نارمل انداز میں بتا رہا تھا۔

"بیٹھیں۔میں آپ کو ڈراپ کر دیتی ہوں۔"

"یہاں سے ہمارا گھر بہت دور ہے۔کم از کم ایک گھنٹہ لگے گا۔سوچ لو۔"ولی ذرا سنجیدہ ہوا تھا۔

"میرے ساتھ جائیں گے تو آدھا گھنٹہ لگے گا۔"امائرہ پر اعتماد انداز میں کہہ رہی تھی۔

"رہنے دو۔میں بھری جوانی میں مرنا نہیں چاہتا۔"ولی نے فوراً انکار کیا تھا۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔"نہیں ہوتا آپ کو کچھ۔تین چار سال کا ڈرائیونگ ایکسپیرینس ہے۔"

ولی اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔گوہر کو میسج کر کے آنے سے منع کیا۔"تمہارا ایڈمیشن ہو گیا ہے یونیورسٹی میں۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

"کیا پڑھ رہی ہو تم؟" ولی نے سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

"اکاونٹنگ اینڈ فائینینس۔"

"انٹرسٹنگ۔" ولی زیرِلب بڑبڑایا تھا۔

"امائرہ۔" ولی نے کچھ توقف کے بعد اسے پکارا تھا۔

"ہمم۔"

"تم نے شادی کے لیے ہاں کیوں کی تھی؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

اس نے گاڑی کی رفتار اور کم کی تھی۔ "ڈیڈ نے کہا تھا۔" وہ ولی کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔

"کیا چاچو نے تمہیں فورس کیا ہے اس رشتے کے لیے؟"

امائرہ نے گردن موڑ کر ولی کو دیکھا پھر چہرے کا رخ پھیر لیا۔"نہیں۔میں نے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا۔لیکن اس کے بعد میرا ان سے جھگڑا ہو گیا تھا اسی لیے میں نے غصے میں آپ سب کو بلاک کر دیا۔"

"چاچو کو بھی بلاک کر دیا؟"اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

"انہیں کیوں کروں گی وہ میرے ڈیڈ ہیں اور میرے ان کے ساتھ مسئلے ہوتے رہتے ہیں۔"وہ لاپرواہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

آگے سگنل لگا ہوا تھا۔امائرہ نے بریک پر پاؤں رکھا تھا۔ان سے آگے گاڑیوں کی ایک لمبی قطار تھی۔ایک پندرہ سولہ سالہ لڑکی میلے کپڑوں میں ملبوس،ناک میں نوز رنگ پہنے،جو سورج کی روشنی پڑھنے کی وجہ سے چمک رہی تھی۔اس نے امائرہ کی جانب کی ونڈ سکرین کو بجایا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ونڈ سکرین نیچے کی تھی۔اسے اس لڑکی کی نوز رنگ بہت اچھی لگی تھی۔ولی بہت دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی نظر امائرہ کے کان میں بنے ہوئے سوراخوں پر پڑی تھی۔ایک سوراخ میں اس نے سلور رنگ کی بالیاں پہنی ہوئی تھیں اور دو سوراخوں میں ڈائمنڈز پہنے ہوئے تھے اور درمیان میں بھی ایک ننھا سا ہیرہ تھا۔مطلب اسے جیولری کا اچھا خاصا شوق تھا اور وہ سب اسے سوٹ بھی کر رہے تھے۔

"باجی کوئی مدد کر۔سو پچاں دے۔اللہ تینوں۔۔۔"وہ اپنے مخصوص لہجے میں اسے دعائیں دے رہی تھی۔

"تم نے یہ نوز رنگ کہاں سے لی؟"امائرہ نے اس کی ہانک کو نظر انداز کر کے سوال کیا تھا۔

"کیا باجی؟"اس نے نا سمجھی سے اپنے آپ کو دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ناک میں جو پہنی ہوئی ہے۔"امائرہ نے اس کے ناک کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اچھاا ے۔۔اے تے میں میلے توں لئی سی۔"

"کیا کہا ہے اس نے؟"اس نے ولی کی جانب رخ موڑا تھا۔

"اس نے کسی میلے سے لی تھی۔"ولی بے اختیار مسکرایا تھا۔

"وہ کیا ہوتا ہے؟"اس نے نا سمجھی سے ولی کی جانب دیکھا تھا۔

ولی کچھ کہنے والا تھا ان سے پچھلی گاڑی والے نے ہارن بجایا تھا۔امائرہ نے اپنے بیگ سے سارے کھلے پیسے نکال کر اس کو تھما دیے تھے۔وہ خوش ہو کر واپس چلی گئی تھی۔

"تم جانتی ہو وہ تمہیں بے وقوف بنا کر چلی گئی ہے؟"

"کیا مطلب؟؟"امائرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں کتنے سال ہو گئے ہیں پاکستان رہتے ہوئے؟"

"چار پانچ سال۔" امائرہ نے ذرا سوچ کر جواب دیا تھا۔

"تم نے اکثر سگنلز پر سڑکوں پر اس طرح کے مانگنے والوں کو مانگتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ بہت سی صحت مند عورتیں آ کر لوگوں کو میٹھی میٹھی یاد کھ بھری داستان سناتی ہیں اور ان سے پیسے لے جاتیں ہیں۔ تم نے ایسے بہت سے معذور لوگوں کو سڑکوں پر بیٹھے دیکھا ہو گا جو نہ چل سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں، کوئی بینک کے باہر بیٹھا ہوتا ، کوئی ہوٹل کے باہر، ان کا دماغ بالکل فارغ ہو چکا ہوتا ہے تو سوچو کہ وہ جو اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتے تو انہیں اس جگہ پر روزانہ بٹھا کر کون جاتا ہے یا پھر جو پیسے لوگ انہیں دیتے ہیں وہ کون استعمال کرتا ہے اور ہماری عوام کو تو ایسے لوگوں پر زیادہ ترس آتا ہے۔ اس کے بعد تم نے بہت سی جگہوں پر عورتوں کو نقاب پہن کر، ماسک لگا کر، چھوٹے چھوٹے بچے لیے، ہاتھوں میں پوسٹرز پکڑے ہوئے کہ

میرا شوہر بیمار ہے وغیرہ وغیرہ سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے دیکھا ہو گا۔ یہ سب سمپتھی لینے کے حربے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے کام میں بہت پروفیشنل ہوتے ہیں۔ آئی نو تمہیں اندازہ نہیں ہو گا لیکن ایک عام پاکستانی مرد جو کہ اکیلا اپنے پورے خاندان کا خرچہ اٹھا رہا ہوتا ہے اس کی تنخواہ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار ہوتی ہے۔ جسٹ ٹیل می کہ پچاس ہزار میں تمہارے کتنے ڈریس آتے ہیں ایک دو تین ،چار واٹ ایور اور یہ لوگ بغیر کچھ کیے ایک مہینے میں تین چار لاکھ کما رہے ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے بہت بڑے بڑے گینگز ہوتے ہیں۔ آئی جسٹ وانٹ کہ تم نیکسٹ ٹائم کیئر فل رہو۔ تمہیں اگر کسی کی ہیلپ کرنی ہے تو بہت سے چیرٹی سینٹرز ہیں انہیں ڈونیٹ کر دو، اگر تمہیں آئیڈیا نہیں تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ ہم سب کو ان چیزوں کو کسی نہ کسی حد تک روکنا چاہیے۔"

سگنل گرین ہو چکا تھا۔گاڑیاں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھیں۔"آپ ہمیشہ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں؟"ولی کی بات میں دم تو تھا لیکن امائرہ کو اس طرح کی باتوں میں کوئی انٹرسٹ تھا ہی نہیں۔

"تم نے کہاں سنی ہیں میری باتیں؟"ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"آپ ہماری یونیورسٹی آئے تھے سیمینار کے لیے۔"

"تو تم امپریس نہیں ہوئی؟"ولی شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔

"آپ ٹینشن نہ لیں۔آپ کو مجھے امپریس کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں۔"

www.novelsclubb.com

آگے والی گاڑیاں جا چکیں تھیں امائرہ نے رفتار بڑھائی تھی۔اسی وقت سیاہ رنگ کی کرولا اس کی گاڑی کے ساتھ لگی تھی۔امائرہ کا تو سر ہی گھوم گیا تھا۔اس کی ونڈ سکرین کا شیشہ پہلے ہی نیچا تھا۔"اندھے ہو تم۔جاہل انسان۔"امائرہ چیخی تھی۔

"کیوں بہن تمہارے باپ کی سڑک ہے؟" وہ کوئی پچیس چوبیس سالہ نوجوان تھا۔وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

"امائرہ ریلیکس۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔" ولی نرمی سے گویا ہوا تھا لیکن امائرہ نے تو جیسے اسے سنا ہی نہیں تھا۔اس نے گاڑی کی رفتار بڑھائی تھی۔اس لڑکے کے برابر گاڑی کی۔"ریسٹ ان پیس بھائی صاحب۔" اس نے گاڑی کو سائیڈ سے ہٹ کیا تھا اور پوری رفتار سے آگے بڑھ گئی تھی۔اس لڑکے کی گاڑی کی ہیڈ لائٹ ٹوٹ گئی تھی اور ایک سائیڈ پر ڈینٹ پر گئے تھے۔وہ گاڑی ایک سائیڈ پر کھڑی کر کے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولی کا دماغ ابھی تک پراسیس نہیں کر پایا تھا جو امائرہ نے ابھی کیا تھا۔"امائرہ سٹاپ دا کار۔" ولی رعب دار انداز میں بولا تھا۔

امائرہ نے گاڑی روک دی تھی۔اب وہ ولی کے ری ایکٹ کرنے کا انتظار کر رہی تھی۔"واٹ واز دیٹ۔یہ کوئی انسانوں والی حرکت تھی۔تم کوئی چودہ پندرہ سال کی ٹین ایجر ہو؟اس کی آواز میں غصے کا عناصر نمایاں تھا۔

اس طرح تو اسے صرف اور صرف شاہزیب ڈانٹتے تھے۔"اس نے پہلے میری گاڑی کو ہٹ کیا تھا۔"امائرہ نے صفائی پیش کی تھی۔

"امائرہ غلطی سے بھی تو ہو سکتا ہے اور اس طرح کی حرکت کرنے سے کیا ملا ہے تمہیں؟"

www.novelsclubb.com

"حساب برابر کیا ہے۔اس نے میرا نقصان کیا اور میں نے اس کا۔"امائرہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے تھے۔

"لیو۔"ولی جبڑے بھینچ کر کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

امائرہ کو ذرا بھی اندازہ نہیں تھا وہ کیا کرے۔ کیا اسے اپنی غلطی ماننی چاہیے لیکن اس نے تو اپنے لحاظ سے کچھ غلط کیا ہی نہیں تو معافی کس بات کی مانگے۔

ولی فون پر کسی کو کال کر رہا تھا۔ کال اٹھالی گئی تھی۔ ولی نے اسے لوکیشن بتائی تھی۔

امائرہ نے دوسری سائیڈ کی ونڈ سکرین نیچے کی تھی۔ "ہیو آ سیف جرنی۔" تپانے والے انداز میں کہہ کر گاڑی سٹارٹ کی اور کچھ ہی پلوں میں وہاں سے غائب ہو گئی۔ "آیا بڑا ڈیڈ کا بھتیجا۔ ایک ڈیڈ کم تھے مجھے ڈکٹیٹ کرنے کے لیے۔" ناگواری سے سر جھٹکا۔

www.novelsclubb.com

ولی جبڑے بھینچے رہ گیا۔ رائد کی بات ایک دفعہ پھر سے یاد آئی تھی۔

✡✡✡✡✡

پی ایس ایل کچھ ہی دنوں میں شروع ہو رہا تھا۔ حمزہ نے یونیورسٹی میں سمیسٹر فریز کروالیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ پڑھائی کو وقت نہیں دے سکتا۔ طاہر اس سے

بات نہیں کر رہے تھے۔یاسمین بھی ناراض تھیں۔نانو بھی اسے کہتی رہتی تھیں پڑھ لو زندگی بن جائے گی۔اسے ایسی زندگی بنانی ہی نہیں تھی۔مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا اور اس کے ماں باپ اس سے بہت سی توقعات وابستہ کر چکے تھے اور وہ چاہ کر بھی ان توقعات پر پورا نہیں اتر سکتا تھا۔اس کے اپنے خواب تھے اور اپنی منزلیں تھیں۔

اس نے اپنی پیکنگ کی تھی۔اسے آج کراچی جانا تھا وہاں ان کا کیمپ لگنا تھا۔اس نے امائرہ کو میسج کیا تھا۔امائرہ نے اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آ کر اس کا دروازہ ناک کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے مل کر بھاری بھرکم بیگز گاڑی میں رکھے تھے۔امائرہ کب سے اس کا منہ لٹکا ہوا دیکھ رہی تھی اور انتظار کر رہی تھی کہ حمزہ خود ہی اسے بتا دے۔

"صبح صبح ایک ویڈیو دیکھی تھی کہ ماں باپ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے سوچ رہا ہوں نہیں جاتا۔ایک دو سمیسٹر پڑھتا ہوں۔کرکٹ کھیل لوں گا ساتھ ساتھ۔کیا پتہ نیکسٹ ایئر بھی سلیکٹ ہو ہی جاؤں۔"وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا کہہ رہا تھا۔

"دو کشتیوں کا مسافر کبھی منزل تک نہیں پہنچتا۔پیرنٹس انسان ہوتے ہیں فرشتے نہیں۔وہ بھی غلط ہو سکتے ہیں۔میں نے پوری زندگی اپنے ماں باپ کے غلط فیصلے بھگتے ہیں۔حمزہ ہوپ فلی دو ہفتوں میں تم پی ایس ایل کا پہلا میچ کھیلو گے۔اگر تم اچھا پرفارم کرو گے تو پورے سوشل میڈیا پر تمہارے چرچے ہوں گے۔جیسے ڈومیسٹک میں کھیلتے آئے ہو ویسے ہی وہاں کھیلو اور اپنا نام بناؤ۔تم دیکھنا تمہارے واپس آنے تک ان کا نظریہ کچھ حد تک بدل چکا ہو گا۔"

"مجھے لگ رہا ہے میں فوکس نہیں کر پاؤں گا۔"اس کا لہجہ شکستہ تھا۔

"میچ سے پہلے مجھے ایک کال کر دیا کرنا۔میں موٹیویٹ کر دوں گی۔ چلیں تم لیٹ ہو رہے ہو؟"

وہ اداس سا مسکرایا تھا۔

✡✡✡✡✡

ایمان اور امائرہ کیفے بیٹھی ہوئی تھیں۔امائرہ یونہی انسٹا گرام پر سکرولنگ کر رہی تھی جب اسے خیال آیا تھا۔"ایمان؟؟؟"

"ہاں بولو۔"ایمان جو آس پاس نظریں گھما رہی تھی امائرہ کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تم نے کبھی اکیلے ٹریول کیا ہے؟"اس کا انداز سرسری تھا۔

ایمان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کراچی چلیں؟"

"وجہ؟"

"پی ایس ایل کا اوپننگ میچ دیکھنے۔" امائرہ کا موڈ خوشگوار تھا۔

"گھر والے نہیں مانیں گے اور جب لاہور میں میچز ہوں گے تو دیکھنے جائیں گے ۔کراچی جانے کی کیا ضرورت ہے۔" ایمان اس کی پیشکش پر راضی نہیں تھی۔

"ایک تو پتہ نہیں تمہیں ہر چیز کے لیے اپنے پیرنٹس سے اجازت کیوں لینی پڑتی ہے۔ چھوٹی سی بچی تھوڑی ہو تم؟" امائرہ بیزار سی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں تم نہیں لیتی؟" ایمان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔ "کبھی کبھی۔"

"دیکھو ہم چھوٹے ہوں یا بڑے ہمارے ماں باپ ہم پر حق رکھتے ہیں۔ ہر کسی کے

گھر کا ماحول، اقدار، رواج الگ ہوتے ہیں شاید تمہارے گھر پر ان سب چیزوں کو اہمیت نہ دی جاتی ہو لیکن ہمارے گھر ایسا ہی ہوتا ہے ہم ہر کام اپنے ماں باپ کی اجازت لے کر کرتے ہیں۔" ایمان کا انداز عام تھا لیکن وہ امائرہ کو اتنا چبھ کیوں رہا تھا۔

اسے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اس جیسے ماں باپ ہر ایک کے نہیں ہوتے۔ امائرہ نے آگے سے کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ خاموش ہو گئی تھی۔

"چلو یار انہیں منانے کی کوشش کرنا۔ نہیں تو آنٹی سے میری بات کروا دینا۔ مجھے ضرور جانا ہے لیکن اکیلے جانے میں نانو نے راضی نہیں ہونا۔ دونوں ساتھ جائیں گے تو مزہ بھی آئے گا نہ۔" امائرہ نارمل انداز میں کہہ کر اٹھ گئی تھی۔ اپنا فون اور بیگ پکڑا اور اسے اللہ حافظ کہتی وہاں سے چلتی بنی۔

مشکل سے ہی لیکن ایمان نے کراچی جانے کے لیے اپنے گھر والوں کو راضی کر ہی

لیا تھا۔ایمان پہلی بار جہاز میں سفر کر رہی تھی اس لیے کچھ ڈری ہوئی تھی۔

"امائرہ۔"اس نے زور سے امائرہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"کیا ہے؟"امائرہ کو بخار تھا اس لیے وہ چڑچڑی ہو رہی تھی۔

"مجھے کچھ ہو گا تو نہیں۔یار دیکھو میں اپنے ماں باپ کا ایک ہی پیس ہوں؟"

"چار بہن بھائی نہیں ہو تم لوگ؟"امائرہ نے اسے گھورا تھا۔

"میرے جیسی تو میں ایک ہی ہوں نہ۔"ایمان نے معصومیت سے پلکیں جھپکائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ناک سکوڑا تھا۔"فلم نہ ہو تو؟"

"تمہارا تو نکاح بھی ہوا ہے میری تو ابھی منگنی بھی نہیں ہوئی۔"وہ رو دینے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"یہ زیادہ نہیں ہو رہا؟امائرہ نے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔

جہاز میں اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی۔امائرہ نے اپنی بھی سیٹ بیلٹ باندھی تھی اور ایمان کی بھی جو مسلسل آنکھیں میچیں آیت الکرسی پڑھ رہی تھی۔

جہاز رن اوے پر چلنا شروع ہوا تھا۔"تمہیں پتہ ہے میں نہ بچپن میں پائلٹ بننا چاہتی تھی۔"

"تو بنی کیوں نہیں؟؟"

"پھر میں بڑی ہو گئی نہ۔"ایمان نے آنکھیں کھول کر بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ ہنسی تھی۔جہاز آہستہ آہستہ آسمان کی بلندیوں میں اڑنے لگا تھا۔ایمان ذرا نارمل ہو گئی تھی۔امائرہ کا بخار زیادہ بڑھ رہا تھا۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔جسم میں تکلیف بڑھ رہی تھی۔

"ویسے تم تو بزنس کلاس بھی افورڈ کر سکتی تھی۔"ایمان اس کے مسلسل خاموش رہنے کی وجہ سے بور ہو رہی تھی۔

"تمہیں اکیلا چھوڑ دیتی؟"امائرہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔

ایمان نے برا سا منہ بنایا تھا۔"امیروں کے چونچلے۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی تھی۔

کراچی پہنچ کر وہ کیب لے کر ہوٹل آئے تھے۔امائرہ کمرے میں پہنچتے ہی سو گئی تھی۔اگلے دن ایمان جلدی اٹھ گئی تھی لیکن امائرہ سوئی ہوئی تھی۔ایمان نے بہت مشکل سے اسے اٹھایا تھا۔"کہیں سے میڈیسن لے لیتے ہیں تمہاری پہلے ناشتہ کر لو۔"ایمان فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس کی ضرورت نہیں آئی ایم فائن۔یہ انٹر کام اٹھا کر انہیں کال کرو وہی کھانا دے جائیں گے۔"

"تم اس حالت میں میچ کیسے انجوائے کرو گی۔"ایمان اس کے بارے میں متفکر

تھی۔

"میں اس کے لیے تو نہیں آئی۔" وہ غنودگی بھرے انداز میں بولی تھی۔

"تو کیوں آئی ہو؟" ایمان حیران ہوئی تھی۔

"میرے کزن کا ڈیبیو ہو رہا آج۔ میں اسے سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔ اسے اچھا لگے گا نہ۔" وہ بالوں کو انگلیوں سے سنوارتے ہوئے تکان بھرے انداز میں بولی تھی۔

ایمان کو تو جیسے شاک لگا تھا۔ "تمہارا کزن کرکٹ کھیلتا ہے اور وہ پی ایس ایل کھیلنے والا ہے اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"آج جی بھر کر دیکھ لینا۔" امائرہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی تھی۔

سات بجے اوپننگ سرمنی کا آغاز ہوا تھا اور اسے ختم ہوتے ہوتے ایک گھنٹہ لگ گیا تھا۔ میچ آٹھ بجے شروع ہوا تھا۔ ایمان بڑے شوق سے سامنے لگی بڑی سکرین پر

کھلاڑیوں کو دیکھ رہی تھی اور امائرہ صرف حمزہ کو۔اسے اس پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔دل ہی دل میں گھبراہٹ بھی تھی کہ اگر وہ جلدی آؤٹ ہو گیا تو کیا ہو گا لیکن ایک یقین بھی تھا کہ حمزہ کر لے گا۔اس نے نکلنے سے پہلے حمزہ کو میسج کر دیا تھا وہ بہت خوش ہوا تھا اور گراؤنڈ جاتے جاتے ایک دفعہ اس کی طرف ہاتھ چلا کر گیا تھا۔

حمزہ چالیس رن کر کے آؤٹ ہو گیا تھا لیکن اس نے کافی اچھا کھیلا تھا اور اس کی ہر شاٹ پر امائرہ سے زیادہ ایمان اچھلتی تھی۔آخر پر ان کی ٹیم میچ جیت گئی تھی۔حمزہ نے امائرہ کو اشارہ کر کے نیچے بلایا تھا۔وہ اس کے پاس آئی تھی۔"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں یار۔"وہ بے حد خوش تھا اور امائرہ کی موجودگی نے اسے بہت حد تک مطمئن بھی کر دیا تھا۔ایمان بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔

امائرہ جواب دینے ہی والی تھی جب اسے چھینک آئی تھی۔

"آر یو او کے۔یار تم بیمار تھی تو آنے کی کیا ضرورت تھی حد ہے۔میں کوئی بچہ

تھوڑی ہوں جو برا منا جاتا۔" وہ اسے ڈانٹ رہا تھا۔ایمان کو ان دونوں کی بانڈنگ بہت اچھی لگی تھی۔

"یہ دنیا بھر کے ہینڈسم لڑکے اس کے ہی کزن بننے تھے یا اللہ۔" اس نے دل میں سوچا تھا۔

"جا رہی ہوں۔آل دی ویری بیسٹ۔کل صبح کی فلائٹ ہے میری اور میں ٹھیک ہوں۔" امائرہ کہتی کہتی ایک بار پھر چھینکی تھی۔

"وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔" حمزہ نے اسے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بائے۔" امائرہ کہہ کر ایمان کا ہاتھ پکڑ کر چلتی بنی تھی۔وہ وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا تھا۔

اگلے دن وہ اپنا بوری بستر باندھ کر واپس لاہور آ گئی تھیں۔ایمان نے ایئرپورٹ سے نکلتے ہوئے اسے ایک پوسٹ دکھائی تھی۔وہ حمزہ اور امائرہ کی کل کی تصویر تھی

جو کسی نے دور سے لی تھی۔امائرہ کا چہرہ اتنا واضح نہیں تھا یقیناً لوگوں کو تو نہیں پتہ چلنا تھا لیکن شاہزیب نے ضرور اسے آسٹریلیا سے آکر قتل کرنا تھا۔امائرہ نے لب کاٹتے ہوئے اپنا انسٹا گرام کھولا تھا۔بہت سے اکاؤنٹز نے اس تصویر کو شیئر کیا ہوا تھا اور اس کے نیچے عجیب عجیب چیزیں لکھی تھیں۔واٹس ایپ پر شاہزیب کی دس بارہ کالز آئی ہوئی تھیں رائد کے الگ میسجز تھے۔ایمان نے محسوس کیا ہوا تھا وہ کچھ کھوئی کھوئی سی تھی۔

ایمان کے بابا انہیں پک کرنے آرہے تھے۔وہ باہر کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔"کیا تمہارے بابا تم پر غصہ کریں گے؟؟"اس نے یونہی پوچھا تھا۔

امائرہ کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔"آئی ڈونٹ نو۔"

ایمان گردن بلند کر کے ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کی نظر پیچھے سے آتے ولی جہانزیب پر پڑی تھی۔"تمہارا

ہز بنڈ۔۔۔امائرہ۔"ایمان نے اسے بتایا تھا۔

امائرہ کو جیسے کرنٹ لگا تھا اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔ایک ہاتھ سے بیگ کو گھسیٹتا ہوا،دوسرے ہاتھ سے فون کان کو لگائے،سبز ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ رنگ کی جینز پہنے وہ چلتا جا رہا تھا جب اس کی نظر امائرہ پر پڑی تھی۔ان کی نظریں ملیں تھیں امائرہ نے فوراً گردن سیدھی کی تھی۔آدھے راستے میں کسی کو اتار کر اور اسے کھری کھری سنانے کے بعد تو تو اصولاً ولی جہانزیب کو اسے نظر انداز کر کے سیدھا گزر جانا چاہیے تھا لیکن وہ غلط تھی۔

ایمان کو یہ لڑکا بہت ہی اچھا لگتا تھا۔وہ اسے بہت سالوں سے سوشل میڈیا پر فالو کر رہی تھی اور اب امائرہ سے ملنے کے بعد اس نے پہلی دفعہ اسے دیکھا تھا۔اس کے لحاظ سے امائرہ دنیا کی خوش نصیب ترین لڑکی تھی جسے اس طرح کا شوہر ملا تھا۔وہ اکیلی لڑکی نہیں تھی جو ایسی سوچ رکھتی تھی۔ولی جہانزیب مشہور تھا بہت سے

لوگ اسے جانتے تھے اور اس کی باتوں اور کاموں کی وجہ اس سے انسپائر ہوتے تھے۔اس نے بہت کم عمری میں ایسے کام کیے تھے جو بڑے بڑے لوگ کرنے کا سوچیں بھی نہ۔ جیسے اپنے ہی باپ کی پالیسی کے خلاف کھڑے ہونا، کسانوں، مزدوروں، وکیلوں، طلبہ اور بہت سے جلسوں میں شامل ہو کر بڑھ چڑھ کر حکومت کے فیصلوں کے خلاف آواز اٹھانا۔اسی وجہ سے وہ ایک دو دفعہ جیل بھی گیا تھا۔لوگ اسے اس کی ہمت، جرات، ذہانت اور بہادری کی وجہ سے سراہتے تھے۔وہ باآسانی اپنے سامنے بیٹھے آدمی کو لاجواب کرنا جانتا تھا اور جہاں پسند کرنے والے ہوتے ہیں وہاں نفرت اور حسد کرنے والے بھی ہوتے ہیں جو مسلسل آپ کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہاں ولی جہانزیب کو جاننے کے بعد اس کو ناپسند کرنا بہت مشکل تھا۔

ولی نے ان کے پاس رک کر گلا کنگھارا تھا۔"ہائے۔" وہ مسکرا رہا تھا۔

امائرہ اس کی جانب پلٹی تھی۔اس دن والا واقعہ ایک بار پھر سے یاد آیا تھا۔اب وہ واقعی شرمندہ ہو رہی تھی اور بہت زیادہ ہو رہی تھی۔

"اسلام علیکم۔"اس نے بہت احترام کے ساتھ ایمان کو سلام کیا تھا۔

اور ایمان تو غش کھاتے کھاتے بچی تھی۔"وعلیکم اسلام۔"اس کی نظر اپنے بابا پر پڑی تھی۔"امائرہ پاپا آ گئے۔چلیں۔"ایمان نے سرگوشی کی تھی۔

ولی نے گردن گھما کر اس پچاس ساٹھ سالہ آدمی کو دیکھا تھا۔"تم ان کے ساتھ جا رہی ہو؟"سوال امائرہ سے کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

"میں ڈراپ کر دوں؟؟"سنجیدہ انداز میں پوچھا گیا تھا۔

"وہ ایکچوئلی۔۔۔۔"امائرہ کوئی تمہید باندھنے والی تھی لیکن ولی نے اس کی بات

کاٹ دی تھی۔

"آئی پرامیس رستے میں نہیں اتاروں گا۔"اس کی آواز دھیمی تھی۔اتنی دھیمی کہ صرف امائرہ سن سکے۔امائرہ تو شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی۔

"اوکے۔ایمان تم چلی جاؤ۔بائے۔"امائرہ اس کی جانب پلٹی تھی۔

ایمان اللہ حافظ کہتی چلی گئی تھی۔ولی کا ڈرائیور اسے پک کرنے آیا ہوا تھا۔وہ دونوں بیک سیٹ پر بیٹھے تھے۔شاہزیب بار بار امائرہ کو کال کر رہے تھے لیکن امائرہ نظر انداز کر رہی تھی۔ولی کی نظر اس کے فون پر پڑی تھی جہاں تیس مار خان کالنگ لکھا آ رہا تھا لیکن وہ اوپر لگی پروفائل پکچر سے جان گیا تھا کہ وہ شاہزیب ہیں۔

"کہاں گئی تھی تم؟"اس کا انداز نارمل تھا۔

"کراچی۔"امائرہ نے فون گود میں رکھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی خاص وجہ؟"

"میچ دیکھنے۔"

"تمہارا کزن بھی کھیل رہا تھا؟" ولی کل مصروف تھا سو اسے انٹرنیٹ پر ہونے والی چہ مگوئیوں کا ابھی تک اندازہ نہیں ہوا تھا۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ وہ کرکٹ کھیلتا ہے؟" اس نے سوال پر سوال کیا تھا۔

"کچھ ماہ پہلے میں نے اسے ایک گراؤنڈ میں کھیلتے دیکھا تھا تم بھی وہاں آئی ہوئی تھی۔" ولی اسے یاد کر کے بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس دن کے لیے سوری۔" اس نے کوئی صفائی پیش نہیں کی تھی۔ وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے غصہ آگیا تھا حالانکہ اسے اس سے زیادہ غصہ آتا تھا۔

"اٹس اوکے۔" ولی اپنے فون پر متوجہ ہوا تھا۔ وہ یونہی انسٹا سکرول کر رہا تھا جب

اس کی نظر ایک پوسٹ پر رک گئی تھی۔اس نے امائرہ کو دیکھا تھا جو کچھ بے چین سی تھی۔اس سے ہوتی ہوئی نظر امائرہ کے فون پر رک گئی تھی جس پر تیس مار خان نام کے کانٹیکٹ سے بار بار کالز آ رہی تھیں۔

"تم اس پوسٹ کی وجہ سے اپ سیٹ ہو۔" ولی نے اپنا فون اس کے سامنے کیا تھا۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔لوگوں کو کانٹینٹ چاہیے ہوتا ہے۔نیوز بنانی ہوتی ہے۔میں کیا کر سکتی ہوں۔" امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

"تو تم چاچو کی کال کیوں نہیں اٹینڈ کر رہی؟" وہ ابرو اچکائے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔"ان کی عادت ہو گئی ہے مجھے ڈانٹنے کی۔بوڑھے ہو رہے ہیں نہ۔"

"آسٹریلیا کی ٹائمنگ کے لحاظ سے ابھی ان کے سونے کا ٹائم ہے وہ تمہاری وجہ سے جاگ رہے ہوں گے تم ان سے بات کر لو۔ماں باپ کو اس طرح ناراض نہیں

کرتے۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔شاہزیب کو کال بیک کر کے فون کان سے لگایا۔اسے اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ شاہزیب کے منہ سے کون سا شہد نکلنا تھا۔

"کس سے پوچھ کر گئی تھی تم وہاں۔تمہارا کوئی والی وارث ہے۔تم نے وہ میسجز اور کومنٹز دیکھے ہیں جو ان پوسٹز کے نیچے لکھے تھے تمہیں اپنی عزت کا احساس نہیں ہے تو میرا ہی احساس کر لو۔میں رات سے تمہیں کالز کر رہا ہوں مجال ہے جو ایک دفعہ تم نے فون اٹھایا ہو۔باپ ہوں تمہارا میں۔"

"آئی نو ڈیڈ۔"اس نے بغیر کوئی اثر لیے پر سکون انداز میں جواب دیا تھا۔

"میں آرہا ہوں پاکستان اور آکر تمہیں تمہارے گھر کا کرتا ہوں۔جب سر پر ذمہ داریاں پڑے گی تو تمہیں اپنے باپ کی اہمیت اور اس کی دی جانے والی آزادی کا

www.novelsclubb.com

احساس ہو گا۔" وہ اتنا اونچا بول رہے تھے کہ پاس بیٹھا ولی باآسانی ان کی آواز سن سکتا تھا۔

"آپ کا بھتیجا مجھ سے شادی کر لے گا؟؟" وہ بھی انہیں تپانے میں ماہر تھی۔

"ہر کوئی تمہاری طرح نافرمان نہیں ہوتا۔" انہوں نے اسی غصے میں فون رکھ دیا تھا۔ وہ اپنی بھڑاس نکال چکے تھے۔ پتہ نہیں کون سا گناہ کیا تھا جو انہیں امائرہ جیسی اولاد ملی تھی۔

ولی مسکرایا تھا۔ "نافرمان اولاد۔۔۔۔۔ چاچو بہت محبت کرتے ہیں تم سے۔" اس نے یونہی تبصرہ کیا تھا۔

"اچھا۔ مجھے یہ آج ہی پتہ چلا ہے۔" وہ حیران ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔

اس کا گھر آ گیا تھا۔ وہ گاڑی سے اتری تھی۔ ولی بھی اس کے ساتھ نکلا تھا۔ اسے اس کا بیگ نکال کر دیا تھا۔ گھر کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ ممانی باہر گملوں میں لگے پودوں کو پانی

www.novelsclubb.com

دے رہی تھیں۔

"ڈراپ کرنے کے لیے شکریہ۔" وہ مسکرا کر بولی تھی۔ وہ ولی اور شاہزیب دونوں سے نمٹ چکی تھی اب وہ پر سکون تھی۔

"تم مجھے اپنے گھر انوائیٹ نہیں کرو گی۔"

امائرہ نے دائیں بائیں سر ہلایا تھا۔ "میرا گھر تھوڑی ہے نانو کا گھر ہے۔" اسے عام لوگوں کی طرح دل رکھنے نہیں آتے تھے۔

یاسمین لان میں کوئی کام کر رہی تھی جب اس کی نظر ان دونوں پر پڑی تھی۔ انہوں نے کل حمزہ کا میچ دیکھا تھا اور پہلی دفعہ انہیں حمزہ پر بہت زیادہ فخر محسوس ہوا تھا۔

"امائرہ تم آ گئی واپس؟" یاسمین چلتی ہوئی گیٹ تک آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ولی نے انہیں سلام کیا تھا جس کا انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ "آؤ بیٹا چائے کافی پی کر جانا۔" وہ محبت بھرے انداز میں کہہ رہی تھیں۔

"نہیں ممانی ان کو بہت جلدی ہے میٹنگ ہے نہ آپ کی۔" امائرہ نے آنکھوں سے اسے اشارہ کیا تھا۔

"وہ میٹنگ کینسل ہو گئی ہے۔" ولی کو اسے تپانے میں مزہ آرہا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ اچھا خاصا محظوظ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

عین کچھ دیر بعد وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا۔ ممانی نے اس کے سامنے کافی اور ہر قسم کے لوازمات رکھے ہوئے تھے جن کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ نانو ولی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور امائرہ ان کے بالکل سامنے۔

"بیٹا آپ کام کیا کرتے ہو؟"

"دو کنسٹرکشن کمپنیز ہیں انہیں ہی دیکھ رہا ہوں۔" اس نے کافی کا مگ پکڑ کر ایک گھونٹ بھرا تھا۔اب وہ ان کو کیا سمجھاتا کہ اس نے کہاں کہاں سینگھ پھنسائے ہوئے ہیں۔

"ہماری امائرہ تو بالکل فارغ ہے۔" حلیمہ بیگم نے راست گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا تھا۔

ولی کو غوطہ لگا تھا۔امائرہ نے اسے اور حلیمہ بیگم دونوں کو باری باری گھورا تھا۔ ممانی نے تاسف سے اپنی ساس کو دیکھا تھا جو یقیناً اپنی ایمانداری اور سچائی سے ولی کو متاثر کرنے والی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آرام سے بیٹا۔" یاسمین فوراً بولی تھی۔

"ہاں آپ کے ریکارڈ تو گینس بک میں چھپے ہوئے ہیں نہ۔" امائرہ حلیمہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"غصے اور زبان کی بھی ذرا تیز ہے لیکن دل کی اچھی ہے۔" حلیمہ بیگم دھیمی آواز میں ولی کو بتا رہی تھیں۔امائرہ نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔

"نانو آپ جو مرضی کہہ لیں۔ نکاح ہو چکا ہے میرا تو وہ مجھے نہیں چھوڑ سکتے اور ویسے بھی وہ میری طرح نافرمان اولاد تھوڑی ہیں۔" امائرہ مسکراتے ہوئے نانو اور ولی کو بہت کچھ باور کروا رہی تھی۔

ولی جس کو یہی لگتا تھا کہ امائرہ انٹروورٹ اور کم گو ہے اسے اپنا آپ غلط لگنے لگ گیا تھا۔وہ اپنے جیسے لوگوں میں کھل کر اپنا آپ ظاہر کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کافی کے ساتھ یاسمین اور حلیمہ بیگم سے ہلکی پھلکی گپ شپ کی تھی۔وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔امائرہ اسے سی آف کرنے کی ذمہ داری لیتے ہوئے اس کے ساتھ ڈرائینگ روم سے نکلی تھی۔

"تم مجھے اپنا روم نہیں دکھاؤ گی۔" وہ بہت معصومانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"میرا کمرہ ہے تاج محل نہیں لیکن آپ کی تسلی کے لیے سامنے تشریف رکھیں۔"اس نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔

امائرہ نے لاک گھمایا تھا اور دروازہ کھل گیا تھا لیکن سامنے کمرے کی حالت دیکھ کر اسے خود شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔اس نے آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی دوائیوں کا خالی پیکٹ ڈسٹ بن میں پھینکا تھا،بیڈ شیٹ درست کی۔

ولی نے امائرہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا اور بازو چھوڑ دیا تھا۔"میں تمہید نہیں باندھوں گا امائرہ۔جسٹ ٹیل می تم کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو یا چاچو نے تمہیں اس نکاح کے لیے فورس کیا ہے۔"ولی کا انداز حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔وہ اس کے عین مقابل کھڑا تھا۔امائرہ کا قد لمبا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ولی کے کندھوں تک آتی تھی۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟"اس نے ولی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا

تھا۔

"کیونکہ آئی تھنک تم نکاح پر خوش نہیں تھی۔اس کے بعد تم نے مجھے بلاک بھی کر دیا مطلب تو یہی ہوا نہ کہ تم بات نہیں کرنا چاہتی۔اگر چاچو نے تمہیں فورس کیا ہے تو مجھے بتادو میں ان سے ڈسکس کرلوں گا۔"

"یہ سب بھائی اتنے سمارٹ کیوں تھے؟"امائرہ نے دل میں سوچا تھا۔"اگر آپ حمزہ کی بات کررہے ہیں تو وہ میرا کزن ہے،دوست ہے،پارٹنر ہے۔ہر دوستی کا مطلب افیئر نہیں ہوتا۔ہر شخص کے لیے آپ کے دل میں فیلنگز نہیں ہوتی۔اور ڈیڈ نے اگر میرا آپ سے نکاح کروایا ہے تو میں آپ کو چیٹ نہیں کروں گی لیکن میں اپنے آپ کو بھی نہیں بدل سکتی۔آپ سب کی وجہ سے اپنی دوستی نہیں چھوڑ سکتی اور رہی بات میری خوشی کی تو میں سادہ الفاظ میں آپ کو یہی کہہ پاؤں گی کہ میں سات سال کی تھی جب ماما اور ڈیڈ کی ڈیورس ہوگئی۔میں نے جب سے ہوش

سنبھالا انہیں جھگڑتے دیکھا ہے۔ان کے بعد مجھے کبھی کسی رشتے سے محبت محسوس نہیں ہوئی۔میری ماما کے پاس کبھی میرے لیے ٹائم نہیں تھا،ڈیڈ بھی بزی ہوتے تھے اور عنیزہ آنٹی کو میں کیا ہی کہہ سکتی ہوں۔مجھے مینرز، تمیز،اخلاقیات سکھانے کے لیے کوئی تھا ہی نہیں اور نہ ہی کبھی کسی نے یہ سمجھایا کہ رشتے کیسے بناتے ہیں دوست کیسے بنائے جاتے ہیں۔آپ نہیں سمجھیں گے کیونکہ آپ کے سر پر ہمیشہ آپ کے ماں باپ کا ہاتھ رہا ہے۔اب اس عمر میں آکر سب مجھے لیکچر دیں گے کہ شادی کیا ہوتی ہے اسے نبھاتے کیسے ہیں جبکہ میں نے خود اس رشتے کو ٹوٹتے دیکھا ہے تو مجھے یقین کرنے میں، قبول کرنے میں وقت لگے گا۔"امائرہ بہت سادہ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔

"تو تم نے یہ بات چاچو سے کیوں نہیں کہی؟؟"ولی گہری سانس کھینچ کر بولا تھا۔

"ڈیڈ مجھے اپنے فیصلے سناتے ہیں اور میں نہ مانوں تو سزا سنا دیتے ہیں لیکن میری کبھی

نہیں سنتے۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

ولی نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔"ٹیک یور ٹائم۔میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں اور تمہاری رضامندی میرے لیے بہت میٹر کرتی ہے۔سی یو سون۔"وہ کہہ کر چلا گیا تھا۔وہ ہر بار یہی کہتا تھا اور ہر بار وہ دو مہینوں بعد ملتے تھے۔

✡✡✡✡✡

آج حمزہ کا دوسرا میچ تھا۔امائرہ ممانی اور نانو کو لے کر ٹی وی لاؤنج بیٹھی ہوئی تھیں۔یاسمین بے حد خوش تھی اور اسے افسوس بھی تھا کہ اس کا بیٹا اتنا ٹیلنٹڈ تھا اس کے باوجود اس نے کبھی اپنے بیٹے کو سپورٹ نہیں کیا تھا الٹا اسے سنایا ہی تھا۔آج کے میچ میں حمزہ نے ستر رن بنائے تھے اور جس طرح کمنٹیٹر اسے سراہ رہے تھے یاسمین کو حمزہ اور پیارا لگنے لگ گیا تھا۔وہ آج جہاں بھی تھا اپنے بلبوتے پر تھا۔وہ سب میچ دیکھ رہے تھے جب طاہر صاحب آفیس سے واپس آئے تھے۔وہ

ایک غصیلی نگاہ ان پر ڈال کر چلے گئے تھے۔

یاسمین نے طاہر کو کھانا دیا تھا۔وہ کرسی کھینچ کر ان کے پاس بیٹھی تھیں۔"آپ کو پتہ ہے حمزہ بہت اچھا کھیلتا ہے۔ہمیں اسے سپورٹ کرنا چاہیے۔"

میچ ختم ہو چکا تھا امائرہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب ان کی آوازیں سن کر رک گئی تھی۔"کرکٹ اور کرکٹرز کا کوئی فیوچر نہیں ہوتا۔آج اچھا کھیل رہا ہے تو سب واہ واہ کریں گے اور جب نہیں کھیلے گا تو کوئی نہیں پوچھے گا۔پڑھ لکھ کر اس کا فیوچر تو سیکیور ہو جائے گا۔"ان کا انداز تھکا تھکا سا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ آگے بڑھ گئی تھی۔"سیکیورڈ فیوچر۔"اس نے سرد آہ بھری تھی۔سب کو اس کل کی فکر کھائے جا رہی تھی جو انہوں نے دیکھا ہی نہیں تھا اور یہاں اس سے آج نہیں گزارا جا رہا تھا۔

طاہر صاحب کی رائے حمزہ کے بارے میں آہستہ آہستہ بدل رہی تھی۔روزانہ

انہیں لوگ ملتے اور پوچھتے کہ آپ حمزہ طاہر بیگ کے بابا ہیں اور ان کے ساتھ تصویر لے کر چلے جاتے۔انہیں اچھا لگتا تھا لیکن وہ اظہار نہیں کرتے تھے۔

ایک مہینے کے بعد حمزہ واپس آگیا تھا۔اس کی ٹیم جیتی تو نہیں تھی لیکن اسے شہرت ضرور مل گئی تھی۔اس کی توقع کے برعکس طاہر نے اسے ڈانٹا نہیں تھا۔یاسمین اسے نئے نئے کھانے بنا کر کھلا رہی تھی۔

امائرہ ٹیرس پر موجود جھولے پر بیٹھی تھی حمزہ چائے کے دو کپ لے کر آیا تھا ایک اس کی جانب بڑھایا اور دوسرا لے کر کرسی پر بیٹھ گیا۔"وقت انسانوں کو بدل دیا کرتا ہے امائرہ۔"

www.novelsclubb.com

"وقت نہیں حالات و واقعات۔"امائرہ کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"میں نے یہ ری ایکشن ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا۔میں خوش ہوں مطمئن ہوں۔مجھے لگتا تھا کہ میری گیمز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ ماں باپ کی دعائیں نہ ہونے کی وجہ سے

تھی۔میں کل رات بھی سو نہیں پایا تھا کہ بابا اور ماما کو کیسے فیس کروں گا۔ایک خوف تھا لیکن آج میں پر سکون ہوں۔"حمزہ گہری سانس کھینچ کر بولا تھا۔

"حمزہ یہ سٹارٹ ہے اور تم نے ابھی کچھ نہیں کیا۔تمہیں محنت کرنی ہے تم پاکستانی عوام کو جانتے ہو ایک دن میں سر پر بٹھاتے ہیں تو اگلے دن جوتے مارنے کے لیے بھی تیار بیٹھے ہوتے ہیں۔تمہیں اپنی گیم کو مینٹین کرنا ہے۔"وہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اس سال پاکستان ٹیم میں سلیکٹ ہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"ضرور ہو گے انشاللہ۔"امائرہ مکمل اعتماد سے کہہ رہی تھی۔پھر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے تھے۔یہ ٹیرس ہمیشہ ان کی باتوں،خوش گپیوں،برے وقتوں،دکھوں اور خوشیوں کا گواہ رہنا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ ایمان کے ساتھ بیٹھی اس کے ڈرائیو کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔جب وہ ڈرائیور کا انتظار کرتے کرتے تھک گئیں تو امائرہ بولی۔"میں تمہیں ڈراپ کر دیتی ہوں۔ڈرائیور کو منع کر دو۔راستے میں اچھا سا لنچ کرواتی ہوں تمہیں۔"امائرہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ایمان بھی ساتھ چل پڑی تھی۔

ایمان کی فرمائش پر امائرہ اسے ایک دیسی کھانوں والے ریستورانت لے کر آئی تھی جس کا انٹیریئر بہت خوبصورت اور منفرد تھا۔ایمان نے ویٹر کو آرڈر نوٹ کروایا تھا۔وہ آرڈر آنے کا انتظار کر رہے تھے جب امائرہ کی گھومتی نظر داخلی دروازے سے داخل ہونے والے دو افراد پر پڑی۔امائرہ نے سر جھکایا تھا۔"ایمان کہیں اور چلیں۔"

"کیوں کیا ہوا؟"ایمان حیران ہوئی تھی۔

وہ دونوں ان سے دور ایک کونے میں ٹیبل پر بیٹھ گئے تھے۔امائرہ نے سکون کا

سانس لیا تھا۔"نتھنگ۔"

وہ شاہزیب اور عنیزہ تھے۔عنیزہ کی نظر امائرہ پر پڑی تھی۔وہ مسکرائی تھی۔"شاہزیب آپ کی بیٹی۔"عنیزہ نے اشارہ کیا تھا۔شاہزیب نے گردن موڑ کر پیچھے دور ایک ٹیبل پر بیٹھی امائرہ کو دیکھا تھا۔

امائرہ نے بھی اسی وقت ان دونوں کی طرف دیکھا۔ایک لمحے کے لیے ان کی نظریں ملیں تھیں۔امائرہ ان سے نظریں چراتی سامنے پڑے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کافی خوش ہے وہ اپنی زندگی میں آپ سے دور رہ کر اور خوش کیوں نہیں ہو گی اپنی بیٹیوں کو اتنی آزادی کون دیتا ہے جتنی آپ نے دی ہوئی ہے۔"عنیزہ سوتیلی ماں ہونے کا حق ادا کر رہی تھی۔اس کا انداز بالکل عام سا تھا۔

"جب وہ ساتھ رہتی تھی تب بھی تمہیں مسئلہ تھا اب وہ یہاں ہے تو بھی تمہیں

مسئلہ ہو رہا ہے۔مائے ڈیئر وائف ریلیکس وہ میری بیٹی ہے اور مجھے بہت اچھے سے اندازہ ہے کہ اسے کیا چیز دینی ہے اور کیا نہیں۔"اپنے مخصوص لہجے میں کہہ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے۔عنیزہ نے انہیں امائرہ کے ٹیبل کی طرف جاتے دیکھا تھا۔وہ مسکرائی تھی۔

"اس طرح نظر انداز کرتے ہیں اپنے باپ کو؟"شاہزیب اس کے پاس ٹیبل پر جھکے تھے۔امائرہ نے مٹھیاں بھینچیں تھیں۔ایمان کا منہ میں جاتا چمچ وہیں رک گیا تھا۔

"آپ نے مجھے یہاں آنے سے پہلے انفارم کیا تھا؟"اس نے سر اٹھا کر شاہزیب کی طرف دیکھا تھا۔

"میں تمہیں بتانے کا پابند نہیں ہوں۔"شاہزیب اپنے الفاظ پر زور دے کر بولے تھے۔

"اور میں آپ سے ملنے کی پابند نہیں ہوں۔" ان کی نظروں میں نظریں ڈال کر کہہ کر امائرہ نے بل ٹیبل پر رکھا تھا اور اٹھ کر چلی گئی تھی۔ ایمان بھی اس کے پیچھے لپکی تھی۔ "امائرہ وہ تمہارے ڈیڈ تھے نہ؟؟" وہ ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

وہ پارکنگ میں پہنچیں تھیں۔ شاہزیب نے امائرہ کو کہنی سے پکڑ کر سامنے کھڑا کیا تھا۔ "آئی ایم ڈن ود یور ایٹیٹیوڈ۔" ان کا لہجہ سخت تھا۔

"آئی ایم ڈن ود یو ڈیڈ۔" اس نے کہنی چھڑوانی چاہی تھی لیکن شاہزیب کی گرفت مظبوط تھی۔ ایمان حیران و پریشان انہیں بحث کرتا دیکھ رہی تھی۔ "جو جتنا مکمل نظر آتا ہے وہ اتنا اچھا اداکار ہوتا ہے۔"

"تم مجھے انڈر ایسٹیمیٹ کر رہی ہو۔" وہ اسے تنبیہ کر رہے تھے ساتھ ہی اس کی کہنی چھوڑی اور چلے گئے تھے۔

عنیزہ کی ہیل ٹک ٹک کرتی امائرہ کے سامنے رک گئی تھی۔ "کیسی ہے میری پیاری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹی۔"تپا دینے والی مسکراہٹ اچھالتے وہ اس سے امائرہ کا حال احوال پوچھ رہی تھی۔

"مائنڈ یور بزنس۔"امائرہ اسے نظر انداز کرتی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی اور ایمان کو ساتھ بٹھا کر چلتی بنی تھی۔

امائرہ نے راستے میں گاڑی روکی تھی۔سر سٹیئرنگ پر رکھا تھا۔آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہہ گئے تھے جنہیں اس نے روک رکھا تھا۔ایکدم اس کا دل خالی ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آر یو او کے امائرہ؟"ایمان نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

امائرہ نے اپنے آنسو رگڑے تھے اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔ایمان کو اس کے گھر ڈراپ کیا اور گھر پہنچتے ہی سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔دروازہ لاک کر کے بیڈ پر لیٹی۔جسم میں ایک شناسا سا احساس محسوس ہو رہا تھا،سینے میں جلن،بے بسی کا

احساس، منفی خیالات۔ کتنا وقت لگتا تھا اسے اپنے آپ کو ایک ٹریک پر لانے کے لیے لیکن ایک ملاقات، ایک بات پھر اسے توڑ دیا کرتی تھی۔

اگلے دو دن وہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی اور فون پاور آف کر کے نیند کی گولیاں کھا کر سوتی رہی تھی۔ وہ اکثر اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی تو کسی کو اس کا اتنا خیال نہیں آتا تھا کہ اس کا حال چال پوچھیں کیونکہ امائرہ شروع سے امپلسو تھی اور وہ یونہی ٹریگر ہو جایا کرتی تھی۔ اسے جب کسی کی ضرورت نہیں تھی تو ان کو کون سی امائرہ کی پرواہ تھی اس گھر میں ایک حلیمہ بیگم تھیں جن کو امائرہ کا خیال آ جاتا تھا اور دوسرا حمزہ تھا لیکن وہ آج کل گھر نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اگلے دن نو بجے اٹھی تھی۔ آج اس کا ٹیسٹ تھا اس لیے اسے یونیورسٹی جانا تھا۔ بددلی سے تیار ہو کر وہ نیچے کچن میں آئی۔ ایک گلاس پانی نکال کر پیا اور یونیورسٹی کو نکل گئی۔

کوئز دینے کے فوراً بعد وہ کلاس سے نکل گئی تھی۔نہ وہ آج ایمان کے ساتھ بیٹھی تھی نہ اس سے سلام دعا کی تھی۔وہ ایمان اور اس کی ججمینٹل فطرت سے واقف تھی اور اسے اپنی پرسنل لائف کے بارے میں بات نہیں کرنی تھی۔

امائرہ کوریڈور میں بینچ پر بیٹھی تھی۔اس کے رنگ برنگے بال آج پونی میں مقید تھے اور چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔البتہ اس کے ڈائمنڈز ہمیشہ کی طرح چمک رہے تھے۔ایمان اس کے پاس بیٹھی تھی۔"ہائے۔"

امائرہ نے مسکرانے کی کوشش کی تھی وہ مسکرا بھی نہیں پائی تھی۔اسی وقت اس کا فون وائیبریٹ ہوا تھا۔امائرہ نے واٹس ایپ کھولا تھا سامنے عنیزہ کا پیغام تھا۔

"شاہزیب تمہاری شادی کروانے کا سوچ رہا ہے بہت جلد۔تمہیں اسے منع کرنا ہوگا ورنہ تمہیں اچھے سے اندازہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتی ہوں؟"

"کیا کر لیں گی آپ؟"امائرہ نے فوراً ٹائپ کیا تھا۔

"میں تمہیں بدکردار ثابت کروں گی امائرہ۔آئی پرامیس میں تمہیں کسی بھی قیمت پر اس فیملی کا حصہ نہیں بننے دوں گی اور تم تو ولی کے لائق بھی نہیں ہو تمہیں یہ یاد رکھنا چاہیے۔"

ایمان کی نظر اس کانٹیکٹ کے نام پر پڑی تھی جس کے نام کے ساتھ سانپ والی ایموجی لگی تھی۔"یہ وہیں ہیں اس دن والی آنٹی۔"ایمان نے یونہی پوچھا تھا۔

"ہاں میری ڈیڈ کی فرسٹ وائف۔"امائرہ نے فون بند کر کے گود میں رکھ دیا تھا۔

"اوہ۔تمہارے ڈیڈ نے دوسری شادی کیوں کی۔وہ ٹھیک ٹھاک آنٹی تو تھیں۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ مسکرائی تھی۔"ڈیڈ اور ماما ایک دوسرے کو سکول ٹائم سے جانتے تھے اس وقت بھی ان میں پسندیدگی تھی۔ان کا کالج اور یونیورسٹی بھی سیم تھی تو محبت اور بڑھ گئی لیکن اس کے بعد ڈیڈ گریجوایٹ ہو گئے۔ان کی شادی بھی ہو گئی اور کئی سال بعد وہ آسٹریلیا میں ملے۔بچپن کا پیار عقل و شعور پر غالب آ گیا۔انہوں نے

شادی کی لیکن آہستہ آہستہ ماما کو اندازہ ہوا کہ ڈیڈ ویسے نہیں جیسا ماما انہیں سمجھتی تھیں۔انہیں ڈیڈ برے لگنے لگے،ان کے جھگڑے ہونے لگے اور پھر ماما آسٹریلیا مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں۔"

"کیا تمہاری بھی سوتیلی ماما ڈراموں والی سوتیلی ماؤں کی طرح ہے؟"ایمان نے متجسس انداز میں پوچھا تھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"وہ اچھی ہے۔اپنے بیٹوں کے لیے۔وہ مجھ سے بہت نفرت کرتی ہے شاید اس کی نفرت جائز ہے اپنی سوتن کی اولاد کو کون پسند کرتا ہے ۔اس کی باتیں،غصہ،نفرت جسٹیفائیڈ ہے۔لیکن تمہیں پتہ ہے مجھے زیادہ دکھ کب ہوتا ہے؟"اس نے جملہ دھورا چھوڑ دیا تھا۔

"کب؟"

"جب میرے اپنے ماں باپ مجھے دھتکارتے ہیں۔تم کہتی ہو مائیں اپنے بچوں کے

لیے بہت کچھ کرتی ہیں لیکن میری ماں مجھے سات سال کی عمر میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔ تم کہتی ہو تم اپنے بابا کی بہت لاڈلی ہو۔ باپ اپنی بیٹیوں سے بہت پیار کرتے ہیں میرے ڈیڈ مجھے ہمیشہ اپنے فیصلے سناتے ہیں۔ تمہیں میرے باپ کی دولت پر رشک آتا ہے اور وہ اسی دولت کا استعمال کرتے ہوئے مجھے مینیوپولیٹ کرتے ہیں۔"اس نے تلخ لہجے میں کہہ کر گہری سانس خارج کی تھی۔

"تم اتنا سب ہونے کے بعد بھی اتنی نارمل کیسے رہ لیتی ہو؟"

"آئی ڈونٹ نو۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔اس نے امائرہ کا ابنارمل انداز دیکھا ہی کب تھا۔

"مٹی ڈالو۔یہ بتاؤ کوئز کیسا ہوا؟ایمان نے موضوع بدلا تھا۔

"ٹھیک۔"امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔دماغ اب بھی عنیزہ کی باتوں پر اٹکا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com